ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا‌ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

فلسطینی طلبہ کا عمومی اجتماع قائم، مہند دودین صدر منتخب ص:08

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.76, Sunday, 20 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۷۶)، بروز اتوار، ۲۰ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۷ ربیع الثانی، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

'ہماری جانیں مقاماتِ مقدسہ پر قربان'، مکہ پر حملے کی جھوٹی سازش کی مذمت میں یمن میں زبردست مظاہرہ

ہم اللہ کی راہ میں جہاد، اس کے دشمنوں کی مخالفت اور اتحادیوں کی حمایت کے راستے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اپنی آزادی و خودمختاری کو خطرے میں نہیں ڈالیں گے: مظاہرین

صنعا، (ایجنسیاں): یمن کی راجدھانی صنعا اور انصار اللہ کے زیر کنٹرول دیگر صوبوں میں عوام نے یمنی مسلح افواج کی کارروائیوں کی حمایت اور مکہ پر حملے کی جھوٹی سازش کی مذمت میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق صعدہ میں یمنی عوام نے مسلح افواج کی حمایت "محاصرے کے مقابلے میں محاصرہ" کی حکمت عملی کی حمایت اور مکہ کو نشانہ بنانے کے جھوٹے دعوے کو بے نقاب کرنے کے لیے ملین مارچ میں شرکت کی۔ صنعاء کے میدان السبعین اور انصار اللہ یمن کے زیر کنٹرول دیگر صوبوں میں بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے مظاہرے کیے۔ اس موقع پر مظاہرین کا کہنا تھا کہ ہم آج اس بات پر فخر کرنے کے لیے آئے ہیں کہ ہمارا تعلق اسلام سے ہے اور اس بڑے الزام اور اس دور کے جھوٹ کو مسترد کرنے کے لیے آئے ہیں جو سعودی دشمن نے ہمارے عوام کے خلاف پھیلایا ہے۔ ہم اپنے عوام کے خلاف لگائے گئے اس الزام اور ان لوگوں کے موقف کے بارے میں بھی اپنی پوزیشن واضح کرنے آئے ہیں جنہوں نے سعودی دشمن کے اس الزام اور جھوٹ کو قبول کیا ہے: ایسا الزام جو مکہ کے مقدسات کی توہین ہے۔

مظاہرین نے مزید کہا کہ ہم امت کے مسائل، بالخصوص اسلامی مقدس مقامات، خصوصاً مکہ، مدینہ اور مسجد الاقصیٰ کے دفاع کے حوالے سے اپنے مستقل موقف پر زور دیتے ہیں۔ ہم اللہ کی راہ میں جہاد، اس کے دشمنوں کی مخالفت اور اس کے اتحادیوں کی حمایت کے راستے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اپنی آزادی و خودمختاری کو خطرے میں نہیں ڈالیں گے۔ مظاہرین نے کہا کہ ہم سعودی دشمن کے خلاف اپنی جنگ اور اپنی مسلح افواج کی حمایت جاری رکھیں گے، جس میں 'محاصرے کے مقابلے میں محاصرہ'، 'شدت کے مقابلے میں شدت' اور اس کے فوجی اجتماعات کو نشانہ بنانے کی حکمتِ عملی شامل ہے۔ یمن کے مختلف صوبوں میں ہونے والے مظاہروں میں کہا گیا کہ ہم اپنے عوام کے خلاف مکہ کو نشانہ بنانے کے حوالے سے لگائے گئے سنگین الزام، بڑے جھوٹ اور خوفناک تہمتوں کی مذمت اور تردید کرتے ہیں۔ ہماری جانیں مکہ پر قربان ہیں، ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس جارحیت کا مختلف اقسام کے جائز انتقام کے ذریعے جواب دینے کا اپنا فطری حق محفوظ رکھتے ہیں اور اپنی قیادت اور فوج کو مناسب طریقے سے جواب دینے کا اختیار دیتے ہیں۔

مظاہرین نے کہا کہ ہم سب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حقیقی اور باعزت موقف کے میدان میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوں یا ہمارے ساتھ مقابلہ کریں، تاکہ مقدس مقامات کے تحفظ اور غیرت کے معاملے میں مخلص افراد کو فریب کاروں سے الگ کیا جا سکے۔

ریاض سمیت سعودی عرب کے کئی شہروں میں ہنگامی سائرن فعال

ریاض: سعودی عرب نے راجدھانی ریاض سمیت کئی شہروں میں ابتدائی انتباہی نظام فعال کر دیا ہے۔ سعودی امدادی ادارے نے ینبع اور العلا شہروں میں بھی ممکنہ خطرے سے متعلق خبردار کرنے کے لیے قومی ابتدائی انتباہی نظام فعال کیے جانے کی اطلاع دی۔ سعودی امدادی ادارے نے راجدھانی ریاض کے بعض علاقوں میں بھی قومی ابتدائی انتباہی نظام فعال کیے جانے کی اطلاع دی۔ ادارے نے کہا کہ ریاض اور الخرج میں ممکنہ خطرے سے خبردار کرنے کے لیے قومی ابتدائی انتباہی نظام فعال کیا گیا ہے۔ اس کے چند منٹ بعد سعودی سول ڈیفنس نے اعلان کیا کہ ریاض اور الخرج میں موجود خطرہ ختم ہو گیا ہے۔

ایران جنگ میں امریکی ہلاکتیں سرکاری اعداد سے زیادہ ہیں، واشنگٹن پوسٹ

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی اخبار نے 5 امریکی عہدیداروں کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے دوران کم از کم 4 امریکی

فوجیوں کی ہلاکتیں پینٹاگون کے عوامی ریکارڈ میں درج نہیں کی گئیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے انکشاف کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے دوران امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد امریکی وزارت جنگ کی جانب سے جاری کیے گئے اعداد و شمار سے زیادہ ہے۔ اخبار نے 5 امریکی عہدیداروں کے حوالے سے بتایا کہ کم از کم چار امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے واقعات ایسے ہیں جو پینٹاگون کے عوامی ڈیٹا بیس میں درج نہیں کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق، یہ ہلاکتیں ایران کے ساتھ جنگ کے دوران ہوئی ہیں، تاہم ان کا اندراج پینٹاگون کے عوامی ریکارڈ میں نہیں کیا گیا۔

ایران کا تہران میں سوئیڈن کے سفارتکار کو ملک چھوڑنے کا حکم

تہران، (ایجنسی) ایران نے سوئیڈن کے ایک سفارتکار کو 48 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ یہ اقدام سوئیڈن کی جانب سے ایک

ایرانی سفارتخانے کے اہلکار کو ملک سے نکالنے کے جواب میں کیا گیا۔ سوئیڈن نے 16 ستمبر کو ایرانی سفارتخانے کے ایک اہلکار کو ویانا کنونشن سے مطابقت نہ رکھنے والی سرگرمیوں کے الزام میں ملک چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ ایران نے سوئیڈن کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے انہیں مسترد کیا۔ تہران میں سوئیڈش سفیر کو وزارت خارجہ طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کرایا گیا اور ایک سوئیڈش سفارتکار کو 48 گھنٹے میں ایران چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ سوئیڈش حکام کا کہنا ہے کہ ایران طویل عرصے سے سوئیڈن میں سکیورٹی کیلئے خطرہ بننے والی سرگرمیوں میں ملوث رہا ہے تاہم ایران نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔

ٹرمپ کا ڈنمارک اور گرین لینڈ سے معاہدے کا اعلان، سیکیورٹی پر مستقل امریکی کنٹرول کا دعویٰ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ڈنمارک اور گرین لینڈ کے ساتھ معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے امریکہ کو گرین لینڈ کی سیکیورٹی اور دیگر ضروریات پر مستقل کنٹرول حاصل ہوگا۔ ٹروتھ سوشل پر بیان میں ٹرمپ نے کہا کہ معاہدے کے تحت امریکہ کو گرین لینڈ اور اپنی سیکیورٹی کے تحفظ اور دفاع کے لیے ضروری اقدامات کی مکمل آزادی حاصل ہوگی جبکہ اس معاہدے پر امریکہ کو کوئی

خرچ نہیں اٹھانا پڑے گا۔ ٹرمپ کے مطابق کسی بھی مخالف ملک کو امریکہ کی واضح تحریری منظوری کے بغیر گرین لینڈ میں فوجی اڈہ قائم کرنے، فوجی موجودگی رکھنے یا حساس نوعیت کی سرمایہ کاری کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ امریکی صدر نے مزید کہا کہ امریکہ گرین لینڈ کے موزوں علاقوں میں بڑی فوجی موجودگی قائم کرنے کا عمل فوری طور پر شروع کرے گا اور اس حوالے سے گرین لینڈ کے عوام کے ساتھ مل کر کام کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ گرین لینڈ کی اسٹریٹجک اہمیت سے سابق امریکی صدور بھی آگاہ رہے، تاہم کسی نے اس معاملے کو مستقل طور پر حل نہیں کیا۔ انہوں نے معاہدے کو امریکا، ڈنمارک، گرین لینڈ اور اتحادیوں کے لیے اہم قرار دیا۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق ٹرمپ نے معاہدے کا اعلان کیا ہے، تاہم ڈنمارک اور گرین لینڈ کی حکومتوں کی جانب سے اس کی تفصیلات کی فوری عوامی سطح پر تصدیق سامنے نہیں آئی۔

ٹرمپ نے روس کے خلاف وسیع پابندیوں کے قانون پر دستخط کر دیے

صدر پوتن، اعلیٰ حکام اور ارب پتی کاروباری شخصیات کے علاوہ روسی بینکوں اور مالیاتی اداروں پر پابندیاں عائد

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین میں جاری جنگ کے سلسلے میں روس کو ہدف بنانے والے وسیع پابندیوں کے پیکیج پر دستخط کر کے اسے قانون کی شکل دے دی ہے۔ کانگریس کی جانب سے نادر دوطرفہ حمایت کے ساتھ بل وائٹ ہاؤس بھیجے جانے کے چند روز بعد جمعہ کو صدر نے اس پر دستخط کیے۔ یہ قانون، جسے لنڈسی اوگراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ 2026 کا نام دیا گیا ہے، آنجہانی ریپبلکن سینیٹر لنڈسی گراہم کے نام سے منسوب ہے، جنہوں نے جولائی میں اچانک انتقال سے قبل ایک سال سے زیادہ عرصے تک اس قانون پر مذاکرات کیے تھے۔ اس قانون کو ڈیموکریٹک سینیٹر رچرڈ بلومینتھل نے بھی مشترکہ طور پر تیار کیا تھا۔ قانون کے تحت روسی صدر ولادیمیر پوتن، اعلیٰ حکام اور ارب پتی کاروباری شخصیات کے علاوہ روسی بینکوں اور مالیاتی اداروں پر پابندیاں

عائد کی گئی ہیں۔ اس میں روس کے توانائی اور دفاعی شعبوں کے ساتھ ساتھ نام نہاد 'شیڈو فلیٹ' میں شامل ان ٹینکروں کو بھی ہدف بنایا گیا ہے جو مغربی پابندیوں سے بچتے ہوئے روسی تیل کی نقل و حمل کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ قانون کی ایک اہم شق کے تحت ٹرمپ کو روسی تیل اور گیس کے 5 بڑے خریدار ممالک کی درآمدات پر 100 فیصد تک محصولات عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس اقدام کا سب سے زیادہ اثر روسی خام تیل کے دو بڑے درآمد کنندگان چین اور بھارت پر پڑ سکتا ہے۔ قانون میں ایران کے توانائی اور ہتھیاروں کے شعبوں پر عائد پابندیوں میں بھی توسیع کی گئی ہے۔ یہ بل گزشتہ ماہ سینیٹ اور بدھ کو ایوان نمائندگان سے منظور ہوا تھا، جہاں 58 ڈیموکریٹک ارکان نے پارٹی پالیسی سے ہٹ کر اس کے حق میں ووٹ دیا۔ یہ دو سال سے زائد عرصے میں یوکرین سے متعلق کانگریس سے منظور ہونے والا پہلا بڑا قانون ہے۔ حمایت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد روسی حکومت کو جنگی اخراجات پورے کرنے کے لیے درکار مالی وسائل سے محروم کرنا اور صدر ولادیمیر پوتن کو مذاکرات کی طرف لانا ہے۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی، جنہوں نے ووٹنگ سے قبل ارکان کانگریس سے قانون کی حمایت کے لیے رابطہ کیا تھا، نے اسے 'انتہائی طاقتور ہتھیار' قرار دیا۔ ایوان نمائندگان کے اسپیکر مائیک جانسن نے کہا کہ اس قانون کے ذریعے ان کے بقول 'روسی جنگی مشین' پر 'زیادہ سے زیادہ دباؤ' ڈالا گیا ہے، جبکہ سینیٹر رچرڈ بلومینتھل نے امید ظاہر کی کہ اس سے ماسکو کو مذاکرات کی میز پر لانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے پوتن سے مخاطب ہو کر کہا کہ 'ہم آپ کو جانتے ہیں'۔ تاہم تمام ڈیموکریٹس نے قانون کی حمایت نہیں کی۔ ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک اقلیتی رہنما حکیم جیفریز نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ محصولات عائد کرنے کے اختیارات سے امریکی خاندانوں کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ انہوں نے پابندیوں کی شقوں میں 'بہت سے رخنے' ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔

خلیل الحیّہ کا ثالث ممالک سے غزہ میں قابض دشمن کی بڑھتی ہوئی جارحیت روکنے پر زور

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیّہ نے غزہ کی پٹی میں ہونے والی خطرناک پیش رفت اور فلسطینی عوام کے خلاف صیہونی حملوں میں اضافے کے پیش نظر ثالثوں کے ساتھ رابطوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے، یہ صورتحال جنگ کی وجہ سے متاثرہ اور خستہ حال رہائشی عمارتوں کے منہدم ہونے اور اس کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان و زخمیوں کے ساتھ بیک وقت سامنے آئی ہے۔ حماس کے سربراہ نے کئی برادر اور دوست ممالک کو خطوط بھی ارسال کیے ہیں، جن میں سردی کا موسم قریب آنے کے ساتھ ہی انسانی خطرات کے شدت اختیار کرنے سے خبردار کیا گیا ہے، خصوصاً اس صورتحال میں کہ قابض دشمن ملبہ ہٹانے اور خطرے سے دوچار عمارتوں کو محفوظ بنانے کے لیے ضروری بھاری مشینری کے داخلے پر پابندی لگائے ہوئے ہے، نیز کاروانز (کرفان)، خیمے اور سردی و بارش سے بچاؤ کا سامان لانے میں بھی رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں؛ جس کی وجہ سے دگنا ہزاروں افراد غیر محفوظ پناہ گاہوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔

الحیّہ نے غزہ کی پٹی میں حملوں اور ٹارگٹ کلنگ میں اضافے، اور مغربی کنارے اور مسجدِ اقصیٰ میں جاری جارحیت و پامالیوں کی سنگینی پر زور دیتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ اقدامات امن و استحکام کے مواقع کو سبوتاژ کر رہے ہیں، امداد، بحالی اور تعمیرِ نو پر عائد پابندیوں کے ساتھ مل کر صدر ٹرمپ کے پلان میں موجود وعدوں کو معطل کرنے کے مترادف ہیں۔

جماعت کے سربراہ نے ثالثوں اور متعلقہ فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض دشمن پر دباؤ ڈالنا جاری رکھیں تاکہ وہ طے پانے والے سمجھوتوں، بالخصوص پہلے مرحلے کے تقاضوں کی پابندی کرے، جن میں سرفہرست حملوں اور ٹارگٹ کلنگ کا خاتمہ، اور بھاری مشینری، بچاؤ کا سامان، پناہ گاہوں کی اشیاء اور موسمِ سرما سے نمٹنے کے لیے دیگر تمام ضروریات کو فوری اور بلا پابندی داخل کرنے کی اجازت دینا ہے۔

دوسری طرف ثالثوں نے رابطوں کے دوران اس بات کی تصدیق کی کہ وہ غزہ کی پٹی کو امداد فراہم کرنے اور فوری انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، نیز معاہدے پر عمل درآمد اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی راہ ہموار کرنے کے لیے متعلقہ اور با اثر فریقوں کے ساتھ ان کے رابطے جاری ہیں۔

مسلسل خلاف ورزیاں جاری، قابض فوج کی فائرنگ سے غزہ میں ایک بچی سمیت 4 فلسطینی شہید

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز مسلسل 345 ویں دن بھی غزہ کی پٹی میں پٹی کے مختلف علاقوں پر بمباری اور فائرنگ کے ذریعے جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری رکھیں، جس کے نتیجے میں ایک بچی سمیت 4 فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ ہفتے کی شام غزہ کے مغرب میں واقع محلہ الشیخ رضوان کی پہلی سڑک پر ایک اسرائیلی ڈرون کی طرف سے گاڑی پر کیے گئے بم حملے کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہو گئے۔

شمالی غزہ میں جبالیہ کیمپ کے مغرب میں ہونے والے ایک اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش کے صاحبزادے نوجوان بصیر منیر البرش شہید ہو گئے۔

غزہ کے مشرق میں واقع محلہ الشجاعیہ کی سڑک شارع مشتہی میں ہونے والے اسرائیلی بم حملے کے نتیجے میں نوجوان رائد ابو عصر شہید ہو گئے۔

وسطی غزہ میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال کے ایک طبی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع نصیرات کیمپ کے شمال میں قابض فوج کی فائرنگ سے پہلے زخمی ہونے والی دس سالہ بچی میس بظاظو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئی۔

آج صبح اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے خان یونس شہر کے شمال میں واقع قصبہ القرارہ کے مشرق میں شدید فائرنگ کی۔

ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس کے علاقے المواصی میں ایک خاتون گولی لگنے سے زخمی ہو گئیں، جبکہ خان یونس کے جنوب مغرب میں واقع علاقے الشا※وش کو قابض فوج کی گاڑیوں کی طرف سے شدید فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا، اس کے ساتھ ہی "ییلو لائن" کے قریب ڈرون طیاروں سے بم گرائے گئے اور جاسوس طیاروں کے ذریعے فضائی حملے کیے گئے۔ اسرائیلی توپ خانے نے رفح کے علاقے المواصی کو نشانہ بنایا، جبکہ اسرائیلی گاڑیوں کی طرف سے بے گھر افراد کے خیموں کی طرف شدید فائرنگ بھی کی گئی۔

شہرِ غزہ میں، اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے توپ خانے کی بمباری اور شدید فائرنگ نے شہر کے مشرق میں واقع محلہ التفاح کے مشرقی حصے کو نشانہ بنایا، جبکہ اسرائیلی جنگی کشتیوں نے شہر کے سمندر میں اپنے گولے داغے۔ قابض فوج نے شمال غزہ میں عمارات کو دھماکے سے اڑا دینے کی کارروائیاں انجام دیں۔

قابض اسرائیلی فوج فضائی اور توپ خانے کی بمباری کے ذریعے، نام نہاد ییلو لائن کے اندر منہدم کرنے اور تباہی مچانے کے عمل کے ساتھ ساتھ، سامان، امداد اور سفر کی نقل و حرکت پر پابندیاں برقرار رکھتے ہوئے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

فلسطینی وزارتِ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی تعداد بڑھ کر 386,1 ہو گئی ہے، اس کے علاوہ 784,4 افراد زخمی ہیں، اور 831 لاشیں نکالے جانے کے معاملات درج کیے گئے ہیں۔ جبکہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جارحیت کی مجموعی تعداد تقریباً 821,73 شہداء اور 879,174 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے، جو غزہ کی پٹی پر قابض فوج کی مسلسل جارحیت کے بھاری انسانی نقصان کی غمازی کرتی ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کے آغاز سے اب تک 1,390 فلسطینی شہید

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں فلسطینی وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران پٹی کے ہسپتالوں میں 4 شہداء اور 17 زخمی لائے گئے ہیں۔ وزارت صحت نے اپنی روزانہ کی رپورٹ میں بتایا کہ 10 اکتوبر 2025ء کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 390,1 ہو گئی ہے، اس کے علاوہ 801,4 افراد زخمی ہیں، جبکہ ملبے کے نیچے سے لاشیں نکالنے کے کل معاملات کی تعداد 831 ہو گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جارحیت کی مجموعی تعداد اس کے آغاز سے لے کر اب تک بڑھ کر 910,73 شہداء اور 914,174 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت نے واضح کیا کہ اس نے پانچ ستمبر 2026ء کو آخری شماریاتی اپ ڈیٹ کے بعد سے شہداء کے ڈیٹا کی تکمیل اور کمیٹی کی طرف سے منظوری کے بعد، مجموعی اعداد و شمار میں 85 شہداء کا اضافہ کیا ہے۔ قابض اسرائیلی فوج فضائی اور توپ خانے کی بمباری کے ذریعے، نام نہاد ییلو لائن کے اندر منہدم کرنے اور تباہی مچانے کے عمل کے ساتھ ساتھ، سامان، امداد اور سفر کی نقل و حرکت پر پابندیاں برقرار رکھتے ہوئے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

فلسطینی حکام کو امریکی ویزا نہ ملنے پر اقوام متحدہ کے سربراہ کا اظہار افسوس

اقوام متحدہ، (یو این آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے فلسطینی حکام کو امریکی ویزا دینے سے انکار کیے جانے کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے جمعہ کو بتایا کہ اس فیصلے کے باعث فلسطینی صدر محمود عباس اس سال نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ذاتی طور پر شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے چیف ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا کہ سکریٹری جنرل امریکہ کی جانب سے پابندیوں میں توسیع کرتے ہوئے فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے ارکان اور فلسطینی اتھارٹی کے عہدیداروں کو اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں شرکت کیلئے ویزا دینے سے انکار کے اعلان پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ مسٹر گوتریس نے میزبان ملک امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ 1947 کے اقوام متحدہ۔امریکہ ہیڈکوارٹر معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کے مطابق تمام وفود کو ویزا جاری کیے جانے کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گوتریس اس معاملے پر امریکی حکام کے ساتھ بات چیت جاری رکھیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے فلسطینی صدر محمود عباس سمیت فلسطینی حکام کو ویزا نہ دینے کے اعلان کے بعد اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کر کے مسٹر عباس کو اس سال کی عمومی بحث میں ورچوئل طور پر شرکت کی اجازت دے دی تھی۔ اس فیصلے کے باعث مسٹر عباس مسلسل دوسرے سال جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی ہفتے میں ذاتی طور پر شرکت نہیں کر سکیں گے۔

پاکستان کے کوہاٹ پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے میں ہلاکتوں کی تعداد 31 ہوگئی

اسلام آباد، (یو این آئی) پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے کوہاٹ میں پولیس ہیڈکوارٹر پر ہونے والے خودکش دھماکے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہوگئی ہے۔ پاکستان پولیس نے ہفتے کو یہ اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق مرنے والوں میں 16 پولیس اہلکار شامل ہیں۔ حملے میں 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں کئی کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ جمعہ کی دوپہر دہشت گردوں نے تقریباً 2.2 لاکھ آبادی والے کوہاٹ شہر کے اولڈ پولیس لائنز احاطے میں خودکش دھماکہ کیا تھا۔ اس احاطے میں انسداد دہشت گردی محکمہ، اسپیشل برانچ سمیت پولیس کی کئی اہم یونٹس کے دفاتر موجود ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) سے وابستہ مقامی گروپ 'اتحاد المجاہدین پاکستان' نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

نائجیریا میں زہریلی مشروب پینے سے 48 افراد ہلاک

آبوجا، (ایجنسی) نائجیریا کی ریاست اوندو میں زہریلا مشروب پینے سے کم از کم 48 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق تقریباً 182 افراد متاثر ہوئے، جبکہ متعدد افراد زیر علاج ہیں۔ متاثرہ افراد کا تعلق اوڈیگبو اور آئریل علاقوں سے ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں مشروب میں میتھانول کی موجودگی کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق بعض متاثرین میں بینائی متاثر ہونے، سانس لینے میں دشواری اور بے ہوشی جیسی علامات سامنے آئیں۔ پولیس نے مشروب کی تیاری یا تقسیم سے مبینہ تعلق کے شبے میں 15 افراد کو گرفتار کیا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔ ہلاکتوں کی تعداد کے بارے میں مختلف تازہ رپورٹس میں 48 یا 49 کا ذکر ہے، کیونکہ حکام کی گنتی مسلسل اپ ڈیٹ ہو رہی ہے۔ میتھانول انتہائی زہریلا ہوتا ہے اور بینائی ختم ہونے، اعضا کو نقصان اور موت کا سبب بن سکتا ہے۔

پاکستان میں شیعہ اور احمدی برادریوں کے حقوق کے تحفظ پر تشویش کا اظہار

انسانی حقوق کونسل اور اس کے متعلقہ میکانزم کے مطابق تمام مذہبی برادریوں کے ارکان کو قانون کے تحت مساوی تحفظ حاصل ہو اور انہیں تشدد، دھمکیوں اور من مانی حراست سے محفوظ رکھا جائے: انسانی حقوق کارکن

جنیوا، (یو این آئی) انسانی حقوق کے کارکن خلیل الرحمٰن نے جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 63ویں اجلاس کے دوران پاکستان میں شیعہ اور احمدی برادریوں کے حقوق کے تحفظ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کونسل سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر رحمٰن نے کہا کہ دونوں برادریوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک سے متعلق خدشات انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی دفعات 2، 7 اور 18 کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں سے متعلق ہیں، جو مساوات، عدم امتیاز اور فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی سے متعلق ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے 'قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق کے اعلامیے' کا بھی حوالہ دیا اور پاکستان میں اقلیتوں کی مذہبی آزادی اور انہیں مساوی قانونی تحفظ فراہم کیے جانے سے متعلق خدشات کو اجاگر کیا۔ اپنے الزامات کی حمایت میں مسٹر رحمٰن نے کراچی میں عید کی تقریبات کے دوران پر تشدد حملوں اور کراچی و لاہور سمیت بڑے شہروں میں احمدی عبادت گاہوں کو سیل کیے جانے یا انہیں زبردستی بند کرائے جانے سے متعلق رپورٹس کا حوالہ دیا۔ انہوں نے انسانی حقوق کونسل اور اس کے متعلقہ میکانزم پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام مذہبی برادریوں کے ارکان کو قانون کے تحت مساوی تحفظ حاصل ہو اور انہیں تشدد، دھمکیوں اور من مانی حراست سے محفوظ رکھا جائے۔ یہ مداخلت انسانی حقوق کونسل کے 63ویں اجلاس کے ایجنڈا آئٹم 3 کے تحت عام بحث کے دوران کی گئی۔ کونسل کا یہ اجلاس 7 ستمبر سے 7 اکتوبر تک جنیوا میں جاری ہے۔

غزہ سٹی میں موٹر سائیکل پر اسرائیلی حملے میں ایک فلسطینی جاں بحق، بچہ زخمی

غزہ سٹی، (ایجنسی) فلسطینی میڈیا کے مطابق غزہ سٹی میں ایک موٹر سائیکل پر اسرائیلی فضائی حملے میں ایک فلسطینی جاں بحق اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے جسکی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

وفا نیوز ایجنسی کے مطابق جمعہ کو غزہ سٹی کے مغرب میں واقع شیخ رضوان محلے میں موٹر سائیکل کو نشانہ بنا کر حملہ کیا گیا۔ اکتوبر 2025 میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کا اعلان ہونے کے بعد سے محصور غزہ پٹی پر جاری اسرائیلی حملوں میں کم از کم 1,381 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اکتوبر 2023 میں غزہ میں اسرائیلی جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیل کے حملوں میں کم از کم 73,795 فلسطینی جاں بحق اور 174,869 زخمی ہو چکے ہیں۔ وفا کے مطابق جمعہ کو اسرائیلی فوج نے وسطی غزہ پٹی کے نصیرات اور البریج پناہ گزین کیمپوں میں بھی فائرنگ کی۔ بے گھر فلسطینیوں کو پناہ دینے والے خیموں کو نشانہ بنانے والے ان حملوں میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔ رواں ہفتے کے اوائل میں غزہ سٹی میں اسرائیلی 'ڈبل ٹیپ' فضائی حملے میں ایک طبی امدادی کارکن اور 15 سالہ طالبعلم جاں بحق ہوگئے تھے۔

ماہرین نے خبردار کردیا 2027 اب تک کا گرم ترین سال ہوگا

نیویارک، (ایجنسیاں): ال نینو اور موسمیاتی تبدیلی کے باعث 2027 کے دنیا کا گرم ترین سال بننے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ عالمی موسمیاتی تنظیم ڈبلیو ایم او کے مطابق 2026 کے آخر میں بننے والا مضبوط ال نینو عالمی درجہ حرارت کو مزید بڑھا سکتا ہے اور اس کے اثرات 2027 تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ ڈبلیو ایم او کے مطابق 2026 سے 2030 کے دوران 2024 کا موجودہ عالمی درجہ حرارت کا ریکارڈ ٹوٹنے کا امکان 86 فیصد ہے۔ ماہرین کے مطابق ال نینو کے عروج کا اثر عموماً اگلے سال عالمی درجہ حرارت پر زیادہ نمایاں ہوتا ہے، اسی لیے 2027 خاص طور پر اہم سال بن گیا ہے۔ موجودہ پیش گوئیوں میں 2027 کے دوران شدید گرمی، خشک سالی، بارشوں کے غیر معمولی نمونوں اور دیگر انتہائی موسمی واقعات کے خطرات بڑھنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جب تک ٹرمپ اور نیتن یاہو اقتدار میں ہیں، آبنائے ہرمز بند رہے گی: ایران

جنگ کے گزشتہ 200 دنوں میں ایرانی عوام نے مزاحمت اور ثابت قدمی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا؛ محمد باقر ذوالقدر

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے آبنائے ہرمز کھولنے سے متعلق اپنا سخت موقف ایک بار پھر واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے اقتدار میں رہنے تک اہم بحری گزرگاہ نہیں کھولی جائے گی۔ ایرانی میڈیا کے مطابق سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے سیاسی مشیر محمد باقر ذوالقدر نے یہ بات 200 روزہ مزاحمت کے حوالے سے جاری اپنے خصوصی بیان میں کہی۔ انہوں نے آبنائے ہرمز کی بندش کو ایران کے انتقام کے پہلے مرحلے سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے گزشتہ 200 دن ایرانی عوام کی مزاحمت اور ثابت قدمی کا مظہر ثابت ہوئے ہیں۔ آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے سیاسی مشیر نے مزید کہا کہ ایران کئی دہائیوں سے اپنی شناخت، آزادی اور خودمختاری کے دفاع کے لیے بیرونی طاقتوں کے خلاف کھڑا ہے اور آج بھی محاذ پر ڈٹا ہوا ہے۔ محمد باقر ذوالقدر نے دعویٰ کیا کہ مخالفین ایران کو چند روز میں شکست دینے کی توقع رکھتے تھے تاہم ایرانی قوم نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ انھوں نے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ میں اپنی جان قربان کرنے والے ایرانی رہنما، میناب اسکول کے بچوں، لامرد کے نوجوانوں، باہپور کے فوجیوں اور جنگی جہاز 'دینا' کے اہلکاروں کو خراج تحسین پیش کیا۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز تیل و گیس کی ترسیل کے لیے دنیا کی اہم ترین آبی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے جسے امریکہ اور اسرائیل کے ذریعہ مسلط کی گئی جنگ کے بعد جوابی کارروائی کے تحت ایران نے بند کر رکھا ہے جس کی وجہ سے توانائی کا بحران پیدا ہوگیا ہے۔ اس دوران پیٹرول کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

ایران دشمن کے کسی بھی غلط اقدام کا جواب دینے کیلئے تیار ہے، کمانڈر پاسداران انقلاب

ایرانی پاسداران انقلاب کی بری فوج کے کمانڈر محمد کرمی نے کہا کہ ایران دشمن کے کسی بھی غلط اندازے یا غلط اقدام کا طاقت کیساتھ جواب دینے کیلئے 100 فیصد تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کیجانب سے کسی بھی غلطی یا جارحانہ اقدام کی صورت میں بھرپور ردعمل دینے کی صلاحیت اور تیاری رکھتا ہے۔ اس سے قبل تہران میں امام حسین اسکوائر سے انقلاب اسکوائر تک بڑا جلوس نکالا گیا جس میں 'جان فدا' مہم کی جنگی بٹالینز اور مختلف شعبوں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ میڈیا کے مطابق ایران نے دشمن عناصر سے ملک کو لاحق خطرات سے نمٹنے کیلئے 3 لاکھ 13 ہزار جان نثار متحرک کر دیے۔ 'جان فدا' مہم کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بسیج تنظیم کے سربراہ حسین طائب نے اس مہم کو دنیا کی جنگی تاریخ کی سب سے بڑی عوامی مہم اور ایران کے جمہوری تشخص و عوام کی ثابت قدمی کی علامت قرار دیا۔

تباہ شدہ عمارتیں غزہ میں موت کے کنویں بن گئیں، چار دنوں میں تیسرا خطرناک انہدام

غزہ: غزہ کی پٹی میں تباہ شدہ عمارتوں کا خطرہ اب صرف جنگ کے چھوڑے ہوئے کھنڈرات تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ ایک ایسا روزمرہ کا عذاب بن چکا ہے جو ان بے گھر فلسطینیوں کا پیچھا کر رہا ہے جو متبادل رہائش کی مکمل عدم موجودگی اور پناہ گاہوں کے شدید بحران کی وجہ سے بمباری سے متاثرہ اور کمزور بنیادوں والی عمارتوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔

تازہ ترین واقعے میں غزہ کے سول دفاع کے عملے نے ہفتے کے روز شہر میں ایک عمارت کا کچھ حصہ گرنے کے بعد ایک نوجوان کو زندہ نکالنے میں کامیابی حاصل کی، جو کہ پٹی کے سول دفاع کے مطابق چار دنوں کے اندر اس نوعیت کا تیسرا حادثہ ہے۔

سول ڈیفنس نے بتایا کہ غزہ میں ان کی ٹیموں نے نوجوان کو بحفاظت باہر نکال لیا، وہ بچ نکلنے کے بعد اچھی حالت میں تھا۔ تاہم، اس حادثے نے ایک بار پھر ان بڑھتے ہوئے خطرات کو اجاگر کر دیا ہے جن کا سامنا مکینوں کو جنگ کے دوران بمباری سے متاثرہ عمارتوں میں رہنے کی وجہ سے ہے۔

چار دنوں میں تین خوفناک حادثات

یہ تازہ ترین انہدام اس سے پچھلے چند دنوں میں پیش آنے والے دو حادثات کے بعد سامنے آیا ہے، جو اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ خستہ حال عمارتیں اب انسانی زندگیوں کے لیے کتنا بڑا خطرہ بن چکی ہیں۔

گزشتہ بدھ کے روز، غزہ شہر کے مغرب میں واقع علاقہ الصناع※ میں » السعادہ بلڈنگ « اچانک منہدم ہوگئی، جہاں بے گھر خاندان پناہ لیے ہوئے تھے۔ اس المیے کے نتیجے میں 21 فلسطینی شہید ہو گئے، جن میں 12 بچے اور 5 خواتین شامل تھیں، جبکہ 45 افراد زخمی ہوئے۔

شہری دفاع کے مطابق اس عمارت کے گرنے سے پہلے وہاں تقریباً 100 افراد (جن میں لگ بھگ 50 بچے شامل تھے) رہائش پذیر تھے، جو اس شدید بھیڑ اور مجبوری کی عکاسی کرتا ہے جس کے تحت بے گھر افراد ایسی جگہوں پر رہنے پر مجبور ہیں جو تحفظ کی بنیادی شرط سے بھی محروم ہیں۔

یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں تھا بلکہ جمعے کے روز غزہ شہر کے جنوب میں واقع محلہ الصبرہ میں اسرائیلی جنگ سے متاثرہ ایک رہائشی عمارت کا کچھ حصہ گر گیا، جس کے نتیجے میں پانچ بچے معمولی زخمی ہو گئے، جیسا کہ سول دفاع کے ترجمان محمود بصل نے اعلان کیا۔

یوں ہفتے کا یہ حادثہ چار دنوں میں تیسرا المیہ ثابت ہوا، ایسے وقت میں جب ان عمارتوں کے خطرے کے پیش نظر وارننگز میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جن کے بڑے حصے بمباری کے بعد ناقابلِ سکونت ہو چکے ہیں، مگر متبادل نہ ہونے کی وجہ سے وہ اب بھی آباد ہیں۔

کمزور بنیادیں اور بے یار و مددگار مکین

یہ حادثات جنگ کے ایک اور بھیانک چہرے کو بے نقاب کرتے ہیں؛ ہزاروں عمارتوں کو پہنچنے والا نقصان ان پر بمباری رکنے کے ساتھ ختم نہیں ہوا، بلکہ اس کے اثرات دراڑوں، جزوی انہدام اور پچھلے حملوں سے کمزور ہونے والی بنیادوں کی شکل میں اب بھی موجود ہیں۔

» السعادہ بلڈنگ « اس کی واضح مثال ہے، جس کی بنیادیں پچھلی اسرائیلی بمباری سے کمزور ہو چکی تھیں، یہاں تک کہ اس پر شگاف پڑنے اور حصوں کے نیچے بیٹھنے کی علامات ظاہر ہونے لگیں، لیکن بے گھر خاندانوں کے پاس خطرات کے باوجود وہیں رہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ کوئی متبادل رہائش موجود نہیں تھی۔

ہاؤسنگ کے غیر مسبوق بحران کے شکار اس خطے میں، بہت سے خاندانوں کے لیے تباہ شدہ عمارت چھوڑنے کا آپشن موجود نہیں ہے، خصوصاً جبکہ وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے مکانات تباہ ہو چکے ہوں، موزوں خیمے نایاب ہوں، اور بے گھر لوگوں کی بڑی تعداد کو سنبھالنے کے لیے کافی عارضی رہائش گاہیں موجود نہ ہوں۔

یہیں پر تباہ شدہ عمارت ایک عارضی پناہ گاہ سے ایک التوا کا شکار خطرہ بن جاتی ہے؛ وہ چھت جو خاندان کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے، کسی بھی لمحے ان کے سروں پر کنکریٹ اور پتھروں کا ڈھیر بن سکتی ہے۔

عمارتوں کے گرنے سے 61 شہداء

غزہ کی وزارتِ صحت کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ » السعادہ بلڈنگ « کے انہدام نے جنگ کے دوران متاثرہ عمارتوں کے گرنے سے جاں بحق ہونے والے افراد کی مجموعی تعداد کو بڑھا کر 61 شہداء تک پہنچا دیا ہے۔

یہ عدد ان نقصانات کے ایک رخ کو ظاہر کرتا ہے جو براہِ راست بمباری کے وقت رونما نہیں ہوتے، بلکہ عمارتوں کے کمزور ہونے اور منہدم ہونے کے خطرے سے دوچار ہونے کے بعد بھی جانیں لیتے رہتے ہیں۔

خطرات صرف اس عمارت تک محدود نہیں ہے جسے براہِ راست نشانہ بنایا گیا ہو، بلکہ یہ اردگرد کے ان ساز و سامان اور ڈھانچوں تک پھیل جاتا ہے جن کے بنیادی حصے ایسے نقصانات اٹھا چکے ہوتے ہیں جو رہائشیوں کو بظاہر معلوم نہیں ہوتے، یہاں تک کہ ان کی ساخت کی کمزوری اچانک انہدام کا سبب بن جاتی ہے۔

جنگ بندی بھی عمارتوں کا خطرہ ختم نہ کر سکی

10 اکتوبر 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے، شائع شدہ مواد کے مطابق، اسرائیلی بمباری سے متاثر ہونے والی درجنوں عمارتیں اپنے مکینوں کے سروں پر گر چکی ہیں، جو پناہ کے بحران کے تسلسل اور متعدد خاندانوں کی زیادہ محفوظ مقامات پر منتقل ہونے سے قاصر ہونے کی دلیل ہے۔

اس طرح، بمباری رکنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تباہی سے جڑے خطرات بھی ٹل گئے ہیں؛ وہ عمارتیں جو فوجی حملوں کے بعد بھی کھڑی رہی ہیں، وہ کسی بھی وقت گرنے کا خطرہ بن سکتی ہیں، جبکہ مکین دیگر متبادل نہ ہونے کی وجہ سے انہیں استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔

مناسب خیموں کی قلت اور پٹی میں عارضی گھروں یعنی » کرفانز « کے داخلے پر پابندی کے ساتھ یہ صورتحال مزید خطرناک ہوتی جا رہی ہے، جو ان خاندانوں کے سامنے موجود آپشنز کا دائرہ تنگ کر دیتی ہے جنہوں نے اپنے گھر کھو دیے ہیں یا اب وہاں محفوظ طریقے سے نہیں رہ سکتے۔

بغیر جوابات کے مسلسل مطالبات

ان خطرات کے تناظر میں، فلسطینی سرکاری اداروں، بین الاقوامی اور امم متحدہ کے فریقوں نے بار ہا غزہ کی پٹی میں پناہ کے لوازمات داخل کرنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ مکینوں کو متبادل فراہم کیا جا سکے اور انہیں تباہ شدہ اور گرنے کے قریب عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہونے سے بچایا جا سکے۔

یہ مطالبات ایسے وقت میں سامنے آ رہے ہیں جب پناہ کا بحران صرف عمارتوں کے گرنے کے خطرے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں ان سخت حالات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے جن میں بے گھر افراد خیموں کے اندر زندگی گزار رہے ہیں، جہاں پٹی پہلے ہی سردیوں کے موسم میں خیموں کے ڈوبنے کے واقعات اور سردی سے ہونے والی اموات کا مشاہدہ کر چکی ہے۔

ایک طرف شگاف زدہ عمارت جو اپنے مکینوں کی سلامتی کی ضمانت نہیں دیتی، اور دوسری طرف خیمہ جو موسمی حالات سے کافی تحفظ فراہم نہیں کرتا، ہزاروں فلسطینی خود کو انتہائی کٹھن انتخاب کے سامنے پاتے ہیں، جبکہ محفوظ پناہ گاہوں کی ضرورت پٹی کے سب سے زیادہ فوری مسائل میں سے ایک بنی ہوئی ہے۔

غزہ: وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش کا بڑا صاحبزادہ شہید

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش کے بڑے صاحبزادے نوجوان بصیر منیر البرش ہفتے کے روز شمالی غزہ کے علاقے جبالیہ کیمپ کے مغرب میں ہونے والے ایک صیہونی فضائی حملے میں شہید ہو گئے، یہ حملہ پٹی میں جاری جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کے سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔

طبی اور مقامی ذرائع نے بتایا کہ ایک صیہونی ڈرون نے اس حملے کو انجام دیا جس کے نتیجے میں البرش شہید اور دیگر افراد زخمی ہو گئے، جبکہ میدانی اطلاعات کے مطابق یہ حملہ جبلیہ کیمپ کے مغرب میں واقع سول ڈیفنس ہیڈکوارٹر کے قریب ہوا۔ میڈیا ذرائع پر ایسی مناظر گردش کر رہے ہیں جن میں ڈاکٹر منیر البرش اپنے بڑے بیٹے بصیر کو آخری الوداع کہہ رہے ہیں جن کی شہادت البرش کی بیٹی جنان کی دسمبر 2023ء میں صیہونی بمباری کے نتیجے میں ہونے والی شہادت کے تقریباً تین سال بعد ہوئی ہے، جب کہ اس حملے میں والد خود بھی زخمی اور ہڈیوں کے فریکچر کا شکار ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر منیر البرش غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہیں اور وہ شمالی غزہ میں جنگ کے دوران اپنے فرائضِ منصبی جاری رکھنے والے نمایاں ترین صحت کے عہدے داروں میں سے ایک ہیں، جو طبی عملے کے ساتھ مل کر ہسپتالوں اور صحت کے مراکز کے درمیان سفر کرتے رہے ہیں جبکہ ان میں سے کئی مراکز پہلے ہی کام کے قابل نہیں رہے تھے۔

بصیر البرش کی شہادت ہفتے کی صبح سے غزہ کی پٹی میں ہونے والے صیہونی حملوں کے اس سلسلے کا حصہ ہے جن کے نتیجے میں شمالی غزہ، شہرِ غزہ اور اس کے وسط میں تین فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شہرِ غزہ میں شہر کے مشرق میں واقع محلہ الشجاعیہ کے ایک علاقے پر ہونے والے فضائی حملے کے نتیجے میں رائد ابو عصر شہید ہو گئے، جبکہ پٹی کے وسط میں ایک بچی کے شہید ہونے کا اعلان کیا گیا جو مخیم النصیرات کے شمال مشرق میں قابض فوج کی گاڑیوں کی فائرنگ سے پہلے زخمی ہوگئی تھی۔

یہ حملے 10 اکتوبر 2025ء سے نافذ جنگ بندی کے معاہدے کی صیہونی خلاف ورزیوں کے تسلسل میں پیش آ رہے ہیں، کیونکہ پٹی کے مختلف علاقوں میں پچھلے مہینوں کے دوران بمباری اور فائرنگ کے حوادث جاری رہے ہیں۔

بصیر کی شہادت البرش خاندان کی طرف سے جنگ کے دوران اٹھائے جانے والے نقصانات میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتی ہے، ڈاکٹر منیر البرش نے اس سے پہلے دسمبر 2023ء میں بمباری کے دوران اپنی آٹھ اولادوں میں سے ایک بیٹی جنان کی شہادت کا ذکر کیا تھا، اس کے علاوہ ان کے خاندان کے دیگر افراد بھی اس کا شکار بنے۔

البرش جنگ کے برسوں کے دوران صحت اور میڈیا کے منظر نامے پر موجود رہے، خاص طور پر شمالی غزہ کے ہسپتالوں کے محاصرے کے دوران، انہوں نے ہسپتالوں، طبی عملے اور مریضوں کی حالت زار کے بارے میں بار بار بیانات دیے، اور خاندان پر ہونے والی بمباری اور بے گھر ہونے کے باوجود شمالی غزہ میں اپنا کام جاری رکھا۔

آج ان کے بیٹے کی شہادت ایک بار پھر ان نقصانات پر روشنی ڈالتی ہے جو جنگ کے برسوں کے دوران صحت کے شعبے سے وابستہ افراد اور ان کے خاندانوں کو اٹھانے پڑے، جبکہ جنگ بندی کے نفاذ کے باوجود غزہ کے مختلف علاقوں میں صیہونی حملے جاری ہیں۔

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

پشیمانی سے فرار تک

امیر مہدی اور ساحر لدھیانوی کی شعری جمالیات کا تہذیبی مطالعہ

• نغمہ امیر، برمنگھم، برطانیہ

اردو شاعری میں محبت محض ایک جذبے کا نام نہیں، بلکہ یہ انسانی باطن، تہذیبی شعور، خودشناسی اور جمالیاتی احساس کی مختلف صورتوں کو آشکار کرنے والی ایک وسیع دنیا ہے۔ ایک ہی تجربہ دو مختلف شعری مزاجوں میں داخل ہو کر بالکل مختلف معنوی اور جمالیاتی پیکر اختیار کر سکتا ہے۔ امیر مہدی کی نظم "پشیماں" اور ساحر لدھیانوی کی نظم "فرار" اسی حقیقت کی دو نمایاں مثالیں ہیں۔ دونوں نظموں کا مرکزی حوالہ محبت اور اس کی ناکامی ہے، دونوں میں ماضی کا سایہ موجود ہے اور جدائی نے دونوں شعرائے کرام کے باطن کو متاثر کیا ہے۔ تاہم، اس مشترک تجربے کے باوجود دونوں شاعرانہ رویے ایک دوسرے سے خاصے مختلف ہیں۔ امیر مہدی کا شاعر ماضی کی طرف پلٹتا ہے، اپنی کوتاہی کو تسلیم کرتا ہے اور رشتے کی طرف دوبارہ ہاتھ بڑھاتا ہے، جب کہ ساحر کا شاعر ماضی سے دامن چھڑانے، اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہوئے بھی اپنی زندگی کو عشق کی ناکامی سے الگ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں ایک نظم پشیمانی سے "رجوع" کی طرف جاتی ہے اور دوسری فرار سے "خود بازیافت" کی طرف۔

امیر مہدی کی نظم کا بنیادی حسن اس کی داخلی نرمی اور اظہار کی تہذیبی شائستگی میں ہے۔ شاعر محبت کے اظہار میں کسی دعوے، الزام یا شکوے کو مرکز نہیں بناتا بلکہ اپنی عدم توجہی اور دیر سے پیدا ہونے والی خود آگہی کا اعتراف کرتا ہے۔ "تو مجھے چھوڑ گئی، ایسے میں، میں کیا کرتا؟" کے سوال کے پس منظر میں بھی اپنی بے بسی سے زیادہ ایک اخلاقی بیداری ہے۔ اسے احساس ہوتا ہے کہ جس عورت کی مجبوری کو اس نے مرضی سمجھ لیا تھا، شاید وہ اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی:

تری مجبوری کو میں نے تری مرضی جانا
اور پھر میں نے کبھی تیری تمنا نہیں کی

یہ احساس نظم کو محض عشقیہ شاعری کے روایتی فریم ورک سے نکال کر انسانی تعلقات کی نفسیات تک لے جاتا ہے۔ محبت میں بعض اوقات المیہ یہ نہیں ہوتا کہ محبت ختم ہو گئی، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دوسرے کی خاموشی، مجبوری یا انتظار کو اپنے فرض کیے ہوئے مفروضوں کے مطابق معنی پہنا دیتا ہے۔ اس نظم میں پشیمانی صرف ایک جذباتی کیفیت نہیں بلکہ ایک تاخیر سے بیدار ہونے والا ضمیر ہے۔ اگر شاعر بروقت سمجھ لیتا کہ جدائی کے پیچھے صرف بے رغبتی نہیں بلکہ کوئی مجبوری بھی ہو سکتی ہے تو شاید کہانی مختلف ہوتی، لیکن شاعری کا المیہ اکثر اسی "کاش" سے جنم لیتا ہے جو واقعے کے گزر جانے کے بعد انسان کے شعور میں پیدا ہوتا ہے۔

امیر مہدی کی جمالیات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ مجرد جذبات کو محسوس کیے جا سکنے والے بصری اور حسی مناظر میں تبدیل کرتے ہیں۔ آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو، راستے کے کانٹے، لالہ زار، محفل، اجنبی نگر اور آخر میں بانہوں میں بھر کر رونے کا منظر۔ یہ سب مل کر ایک ایسا حسی پیکر بناتے ہیں جس میں قاری صرف شاعر کا دکھ پڑھتا نہیں بلکہ اسے محسوس بھی کرتا ہے۔ "چن لوں کانٹے ترے رستے" محض ایک استعاراتی جملہ نہیں رہتا بلکہ محبوب کے دکھ میں شریک ہونے کی جسمانی اور عمل پر مبنی خواہش بن جاتا ہے۔ کانٹے چننے کا عمل محبت کو ایک فعال جذبے میں تبدیل کرتا ہے؛ شاعر اب صرف یاد کرنے والا نہیں، بلکہ دوسرے کے راستے سے اذیت ہٹانے کی آرزو رکھنے والا انسان ہے۔

نظم کا اختتام اس جمالیاتی سفر کو ایک خوبصورت دائرہ نما ساخت (Circular Structure) میں مکمل کرتا ہے۔ آغاز میں شاعر کہتا ہے کہ اسے محبوب کے آنسو پونچھنے اور کانٹے چننے کی بھی اجازت نہیں ملی:

میں تری آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو پوچھوں
تو نے اس کی بھی کبھی مجھ کو اجازت نہیں دی

جبکہ اختتام پر وہ دوبارہ اسی اجازت کا طلب گار ہے، مگر اب اس خواہش میں ایک اضافی معنوی اور حسی شدت پیدا ہو چکی ہے:

اے مری جان مجھے اتنی اجازت دے دے
میں ترے آنکھوں میں بھر آئے یہ آنسو پوچھوں
چُن لوں کانٹے ترے رستے کہ بٹاؤں ترے دکھ
بھر کے باہوں میں تجھے تجھ سے لپٹ کر رولوں

یہ دائرہ نما ساخت نظم کو داخلی وحدت عطا کرتی ہے اور اس کے اختتام کو محض خاتمہ نہیں رہنے دیتی بلکہ پورے جذباتی سفر کا حاصل بنا دیتی ہے۔ یہاں امیر مہدی کے ہاں روزمرہ افعال اور زبان کے سادہ استعمال (مثلاً دکھ بانٹنا، کانٹے چننا، ہاتھ چھڑانا، گلے لگ کر رونا) سے جو جذباتی تاثیر پیدا ہوئی ہے، وہ انسانی قربت کو براہِ راست محسوس کراتی ہے۔

ساحر لدھیانوی کی نظم "فرار" اسی محبت کے تجربے کو ایک بالکل مختلف ذہنی اور جمالیاتی راستے پر لے جاتی ہے۔ یہاں شاعر محبوب کی طرف واپس جانے یا تعلق کی بحالی کے بجائے اپنے ماضی سے فاصلہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نظم کی شروعات میں ہی "ہراساں"، "نفرت"، "شرمندہ" اور "ندامت" جیسے الفاظ ایک ایسے باطن کی تشکیل کرتے ہیں جو ماضی کو یاد کر کے سکون حاصل نہیں کرتا بلکہ اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا ہے:

اپنے ماضی کے تصور سے ہراساں ہوں میں
اپنے گزرے ہوئے ایام سے نفرت ہے مجھے

امیر مہدی کے ہاں ماضی ایک ایسا دروازہ ہے جسے پشیمانی اور اعتراف کے ساتھ دوبارہ کھولا جا سکتا ہے، جبکہ ساحر کے ہاں وہ ایک ایسا کمرہ ہے جسے اندھیرے میں بند کر دینا ہی واحد حل محسوس ہوتا ہے: "میرے ماضی کو اندھیرے میں دبا رہنے دو"۔

ساحر کی نظم کا یہ رویہ محض بے حسی نہیں، بلکہ اس کے اندر شکست خوردہ محبت کا شدید شعور موجود ہے۔ "مجھ کو کہنے دو کہ میں نے انہیں چاہا ہی نہیں" بظاہر انکار ہے، مگر یہی انکار اس محبت کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے جسے شاعر لفظوں سے مٹانا چاہتا ہے؛ کیونکہ جس تجربے کی کوئی اہمیت نہ ہو، اسے بار بار جھٹلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس اعتبار سے "فرار" کا اصل موضوع صرف محبوب سے فرار نہیں بلکہ اپنی ہی ناکام امیدوں اور سابقہ ذات سے فرار ہے۔

یہاں ساحر کی شاعری کا ایک نمایاں فکری امتیاز سامنے آتا ہے: وہ ذاتی دکھ کو وسیع تر انسانی تجربے میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ "عشق ناکام سہی، زندگی ناکام نہیں"، نظم کا بنیادی فکری محور ہے۔ یہ مصرع محبت کی شکست اور زندگی کی کلی شکست کو ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے۔ شاعر اپنے ماضی کو ناکام قرار دے سکتا ہے، اپنی تمناؤں کو بے سود کہہ سکتا ہے، لیکن وہ پوری زندگی کو اس شکست کے حوالے کرنے پر آمادہ نہیں۔

ساحر کی لفظیات میں ابتدائی طور پر "ماضی"، "تمنائیں"، "امیدیں"، "اذیت"، "کاوش" اور "صِلہ" جیسے تجریدی الفاظ کی کثرت ہے جو نظم کو فکری اور نفسیاتی سطح پر متحرک رکھتی ہے۔ لیکن نظم کے آخری حصے میں وہ تجریدی فضا سے نکل کر اچانک شدید بصری اور جسمانی پیکروں کی طرف آتے ہیں:

وہی گیسو وہی نظریں وہی عارض وہی جسم
میں جو چاہوں تو مجھے اور بھی مل سکتے ہیں
وہ کنول جن کو کبھی ان کے لیے کھلنا تھا
ان کی نظروں سے بہت دور بھی کھل سکتے ہیں

یہاں کنول کا استعارہ ماضی کی وابستگی سے نکل کر مستقبل کے امکانات کی علامت بن جاتا ہے۔ جس حسن اور محبت کو شاعر کبھی ایک مخصوص شخص کے ساتھ وابستہ سمجھتا تھا، اب وہی حسن کسی اور افق پر نمودار ہو سکتا ہے۔

ان دونوں منظومات کے تقابلی مطالعے میں دونوں شعرائے کرام کے علاقائی و تہذیبی پس منظر کو بھی ایک تخلیقی قرینے کے طور پر پیشِ نظر رکھا جا سکتا ہے۔ امیر مہدی کا لکھنوی پس منظر اور تہذیبی روایت اظہار میں نرمی، نزاکت، تعلق کے احترام، رکھ رکھاؤ اور جذبات کو شائستہ پیرائے میں رکھنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس تناظر میں "پشیماں" کے لہجے میں ایک ایسی تہذیبی شائستگی محسوس ہوتی ہے جہاں محبت کا اظہار اور محبوب کے دکھ میں شریک ہونے کی خواہش بھی اجازت طلب کرتی ہے۔ شاعر "مجھے حق ہے" نہیں کہتا، بلکہ "مجھے اتنی اجازت دے دے" کہتا ہے؛ یہی وہ مقام ہے جہاں جذبہ ایک تہذیبی رویے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس ساحر کا لدھیانہ اور پنجابی ثقافتی ماحول سے تعلق ان کے لہجے میں ایک طرح کا براہِ راست پن، جذباتی صداقت، خودداری اور شکست کے باوجود زندگی کی طرف متحرک واپسی کا رویہ فراہم کرتا ہے۔ تاہم کسی شاعر کی تخلیقی شخصیت کو محض اس کے جغرافیے سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ تہذیبی اثرات متن کے اندر دو مختلف جمالیاتی لہجوں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

دونوں نظموں کا ایک اور نمایاں فرق مخاطب کے ساتھ ان کا تعلق اور ان کا جمالیاتی منظر نامہ ہے۔ "پشیماں" میں محبوب ایک زندہ اور موجود مخاطب ہے جس سے شاعر مکالمہ کرتا ہے، اس کی مجبوری کو سمجھتا ہے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اس کے برعکس "فرار" میں مخاطب کا وجود بتدریج ایک یاد اور ماضی کا سایہ بن جاتا ہے، جہاں شاعر محبوب سے مکالمہ کرنے کے بجائے اپنے آپ سے کلام کر رہا ہے۔ یوں امیر مہدی کی نظم کا منظر نامہ باہر کی دنیا میں پھیلتا ہے (آنسو، راستہ، کانٹے، محفل، لالہ زار اور بانہوں میں بھرنا) جو ایک حسی اور منظر آفرین تجربہ بناتا ہے؛ جب کہ ساحر کے ہاں منظر زیادہ تر ذہن کے اندر بنتا ہے (اندھیرے، مبہم سائے، خوابوں کے ایوان) جو ایک نفسیاتی اور فکری تجربے کو جنم دیتا ہے۔

دراصل "پشیماں" اور "فرار" کی اصل شعری قدر ان کے الگ الگ انسانی رویوں میں پوشیدہ ہے۔ دکھ اور جدائی دونوں کے پاس ہے، مگر امیر مہدی اس دکھ کو اعتراف، پشیمانی اور قربت کی بحالی میں ڈھالتے ہیں، جب کہ ساحر اسے خودداری، فاصلے اور زندگی کے نئے امکانات کی تلاش کے راستے پر لے جاتے ہیں۔ امیر مہدی کا جواب آنکھوں کے آنسو پونچھنے اور دکھ بانٹنے کی خواہش میں ملتا ہے، جبکہ ساحر کا جواب اس یقین میں کہ عشق ناکام ہو سکتا ہے، مگر زندگی کو لازماً ناکام نہیں ہونا چاہیے۔ یہی اختلاف دونوں نظموں کو محض دو عشقیہ تجربات کے بجائے انسانی باطن اور تہذیبی شعور کے دو مختلف جمالیاتی اظہار میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ■■

پشیماں

• امیر مہدی، برمنگھم

میں تری آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو پوچھوں،
تو نے اس کی بھی کبھی مجھ کو اجازت نہیں دی
چُن لوں کانٹے ترے رشتے کہ بٹاؤں ترے دکھ
کارِ دنیا نے مجھے اتنی بھی مہلت نہیں دی

نہ تجھے میری خبر تھی، نہ مجھے تیری خبر،
تو نے کس طرح گزاری؟ یہ مجھے کیا معلوم؟
تو مجھے چھوڑ گئی، ایسے میں، میں کیا کرتا؟
تو مجھے کتنی تھی پیاری، یہ تجھے کیا معلوم!

یہ الگ بات کے میں نے کبھی کوشش نہیں کی
تجھ سے ملنے کی تجھے ایک نظر دیکھنے کی
اتنا مشغول رہا تیرے بچھڑ جانے کے بعد
مجھ کو فرصت نہ ملی مُڑ کے اُدھر دیکھنے کی

میں سمجھتا تھا کہ جو کچھ بھی تجھے چاہیے تھا،
مل گیا ہے تجھے وہ سب، نہیں اک میں ہوں تو کیا؟
بارے آرام سے ہے ہاتھ چھڑا کر مجھ سے،
ہم سفر ہیں ترے کو کب، نہیں اک میں ہو تو کیا؟

میں سمجھتا تھا تُو انجان نگر میں خوش
میں سمجھتا تھا تجھے مل گئی منزل تیری
اک اگر میں تری محفل میں نہیں ہوں نہ سہی
لالہ زاروں سے سجی رہتی ہے محفل تیری

یوں نہ تھا میں نے فقط سوچ لیا تھا یوں ہے
مطمئن تھا کہ تجھے مجھ سے محبّت ہی نہیں
ساری دنیا ہے تری سارا زمانہ تیرا
رہِ دنیا میں تجھے میری ضرورت ہی نہیں

اب ملے ہیں تو میں یہ سوچ کے شرمندہ ہوں
میں ترے کام نہ آیا تری پروا نہیں کی
تری مجبوری کو میں نے تری مرضی جانا
اور پھر میں نے کبھی تیری تمنا نہیں کی

اے مری جان مجھے اتنی اجازت دے دے
میں ترے آنکھوں میں بھر آئے یہ آنسو پوچھوں
چُن لوں کانٹے ترے رستے کہ بٹاؤں ترے دکھ،
بھر کے باہوں میں تجھے تجھ سے لپٹ کر رو لوں

☆☆

فرار

• ساحر لدھیانوی

اپنے ماضی کے تصور سے ہراساں ہوں میں
اپنے گزرے ہوئے ایام سے نفرت ہے مجھے
اپنی بے کار تمناؤں پہ شرمندہ ہوں
اپنی بے سود امیدوں پہ ندامت ہے مجھے

میرے ماضی کو اندھیرے میں دبا رہنے دو
میرا ماضی مری ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں
میری امیدوں کا حاصل مری کاوش کا صلہ
ایک بے نام اذیت کے سوا کچھ بھی نہیں

کتنی بے کار امیدوں کا سہارا لے کر
میں نے ایوان سجائے تھے کسی کی خاطر
کتنی بے ربط تمناؤں کے مبہم خاکے
اپنے خوابوں میں بسائے تھے کسی کی خاطر

مجھ سے اب میری محبت کے فسانے نہ کہو
مجھ کو کہنے دو کہ میں نے انہیں چاہا ہی نہیں
اور وہ مست نگاہیں جو مجھے بھول گئیں
میں نے ان مست نگاہوں کو سراہا ہی نہیں

مجھ کو کہنے دو کہ میں آج بھی جی سکتا ہوں
عشق ناکام سہی زندگی ناکام نہیں
ان کو اپنانے کی خواہش انہیں پانے کی طلب
شوق بے کار سہی سعیٔ غم انجام نہیں

وہی گیسو وہی نظریں وہی عارض وہی جسم
میں جو چاہوں تو مجھے اور بھی مل سکتے ہیں
وہ کنول جن کو کبھی ان کے لیے کھلنا تھا
ان کی نظروں سے بہت دور بھی کھل سکتے ہیں

☆☆

تصوف اور امن

• پروفیسر شہپر رسول

تصوف اور اس کے عاملوں کا امن سے بہت گہرا تعلق ہے۔ جس تصور، عمل اور طریقِ زندگی کا قیام ہی عوام کی خدا فراموشی، دنیا پرستی اور امرا و سلاطین کی عیش پسندی کے ردِعمل کے طور پر ہوا ہو اس کی بنیاد میں خدا ترسی، اخلاص و محبت اور امن و آشتی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ دنیا کا دو انداز کی بادشاہتوں سے سابقہ رہا ہے۔ ایک تو تخت و تاج والوں کی اور دوسرے بوریا نشینوں کی۔ اول الذکر طاقت و دولت اور دیگر تسخیری ذرائع کے استعمال سے دنیا والوں کو اپنے زیرِ نگیں کرتے رہے ہیں اور دوسرے اپنے اقوال و افعال، اخلاق و اوصاف، رشد و ہدایت نیز تصانیف و تالیفات کی بنیاد پر خلقِ خدا کے ذہن و قلب کو تسخیر کر کے، اس کی راہوں کو روشن کر کے، انتشارِ قلب کو سکون و اطمینان میں تبدیل کر کے اور گمراہوں اور کجروؤں کو راہِ راست پر لا کر دلوں پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ اہلِ تصوف نے محبت کے پیغام کو اس کی تمام تر معنوی وسعت کے ساتھ عام کیا ہے۔ اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ انسان، انسان کو محبت کی نظر سے دیکھے تا کہ خود کو جان سکے۔ اگر وہ خود کو جان لے گا تو اپنے خدا کو بھی پہچان لے گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ انسان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس لیے صوفیا کا خیال ہے کہ جس نے خود کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، یعنی محبت خدا تک پہنچنے کا زینہ ہے۔ دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ انسانی فکر و عمل کا اگر کوئی مرکز ہو سکتا ہے تو وہ خدا کی ذات ہے۔ اس ذات کو بہت سے ناموں سے یاد کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے خالقِ کائنات ہونے سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ کائنات کی ہر شئے اس کے گرد گھومتی ہے اور اسی کے حسنِ تخلیق کی شہادت دیتی ہے چنانچہ صوفیا کے اس خیال کی اہمیت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ (الخلق عیال اللہ یعنی) تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تصوف کے اس نکتے اور صوفیا کے اس قول میں وہ راز مضمر ہے جو مخلوقِ خدا کو نہ صرف ایک تسبیح میں پرو دیتا ہے بلکہ انسان سے انسان کے بنیادی تعلق، باہمی محبت اور رواداری کے جذبے کے تحت ایک دوسرے کا احترام کرنا اور حقوق و فرائض کو تسلیم کرنا سکھاتا ہے۔ دراصل یہی معاملات و مظاہرِ انسانیت کے جوہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تصوف میں عشق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ عشقِ الٰہی تصوف کی روح ہے اور روح نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے نیز حبِ انسانی صوفیا کا میدانِ عمل ہے جو دنیا کو خیر گاہ بناتا ہے۔ تصوف کی تعلیمات کا عطر وہ جذبہ ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے، عزتِ نفس کے ساتھ وقارِ انسانی کو قائم رکھتا ہے اور راہِ راست پر چلتے ہوئے دوسروں کو دل اور انسانی معاشرے میں جگہ دیتا ہے جو خلقِ خدا کو فسق و فجور، آپا دھاپی اور غیر رواداری سے دور رکھتا ہے اور امن و آشتی کی بنیاد بنتا ہے۔

صوفیا کی خانقاہوں میں بلا لحاظ مذہب و ملت، قبیلہ و خانوادہ اور رنگ و نسل کے انسانوں کی آمد اور ہدایت و عمل کی نعمت نے نہ صرف مصیبت زدوں، دبے کچلے ہوئے لوگوں اور محروموں کے سینوں کو خدا کے نور سے معمور کیا بلکہ بادشاہوں، درباداروں اور بدمست عیش پرستوں کی آنکھوں کو بھی آئینۂ حق کے دیدار سے خیرہ کر دیا۔ لہٰذا آنکھوں نے دیکھا اور عقل نے تسلیم کیا کہ ایک دنیا مادی ہے جو حکومتوں اور سربرآوردہ لوگوں کی جنبشِ ابرو کی منتظر رہتی ہے لیکن انسانی منظر نامے کا ایک حصہ وہ بھی ہے جو روحانیت سے سرشار ہے۔ جہاں مساکین و فقرا کے مسکن ہیں اور جہاں آ کر ایوانِ بالا نشیں بھی اسی قطار میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جہاں خدمتِ خلق کو بہترین عبادت سمجھا جاتا ہے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا عمل کیا جاتا ہے۔ ایک حدیثِ قدسی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ "اللہ کا کہنا ہے کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں"۔ اور ایک دوسری حدیث کہتی ہے کہ "الجھے بالوں اور گرد آلود کپڑوں والے بہت سے مساکین ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھا لیں تو اللہ ان کی لاج ضرور رکھ لیتا ہے"۔ چنانچہ تصوف طبقاتی نشیب و فراز کے بجائے مساوات کو انسانی معاشرے کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ جہاں انسانی معاملات میں بڑے چھوٹے کی تفریق حارج نہیں ہوتی بلکہ حقوق و فرائض کے اعتراف پر کاروبارِ زیست اپنی منزلیں طے کرتا ہے۔

تفصیلِ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ تصوف اور تصوف والوں کا تعلق کسی خاص طبقے یا فرقے سے نہیں ہے بلکہ تصوف ہمارے فکر و عمل کو مثبت سمت دینے کا نام ہے، تصوف ایک طرزِ حیات ہے۔ یہ شریعت و طریقت کے اختلاط کا بہترین مظہر ہے۔ شریعت ان آدابِ حیات کو بروئے کار لانے پر زور دیتی ہے جو حق و باطل کے فرق کو واضح کر کے یہ بتا دیتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے، کس طرح کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔ یہاں امیر و غریب، عالم و جاہل، شاہ و گدا اور عوام و خواص کی کوئی تخصیص نہیں ہوتی۔ احکامِ خداوندی سے کوئی مبرا نہیں ہے۔ دینی فرائض کی بجا آوری سب کے لیے یکساں طور پر لازمی ہے۔ طریقت باطن کے مراحل طے کر کے حقیقتِ اعلیٰ تک پہنچنے کا راستہ دکھاتی ہے اور ظاہر، باطن کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگر ظاہر درست نہیں ہے تو باطن کے روشن ہونے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں پروفیسر نثار احمد فاروقی اپنے ایک مضمون میں اس طرح رقم طراز ہیں:

"جو اس کائنات کا، آپ کا ہمارا اور سب کا خالق ہے اور پالن ہار بھی۔ اس کو پانے اور جاننے پہچاننے کی کوشش میں لاکھوں نسلیں گزر گئیں، سیکڑوں مذہب وجود میں آ گئے۔ کسی نے اسے فلسفے کی مدد سے ڈھونڈنا چاہا مگر فلسفہ خود شک سے پیدا ہوا ہے وہ حقیقت تک کیا رہنمائی کرے گا۔ کسی نے سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کو وسیلہ بنایا۔ کوئی ظاہر کی پرستش کرنے لگا مگر یہ ایسا عالمِ اسرار ہے کہ ہزار جہد و جہد کے بعد ایک پردہ اٹھا بھی تو دس پردے اور پڑ جاتے ہیں"۔

اہلِ تصوف نے بھی حقیقتِ اعلیٰ کی تلاش میں کئی راستوں اور کئی طریقوں کو اپنایا۔ عبادت، ریاضت، نفس کشی اور ترکِ دنیا غرض کیا کچھ نہیں کیا اور اس حقیقت کو پایا کہ اپنے تئیں خلقِ خدا کے تقاضوں کو سمجھنا اور راہِ راست پر چل کر ان کی بجا آوری کرنا ہی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ یہ بظاہر چند الفاظ اور چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اس خواب کو تعبیر کرتے ہوئے زندگیاں گزر جاتی ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ تمام کائنات اس کے زیرِ نگیں ہے۔

لیکن انسان ہی انسان کا شیطان بھی ہے۔ اہلِ تصوف نے انسانی کردار اور اس کے مدارج کے مد و جزر کو سمجھا بھی ہے اور سمجھایا بھی ہے۔ ان کو معلوم رہا ہے کہ ان کا اصل مقصدِ حیات حبِ انسانی اور خدمتِ خلق کے ذریعے رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ صوفیہ نے خانقاہیں قائم کیں۔ عوام و خواص کو نہ صرف اپنے قریب بلانے کے طریقے بلکہ ان کے باہمی فرق کو بھی کم کیا۔ ملت و مذاہب کے فاصلوں کو محبت کے درس کے ذریعے مدہم کیا اور یگانگت کا سبق دیا۔ وارثیہ سلسلے کے بانی، حقائق و معارف آگاہ صوفی سید وارث علی شاہ کا قول ہے کہ:

"محبت خدا کا ایک راز ہے۔ محبت بامِ حقیقت کا ایک زینہ ہے۔ محبت ہمارا عینِ مشرب ہے۔ محبت اگر کامل ہے تو ایمان کامل ہے۔ محبت اگر ناقص ہے تو ایمان ناقص ہے"۔

وہ اپنے مریدین اور ارادت مندوں سے صرف یہی کہا کرتے تھے کہ محبت کرو۔ واقعہ ہے کہ یہی محبت جو تصوف کا عطر ہے انسان کو بندۂ مولا صفات کے درجے پر فائز کر دیتی ہے اور اس کے دستِ شفقت کو کار آفریں، کار کشا اور کارساز بنا دیتی ہے نیز دنیا میں امن و آشتی کی فضا کو قائم کرتی ہے۔

آج کے انسانی معاشرے کو جس انتشار کا سامنا ہے وہ انتہائی اندوہ ناک اور ظلمت آفریں ہے۔ ایسے میں اہلِ تصوف کے اپنائے ہوئے راستے پر چلنے، ان کی تعلیمات کو عام کرنے اور اپنی اصل کو پہچاننے کی بے انتہا ضرورت ہے۔ آج کے حالات میں تصوف کا عطر یعنی محبت کا نور ہی امن کی فضا قائم کر سکتا ہے چنانچہ ایک بار پھر اہلِ تصوف کے کردار و ہدایت کے آئینے میں ہمیں اپنے خد و خال و اعمال کو بغور دیکھنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

غزل

• احمد فراز

سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے
شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے
کتنا آساں تھا ترے ہجر میں مرنا جاناں
پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے
جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پا بجولاں ہی سہی ناچتے گاتے جاتے
اس کی وہ جانے اسے پاسِ وفا تھا کہ نہ تھا
تم فراز اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

☆☆☆

غزل

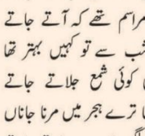

• پروین شاکر

اب بھلا چھوڑ کے گھر کیا کرتے
شام کے وقت سفر کیا کرتے
تیری مصروفیتیں جانتے ہیں
اپنے آنے کی خبر کیا کرتے
جب ستارے ہی نہیں مل پائے
لے کے ہم شمس و قمر کیا کرتے
وہ مسافر ہی کھلی دھوپ کا تھا
سائے پھیلا کے شجر کیا کرتے
خاک ہی اول و آخر ٹھہری
کر کے ذرے کو گہر کیا کرتے
رائے پہلے سے بنا لی تو نے
دل میں اب ہم ترے گھر کیا کرتے
عشق نے سارے سلیقے بخشے
حسن سے کسبِ ہنر کیا کرتے

☆☆☆

غزل

• عنبرین حسیب عنبر، کراچی

اے خدا عجب ہے ترا جہاں مرا دل یہاں پہ لگا نہیں
جہاں کوئی اہلِ وفا نہیں کسی لب پہ حرفِ دعا نہیں
بڑا شور تھا ترے شہر کا سو گزار آئے ہیں دن وہاں
وہ سکوں کہ جس کی تلاش ہے ترے شہر میں بھی ملا نہیں
یہ جو حشر برپا ہے ہر طرف تو بس اس کا ہے یہی اک سبب
ہے لبوں پہ نام خدا مگر کسی دل میں خوفِ خدا نہیں
جو ہنسی ہے لب پہ سجی ہوئی تو یہ صرف ضبط کا فرق ہے
مرے دل میں بھی وہی زخم ہیں مرا حال تجھ سے جدا نہیں
یہ جو دشتِ دل میں ہیں رونقیں یہ تری عطا کے طفیل ہیں
دیا زخم جو وہ ہرا رہا جو دیا جلا وہ بجھا نہیں
اے خدا عجب ہے تری رضا کوئی بھید اس کا نہ پا سکا
کہ ملا تو مل گیا بے طلب جسے مانگتے تھے ملا نہیں
وہ جو حرفِ حق تھا لکھا گیا کسی شام خون سے ریت پر
ہے گواہ موجۂ وقت بھی کہ وہ حرف اس سے مٹا نہیں

☆☆☆

• کوثر رضوی، لکھنؤ

۔۔شرح نما۔۔

اول تو زمانے میں نہیں آپ سا کوئی
اور ہو بھی تو ہم کون سا تسلیم کرے ہیں

• نامعلوم

بہت مشہور بات ہے کہ ورجل جو روم کا شاعر تھا وہ صبح شعر کہتا تھا اور شام تک تراشتا رہتا تھا کیونکہ شعر کا انحصار لفظوں پر ہوتا ہے جو اپنے بطن میں معنی چھپائے ہوتے ہیں۔

مذکورہ شعر پر اگر میں بات کروں تو یہ واضح ہوگا کہ اس میں شاعر نے ایک ایک لفظ کو قیمتی موتی کی طرح پرویا ہے۔

جہاں سے شعر شروع ہوتا ہے وہ لفظ ہے "اول" جو کہ اس شعر کے کلیدی الفاظ میں سے ہے۔ "اول" روز اول کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ روز اول سے لیکر آج تک آپ کے جیسا کوئی نہیں آیا۔

دوسرا کلیدی لفظ "زمانے" ہے، اور اس کو شعر کی Backbone کہیں تو غلط نہ ہوگا، کیونکہ شاعر اس کی جگہ "جہاں" بھی استعمال کر سکتا تھا، اور لفظِ دنیا بھی صرف کر سکتا تھا، اور عالم بھی، یہی نہیں بلکہ دو عالم سے بھی کام لے سکتا تھا۔ مثلاً

اول تو دو عالم میں نہیں آپ سا کوئی

" دو عالم" اس لیے نامناسب ہوتا کیونکہ اس میں حقیقت پسندی شامل نہ ہوتی شاعر کو حور سے موازنہ تھوڑی کرانا تھا۔

زمانے" میں ماضی، حال، مستقبل

اور" کرے ہیں" کا اطلاق تینوں زمانوں پر ہو سکتا ہے۔ یعنی تینوں زمانوں میں آپ جیسا کوئی اور ہو یہ ناممکن ہے ہے۔ اب آتے ہیں" آپ" پر یہ ضمیر مخاطب ہے جو احترام کے لیے آتی ہے تم سا اور تجھ سا کہا جا سکتا تھا لیکن اس میں برابری اور ہمسری کا عنصر ہے لیکن" آپ" میں ادب آداب اور اہمیت شامل ہے۔

"اور" لفظ پر ذرا دیر ٹھہر جایا جا، تو ایک Suspense سا Create ہو جاتا ہے جو اس میں مزید لطف پیدا کر دیتا ہے۔

" ہو بھی تو" یعنی امکانات کا انکار نہیں ہے اور یہی امکان میری محبت کو ظاہر کرے گا کہ کوئی مل بھی جاو، تو آپ کو کون سا چھوڑ دونگا۔

" کون سا" کے دو معنی یہاں پر بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ کچھ باتیں حقیقت میں تسلیم نہیں کی جاتیں صرف احتراماً مان لی جاتی ہیں۔ شاعر کہہ رہا ہے کہ ہم کسی کا دل رکھنے کے لیے بھی یہ نہیں کہیں گے کہ وہ تمہارے جیسا ہے۔

عاشق اس بات کو گوارہ نہیں کر سکتا کہ کوئی اس کے معشوق کی برابری کرے۔ کسی غیر کے طلسماتی حسن کا مسحور ہو جا۔

کبھی کبھی کسی نئی بات کو کہنے کے لیے لفظ موجود نہیں ہوتے تو نئے لفظ کو خلق کرنا پڑتا ہے، اِس حقیر نے بھی ایک لفظ تخلیق کرنے کی کوشش کی ہے "معشق" جس کے معنی ہیں ماورا عشق۔۔

عشق دوبارہ ہو سکتا ہے معشق نہیں ہو سکتا اس کی خصوصیت ہی یہی ہے کہ یہ ایک طرفہ نہیں ہوتا۔ عشق بھی ایک طرفہ ہو سکتا ہے، محبت بھی ایک طرفہ بھی ہو سکتی ہے، مَعشق کبھی ایک طرفہ نہیں ہوگا۔ یہ دونوں جانب سے برادر ہوگا اور پایۂ کمال تک پہونچا ہوا ہوگا، لہذا اس شعر میں عاشق کلام نہیں کر رہا ہے بلکہ موشق کلام کر رہا ہے۔

اس شعر میں کئی تناظر بھی چھپے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک تناظر کو میں بیان کر رہا ہوں اور اس کے بعد آپ سے دعا کا خواستگار ہونگا۔

ایک عاشق اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہے، اور اس کا محبوب کہتا ہے کہ کیوں مجھ سے محبت کا دم بھر رہے ہو؟ تو وہ وجوہات کی ایک طویل فہرست بیان کرتا ہے کہ آپ کا اخلاق بہت اچھا ہے، حسن میں کوئی آپ کا ثانی کوئی نہیں ہے۔۔۔

ان تمام باتوں کو سننے کے بعد محبوب کہتا ہے کہ یہ ساری باتیں اگر کسی اور میں مل جائیں تو کیا پر فدا ہو جاؤ گے؟ اب وہ کہتا ہے۔

اول تو زمانے میں نہیں آپ سا کوئی
اور ہو بھی تو ہم کون سا تسلیم کرے ہیں

☆☆☆

☜ عشق دوبارہ ہو سکتا ہے معشق نہیں ہو سکتا اس کی خصوصیت ہی یہی ہے کہ یہ ایک طرفہ نہیں ہوتا۔ عشق بھی ایک طرفہ ہو سکتا ہے، محبت بھی ایک طرفہ بھی ہو سکتی ہے، مَعشق کبھی ایک طرفہ نہیں ہوگا۔ یہ دونوں جانب سے برادر ہوگا اور پایۂ کمال تک پہونچا ہوا ہوگا، لہذا اس شعر میں عاشق کلام نہیں کر رہا ہے بلکہ موشق کلام کر رہا ہے۔

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

• نصیر ترابی، کراچی

دیکھ لیتے ہیں اب اس بام کو آتے جاتے
یہ بھی آزار چلا جائے گا جاتے جاتے

دل کے سب نقش تھے ہاتھوں کی لکیروں جیسے
نقشِ پا ہوتے تو ممکن تھا مٹاتے جاتے

تھی کبھی راہ جو ہمراہ گزرنے والی
اب حذر ہوتا ہے اس راہ سے آتے جاتے

شہر بے مہر! کبھی ہم کو بھی مہلت دیتا
اک دیا ہم بھی کسی رخ سے جلاتے جاتے

پارۂ ابر گریزاں تھے کہ موسم اپنے
دور بھی رہتے مگر پاس بھی آتے جاتے

ہر گھڑی ایک جدا غم ہے جدائی اس کی
غم کی میعاد بھی وہ لے گیا جاتے جاتے

اس کے کوچے میں بھی ہو، راہ سے بے راہ نصیرؔ
اتنے آئے تھے تو آواز لگاتے جاتے

غزل

• راحت اندوری

ہاتھ خالی ہیں ترے شہر سے جاتے جاتے
جان ہوتی تو مری جان لٹاتے جاتے

اب تو ہر ہاتھ کا پتھر ہمیں پہچانتا ہے
عمر گزری ہے ترے شہر میں آتے جاتے

اب کے مایوس ہوا یاروں کو رخصت کر کے
جا رہے تھے تو کوئی زخم لگاتے جاتے

رینگنے کی بھی اجازت نہیں ہم کو ورنہ
ہم جدھر جاتے نئے پھول کھلاتے جاتے

میں تو جلتے ہوئے صحراؤں کا اک پتھر تھا
تم تو دریا تھے مری پیاس بجھاتے جاتے

مجھ کو رونے کا سلیقہ بھی نہیں ہے شاید
لوگ ہنستے ہیں مجھے دیکھ کے آتے جاتے

ہم سے پہلے بھی مسافر کئی گزرے ہوں گے
کم سے کم راہ کے پتھر تو ہٹاتے جاتے

میں مرد مار بھلی

• پروفیسر ثروت خان

اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اور دل و دماغ ہل گئے تھے۔ ”کیا سنا تھا اور کیا دیکھ رہی ہوں۔“ اُس نے اندر تک ایک تیز جھٹکا محسوس کیا اور اپنے باطن کے کئی ٹکڑوں کی آواز اُس نے سنی۔

ہر تھپڑ پر...... ہر لات پر، ہر گھونسے پر...... نہ جانے کتنے ٹکڑے، لاتعداد، بدشکل اور بدنما...... جس میں اس کا وجود قسم قسم کی بے ترتیب شکلیں لیے سوالیہ نشان بن کر خود اُس کے سامنے کھڑا تھا...... اس نے تقریباً پندرہ منٹ تک یہ تماشا دیکھا تھا اور ششدر رہ گئی تھی...... کیا کرے اور کیا نہ کرے، لیکن پھر جلد ہی ایک عزم کے ساتھ وہ آگے بڑھی اور سنبل کے شوہر کو، جو نشے میں دُھت ہو کر اپنی بیوی کو بڑی بے دردی سے مار رہا تھا اور مسلسل گالیاں بکے جا رہا تھا، آگے جا کر اُس کا اُٹھا ہوا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ ”یہ کیا ہو رہا ہے کیوں اس بے دردی سے مار رہے ہو؟“ اُس نے غصہ سے کہا۔

”تو کون ہوتی ہے مجھے روکنے والی۔ چھوڑ میرا ہاتھ، سالی کے ایک دوں گا تو چلتی نظر آئے گی۔ حیدر نے عجیب و غریب نظروں سے کیرتی کو دیکھا۔

”میں ابھی بتاتی ہوں کہ میں کون ہوتی ہوں۔“ یہ کہہ کر کیرتی نے جیسے ہی اپنے ہاتھ دکھانا چاہے، سنبل بجلی کی سی تیزی سے ان کے درمیان حائل ہوگئی۔

”نہیں کیرتی نہیں! یہ میرا مجازی خدا ہے۔ تم بیچ میں نہ آؤ۔“ سنبل یہ سب کہہ تو گئی مگر درد سے اس کی کراہیں کیرتی کو صاف سنائی دے رہی تھیں۔ کیرتی کو اپنی سہیلی کے اس برتاؤ پر حیرت ہوئی اور وہ غصہ میں بولی۔

سنبل! پتی پرمیشور ہمارے یہاں بھی ہوتا ہے لیکن یہ سب القاب، ان مردوں نے ہم عورتوں پر ظلم کرنے کے لیے گھڑے ہیں۔ خود تو مجازی خدا اور پرمیشور بن بیٹھے اور ہمیں ابلا اور صنف نازک قرار دے دیا۔ یہ سب ڈھونگی ہیں، پکے ڈھونگی۔“ یہ کہتے ہوئے کیرتی نے اپنی طرف بڑھ رہے حیدر کو دھکا دیا تو وہ شراب کے نشے میں تو تھا ہی دیوار سے ٹکرا کر گر پڑا۔ اس پر نیم بیہوشی طاری ہوگئی۔

”یہ تم کیا کر رہی ہو کیرتی۔ میں نے ان سے محبت کی شادی کی ہے۔ پیار کرتی ہوں حیدر سے۔ اب یہ جیسے بھی ہیں، میرے ہیں۔ ہو سکتا ہے میری محبت انھیں سدھار دے۔“

”بس خاموش ہو جاؤ سنبل۔ یہ محبت، عشق سب اُلو بنانے کے طریقے ہیں۔ ان مردوں کو معلوم ہے عورت ایک شکتی ہے، طاقت ہے۔ یہ کیا کرتے۔ آخر بس میں تو کسی طرح کرنا ہی تھا۔ تم کیا سمجھتی ہو، یہ سب دیکھ کر بھی میں چپ رہوں گی۔ ابھی تھانے میں بند کرتی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے کیرتی نے جیسے ہی حیدر کو ہاتھ سے اُٹھا کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے دروازہ کی جانب بڑھنا چاہا سنبل بگڑ کر بولی۔ کیا تم یہی سب کرنے میرے گھر آئی تھیں۔ تم ہوتی کون ہو تھانے لے جانے والی۔ میرا مرد ہے جو چاہے میرے ساتھ کرے۔ ”چلی جاؤ میرے گھر سے۔ تم یہ جذبات نہیں سمجھو گی! پیار کیا ہوتا تو جانتیں۔ تم تو صرف مرد مار عورت ہو، سخت اور کرخت۔“

کیرتی کو اپنی پیاری سہیلی سے قطعی ایسی امید نہیں تھی۔ واہ ری...... مرد ذات، واہ ری محبت اور واہ رے سماج...... خوب جکڑا...... خوب فریبوں کا جال پھیلایا۔ آزادی سلب کرنا کوئی تم سے سیکھے۔ خوب کھل کر کھیلتے ہو عورت کے جذبات سے۔ اس کی خود سپردگی سے...... واہ واہ“ کیرتی کا عضو عضو اس ناانصافی کے خلاف چیخ رہا تھا۔ اس ظلم کے خلاف سخت احتجاج کا اختیار ہوتے ہوئے بھی اُس کی پکڑ حیدر پر ڈھیلی پڑ گئی۔ غصہ میں پیر پٹختی ہوئی تیزی سے چلی گئی کہ بھاڑ میں جا، تو اور تیرا مجازی خدا۔ لیکن کسی دن تیری غیر موجودگی میں میرے ہاتھ لگ گیا تو قسم دُرگا ماں کی چھوڑوں گی نہیں۔“

کار کا دروازہ کھول کر وہ تیزی اور جھٹکے کے ساتھ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ بیٹھ کیا گئی بلکہ دھم ہوگئی۔ اس نے خود سے جھنجھلا کر سوال کیا۔ اُسے آخر کیا ہو گیا تھا؟ کیوں وہ اُس کی باتوں میں آ گئی تھی؟ کیوں وہ پگھلنے لگی تھی؟ موم کی طرح نرم ملائم کیوں آخر کیوں؟ اُس کے ہاتھ اسٹیئرنگ پر کستے چلے گئے۔ دانت بھینچتے چلے گئے۔ شکل بگڑتی چلی گئی۔ کیرتی نے آسمان کی جانب دیکھنا چاہا۔ دروازہ پھر کھولا، گردن باہر نکالی اور زور سے چیخی ”کہاں ہو تم؟ کب جاگو گے۔ ہو بھی کہ نہیں؟“

لیکن آسمان میں ایسا کوئی نہیں تھا جو اس کی اس پکار کو سنتا۔ وہاں تو زور کی کالی گھٹا تھی۔ کڑکتی بجلی اور گرجتے بادل تھے۔ آندھی طوفان کے ساتھ پانی برسنے والا تھا۔ کیرتی سوچنے لگی۔ ”آ جائے یہ طوفان، بہا لے جائے اس زمین کو، آ جائے پرلے...... آ جائے قیامت...... ہو جائے سب تہس نہس...... اس کے باطن کی طرح...... کار کا دروازہ بند کر کے اُس نے چابی گھمائی اور اسٹارٹ کر کے فرسٹ گیئر میں ہی اسپیڈ سے ایسے چھوڑا کہ گاڑی زبردست جھٹکے کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ اُس نے سیدھے فرسٹ گیئر سے تھرڈ اور پھر فورتھ میں ڈال کر گاڑی کی رفتار اور دل کی دھڑکن کی رفتار کو ایک کر لیا۔ دماغ کی نسیں پھٹ رہی تھیں۔ داخلیت ریزہ ریزہ ہو رہی تھی۔ وجود کے لاتعداد ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اُس کا رواں رواں اس ناانصافی کے خلاف احتجاج کرنے پر آمادہ تھا۔ اب اُسے محسوس ہونے لگا کہ وہ کمینہ اُس کی سہیلی کو نہیں بلکہ خود اس کے وجود کو پیٹ رہا ہے۔ مرد مار عورت آج خود پٹ رہی ہے وہ بھی ایک ہارے تھکے اور کمزور انسان سے شراب کے نشے میں منہ سے تعفن کے ساتھ بھدی گالیاں اور اپنی جواں مردی کا ثبوت دیتے ہوئے...... لاتیں، گھونسے، تھپڑ، اُٹھا پٹخ کیرتی کو اچانک اب دوسرا احساس ہونے لگا۔ اُسے لگا وہاں اس کی سہیلی سنبل اور اس کا وہ شوہر نہیں جس کی پول آج اس کے سامنے کھل گئی تھی اور جس کی تعریف میں اس کی پیاری سہیلی آئے دن اُسے قصیدے پر قصیدے سنایا کرتی تھی۔ بلکہ اس کا اپنا باپ اُس کی ماں کو پیٹ رہا ہے......!

ماں پٹتی جا رہی ہے، بلک رہی ہے، ہر چوٹ پر تلملا کر منتیں کر رہی ہے...... مگر وہ ایک نہیں سن رہا...... چٹیا پکڑتا ہے اور گالی دے کر دیوار سے ماں کو ٹکرا دیتا ہے۔ اس پر وحشت سوار ہے نہ جذبۂ محبت نہ جذبۂ خوف...... کس کا خوف...... خدا تو اُن کے درمیان ہے ہی نہیں...... نہ وہ اُس کو یاد کرتے ہیں نہ وہ ان کی پرواہ کرتا ہے...... رشتہ دار بھی نہیں تھے...... اُس شہر میں کوئی اپنا نہیں تھا...... صرف محنت مزدوری تھی۔ ماں کرتی تھی اور باپ پیتا رہتا تھا...... نہ دینے پر ماں کو مارتا...... کبھی پیار بھی کرتا تو کولھے پر زور کی چٹکی لے کر گال پر کاٹ کھاتا...... ماں، پھر تلملا اُٹھتی۔ بس وہ تلملاتی ہی رہتی...... اس کی جوانی سسکتی رہتی پھر کبھی وہ بھی پی لیا کرتی...... اور ان سب لعنتوں کے بیچ اُس کا ننھا وجود ایک کونے میں دبکا بیٹھا رہتا...... ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی اور ڈرا سہما اس کا ننھا وجود...... مگر یہ وجود سب کچھ دیکھتا اور اندر ہی اندر سلگتا رہتا...... غبار پنپتا رہتا۔ لاوا پکتا رہتا۔ کم و بیش روز کا یہی وطیرہ تھا...... یہی سماں یہی منظر...... اب دھیرے دھیرے وجود بڑھنے لگا ہے...... خوف و ہراس پیچھے چھوٹتے جا رہے ہیں...... سلگنا دہکنے میں تبدیل ہو رہا ہے۔ غبار اور لاوا...... اُس کے بڑھتے ہوئے وجود سے لتھڑے ہوئے ہیں۔ ماں روتی جاتی ہے اور اُسے سمجھاتی جاتی ہے۔ چھپ چھپ کر محنت مزدوری کے بچے کھچے پیسوں سے بمشکل اُسے پڑھوا رہی ہے...... آگے بڑھنے کی ہدایت دیتی، ظلم و تشدد کا بہادری سے سامنا کرنے کی تلقین دیتی...... غبار اور لاوا...... آتش فشاں کے دہانے سے نکل کر آڑھے ٹیڑھے راستوں سے اپنی منزل کی سمت گامزن ہے...... جہاں وہ سب کو...... نہیں ظلم و تشدد اور استحصال کرنے والوں کو...... نفرت و حقارت پھیلانے والوں کو...... ننھے معصوم وجودوں کو لاوے میں لتھیڑنے والوں کو...... جلا کر راکھ کر دے گا۔ ان کا نام و نشان مٹا دے گا۔ یہ میرا عزم ہے عزم......!

اور اسی عزم کو ساتھ لے کر چلنے والا یہ لاوا ایسا گرم ہوا کہ نئے سانچوں میں ڈھلتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ کئی اُتار چڑھاؤ آئے اور جیسے تیسے آئی پی ایس کی شکل میں ڈھل گیا۔ اس درمیان باپ کو شراب پی گئی تھی اور ماں نے کھانستے کھانستے ایک سلائی مشین لے لی تھی اور لال لال بلغم اُگلتے اُگلتے آخری ٹانکے پر یہ کہتے ہوئے دم توڑ دیا تھا کہ ”بیٹی! تجھے ایک دن بڑا افسر بننا ہے۔ سماج کے ان جواں مردوں سے کمزوروں، بے بسوں اور لاچاروں کو نجات دلاتا ہے۔ ایک بہادر عورت بن کر ناانصافی کے خلاف لڑنا ہے۔ اگر ہو سکے تو میرا یہ خواب پورا کرنا۔“

ماں کی خواہش اور اس کا غبار...... دونوں نے مل کر اُسے فولادی قوت بنا دیا تھا۔ آفیسر بننے کے بعد اتفاق سے پہلی تقرری شہر کی ایسی بستی میں ہوئی جہاں جرائم پیشہ لوگوں کی افراط تھی۔ شراب خوری، ڈرگس، جوا اور عیاشی کا بول بالا تھا۔ کیرتی کو تو موقع کا انتظار تھا۔ جیسے ہی تھانے میں کوئی جواں مردی کا کام کرنے والا آتا، تابڑتوڑ اس کا غصہ اُس پر برپا ہو جاتا...... وہی باپ...... وہی ماں...... وہی لاتیں، گھونسے...... وہی تلملاہٹیں، منتیں...... اور وہی وجود...... مگر...... سہما سا نہیں بلکہ غراتا ہوا، دھاڑتا ہوا...... نفرت و حقارت کے جذبے سے پُر...... جب تک وہ پٹتے پٹتے نڈھال نہ ہو جاتا، کیرتی کا غصہ کم نہیں ہوتا۔ ہر جواں مردی کا کام کرنے والے کی یہی حالت ہوتی۔ بس شرط تھی تو یہ کہ آفیسر کیرتی بھارگو کے ہاتھ لگ جائے۔ پھر اس کی شامت آ جاتی۔ بے خوف و خطر وہ غنڈوں کے اڈّے پر پہنچ جاتی۔ کراٹے اور نفرت کے ایسے جوہر دکھاتی کہ سب دُم دباتے نظر آتے۔ اب نہ کوئی سرِ عام تاش کھیلتے نظر آتا نہ شراب خوری کرتا...... نہ کسی لڑکی کو چھیڑ سکتا تھا نہ نظر اٹھا کر دیکھ سکتا تھا۔ ایک بار ایک اُچکّے نے ایک لڑکی کو گندہ فقرہ کس دیا...... یہ گاڑی میں پاس سے گزر رہی تھی، کھلی جیپ تھی، بس فوراً اُتری اور پاس کے نائی کو بلوا کر اُس کی ایک مونچھ منڈوا دی۔ دُھنائی کی وہ الگ...... بچے خوش، عورتیں خوش مگر مرد اندر ہی اندر اُبلتے سلگتے۔ کوئی ہیر وکٹ مجرم تھانے آ جاتا تو فوراً اُس کے بال کتروا دیتی۔ کوئی ہنس نہیں سکتا تھا، کوئی رو نہیں سکتا تھا۔ بس دم بخود، خاموش اور سٹّی پٹّی گم کیے مجرم تو کیا تھانے کے اسٹاف کی بھی یہی حالت تھی۔

کیرتی کا سخت پتھریلا چہرہ، رعب دار آنکھیں اور پیشانی، چست درست بدن پر وردی اپنا خوب اثر دکھاتی تھی۔ اس کی غیر موجودگی میں باتیں بنتیں...... ”بڑی کھوسٹ اور بد دماغ آفیسر آئی ہے، بابو۔ ایک پل جھپکی مارنے نہیں دیتی۔ سالا سب کو نچا کر رکھ دیا ہے۔“ ہیڈ کانسٹبل نے اپنی ہتھیلی میں تمباکو چونے کو باہم رگڑتے ہوئے اس پر دوسرے ہاتھ کی چاروں انگلیوں کو جوڑ کر تھپّی ماری اور پھر پہلے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں اُسے رولتے ہوئے ساری کڑواہٹ اور کسیلے پن کو نچلے ہونٹ میں دبا کر اپنے ساتھی سے کہا۔

” دھیرے بول۔ وہ نہیں ہے تو کیا، اس کے کسی پٹھو نے سن لیا تو شامت آ جائے گی۔

” کیسا ہتھوڑے جیسا ہاتھ پڑتا ہے۔“ سپاہی نے جھرجھری لیتے ہوئے سرگوشی کی۔

” ہاں یار! میں تو دنگ رہ گیا۔ اس دن اُس سالے غنڈے کو کیسا ٹھوکا۔ سیدھا کراٹے والا کرارہ ہاتھ جڑ دیتی ہے۔ یہ عورت ذات نے بھیا خوب پر نکالے ہیں۔“ ہیڈ کانسٹبل نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔

” ستو ہے۔ پر لگتی چوکھی ہے۔ گوری گوری، بھری بھری۔ اور چلتی ہے تو پیچھے سے کیا دِکھتے ہیں......!“ سپاہی نے شرارت سے آنکھ مارتے ہوئے کانسٹبل سے کہا تو اس نے جو مزہ لیتے ہوئے اُسے چھیڑا۔

” بڑا آیا تعریف کرنے والا۔ ہمت ہے تو سامنے کہہ۔ تب مانوں تجھے مرد کا بچہ ورنہ زنخا۔“

” نہ بابا! اَپن تو زنخے ہی بھلے۔ ابھی مجھے اس دنیا میں اور جینا ہے۔ اتنی جلدی اوپر جانے کو دل نہیں کرتا۔“ یہ کہہ کر دونوں نے زور دار قہقہہ لگایا اور اپنی اپنی ڈیوٹی کرنے لگے کہ نہ جانے کب بلا نازل ہو جائے اور شامت آ جائے۔ کیونکہ کیرتی ہر کبھی تھانے کا دورہ کرنے آ جاتی تھی۔

اچانک پہیوں نے زور دار چیخ ماری اور زبردست جھٹکے کے ساتھ کیرتی نے گاڑی کو روکا۔ آگے سڑک پر ایک جواں مرد شراب کے نشے میں لہراتا گاتا چلا جا رہا تھا...... ”تھوڑی سی جو پی لی ہے چوری...... میں پلاؤں تجھے تھوڑی سی......“ یہ کہتے ہوئے کیرتی نے گاڑی کو آگے بڑھایا اور دھیرے سے ہی سہی اُسے ٹکر مار دی۔ وہ اوندھے منہ گر پڑا۔ کیرتی کا دل خوش ہو گیا۔ گویا ایک سکون ملا۔ اس نے گاڑی پیچھے کی اور اس سے بچا کر آگے بڑھا دی۔

رات گہرا گئی تھی۔ طوفان تھم چکا تھا۔ شہر کی رونق اپنے عروج پر تھی۔ سڑکوں پر کلبوں میں، آڑھے ٹیڑھے راستوں پر عیش و عشرت اور عیاشی کے کھیل شروع ہو گئے تھے۔ وہیں دوسری طرف بستیوں میں جھونپڑیوں میں کھولیوں میں بہت سے باپ...... بہت سے جواں مرد...... دھاڑ رہے تھے۔ اپنی جواں مردی کا ثبوت دے رہے تھے بہت سی مائیں بلک رہی تھیں...... بہت سی سنبلیں ناٹک کر رہی تھیں...... ” شاید فراریت یہی ہے۔ شاید سنبل اسی لیے اتنا ہنستی مسکراتی رہتی تھی۔ ہر وقت چہکنے اور خوش رہنے کی کوشش کرتی رہتی تھی۔ ہاں وہ ڈھونگ کرتی تھی کہ اس کی خانگی زندگی اطمینان بخش ہے۔ اس کا شوہر اسے دل و جان سے چاہتا ہے...... اُف! پڑھ لکھ کر بھی عورت بے وقوف کی بے وقوف ہی رہی۔

یہ کون سا جذبہ ہوتا ہے جو اس سے ایک لمحے کے لیے اُس کا شعور و ادراک چھین لیتا ہے۔ فہم پر تالے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ ہنستے ہنستے اپنے آپ کو دوسرے کے حوالے کر دیتی ہے۔ یہ کیسا نشہ ہے، کیسا جنون ہے کہ دل، دماغ پر غالب آ جاتا ہے۔“ کیرتی انسانی نفسیات کے گہرے غاروں میں جتنی اُتر رہی تھی، اُتنی ہی اُلجھتی جا رہی تھی۔

” مجھے وہ مرد مار کہتی ہے۔ میں مرد مار بھلی۔ اچھا ہوا جو میں گرنے سے پہلے سنبھل گئی۔ یہ جذبے، یہ رشتے سب بیکار اور فضول۔“ سنبل نے کہا تھا۔ قیامت کے دن حساب کتاب کے وقت کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ پھر کیا فائدہ اصلی زندگی تو کہتے ہیں، اس کے بعد ہی شروع ہوگی۔ پھر دنیا میں ہم کیوں رشتوں کی دُہائی دے کر فریبوں میں جکڑ جانے کو بیتاب رہتے ہیں۔ اچھا ہوا جو میں نے کسی سے محبت و جبت نہیں کی۔ میں مرد مار ہی بھلی۔“

کیرتی کو یاد آیا سنبل نے کئی بار اس سے کہا تھا کہ ”وہ مجھ پر جان دیتے ہیں۔“ کیرتی کو یقین بھی ہونے لگا تھا اور اکثر سنبل کے جسم کے کسی نیل پر اس کی نظر پڑ جاتی اور وہ پوچھ بیٹھتی کہ یہ کیا ہے؟ تو سنبل مسکرا کر آنکھوں میں سرور لانے کا ناٹک کرتے ہوئے کہتی ”یہ رات کو انھوں نے ڈال دیے۔“ اور سنبل کا یہ ناٹک اسے حقیقت لگنے لگتا۔ رومان کے یہ نشانات دیکھ کر کیرتی کے جوان جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا ہو جاتی۔ کلیاں چٹکنے لگتیں جسے وہ بڑی خوبصورتی سے چھپا لیا کرتی۔ جب سے اس کی دوستی ڈاکٹر سنبل نگار سے ہوئی تھی، اس کے باطن کی سختی میں نمی پیدا ہو گئی تھی۔ نہ جانے کیوں وہ اُس کی ازدواجی زندگی کی لذتوں، جس کا بیان سنبل بڑے چہک چہک کر کرتی، دلچسپی لینے لگی تھی۔ زندگی کو دیکھنے کا نظریہ اس کا بدلنے لگا تھا۔ لاوا اب ٹھنڈا ہونے لگا تھا اور موم کی طرح نرم ملائم سانچوں میں ڈھل کر محفل کی ضیاء بننے کی خواہش کرنے لگا تھا...... اب کبھی کبھی وہ بھی مسکرایا کرتی تھی مگر اکیلے میں...... نہ جانے کیوں مسکراتی تھی۔ کوئی بھی تو نہیں تھا اس کی زندگی میں اور جب بھی وہ اس پہلو پر غور کرتی تو فوراً اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی اور وہاں پر پھر سختی اپنا ڈیرہ جمانے لگتی۔

واقعی میں زندگی اتنی پر کشش نہیں ہے، جتنا انسان ایک پل میں اُس کے لیے سوچ لیتا ہے اور پھر حقیقت کو تو آج کیرتی نے رُوبرو دیکھا تھا۔ سنبل جھوٹ بولتی تھی۔ وہ جس سکون اور سلوک کی متلاشی تھی، وہ جھوٹ بول کر حاصل کر لیا کرتی تھی...... بے چاری سنبل...... نہیں...... بیوقوف سنبل۔ اب پتہ چلا وہ نیل کس طرح اُس کے جسم پر پڑتے تھے۔ سارا ماجرا اب میری سمجھ میں آ گیا ہے۔“ کیرتی بڑبڑاتی جا رہی تھی اور کار تیزی سے دوریوں کو پیچھے چھوڑتی سڑک کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک ایک چوراہے پر آ کر کیرتی نے گھر کی جانب جانے والے موڑ پر گاڑی کا رخ کیا مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے تھانے جانے والے راستہ پر گاڑی ڈال دی۔ ذہن میں وہی منظر بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ مجازی خدا...... پتی پرمیشور...... لاتیں، گھونسے...... ننھا وجود...... دھاڑتا باپ، بلکتی ماں...... مرد مار عورت...... لاوا، غبار اور آتش فشاں کا دہانہ......!

تھانہ آ گیا۔ اسٹاف مستعد ہو گیا۔ ٹھک ٹھک کرتی ہوئی کیرتی گاڑی سے اُتر کر شام کو پکڑے گئے منا بھائی کی ریک میں گئی۔ مجرم سامنے تھا اور کیرتی کا غصہ تھا کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ کبھی وہ مجرم سنبل کا مجازی خدا بن جاتا کبھی اس کا باپ...... کبھی ننھا وجود بن جاتا تو کبھی بلکتی ماں...... اور پھر جب سنبل بن کر سامنے آتا، کیرتی کے کراٹے دار ہاتھوں کی چوٹ تیز ہو جاتی۔ ڈیوٹی پر تعینات سپاہی سوچ رہے تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے۔ میڈم کا پارہ آج کچھ زیادہ ہی چڑھا ہوا ہے۔ تیور صحیح نہیں ہے...... ”اور بے چارہ...... منا بھائی...... وہ تو ہکا بکا یہی سوچ رہا تھا اور کہہ بھی رہا تھا کہ ”میڈم آج اپن نے اپنا جرم قبول کر لیا تو پھر نا گہانی یہ سزا اپن کو کیوں مل رہی ہے۔“

آخر مار کھاتے کھاتے وہ نڈھال ہو گیا۔

☆☆

غزل

• نوشی گیلانی
آسٹریلیا

اب کس سے کہیں اور کون سنے جو حال تمہارے بعد ہوا
اس دل کی جھیل سی آنکھوں میں اک خواب بہت برباد ہوا

یہ ہجر ہوا بھی دشمن ہے اس نام کے سارے رنگوں کی
وہ نام جو میرے ہونٹوں پر خوشبو کی طرح آباد ہوا

اس شہر میں کتنے چہرے تھے کچھ یاد نہیں سب بھول گئے
اک شخص کتابوں جیسا تھا وہ شخص زبانی یاد ہوا

وہ اپنے گاؤں کی گلیاں تھیں دل جن میں ناچتا گاتا تھا
اب اس سے فرق نہیں پڑتا ناشاد ہوا یا شاد ہوا

بے نام ستائش رہتی تھی ان گہری سانولی آنکھوں میں
ایسا تو کبھی سوچا بھی نہ تھا دل اب جتنا بیداد ہوا

☆☆☆

غزل

• کومل جوئیہ
خانیوال، پاکستان

میں جس ارادے سے جا رہی ہوں اسی ارادے سے لڑ پڑوں گی
مرے سپاہی کو کچھ ہوا تو میں شاہزادے سے لڑ پڑوں گی

یہ کھیل شاہوں کے مرتبے کا ہدف بنیں گے ہمارے مہرے
میں بے بسی میں شکست کھائے ہوئے پیادے سے لڑ پڑوں گی

میں اپنی بستی کی کچی گلیوں سے عشق کرتی ہوں یاد رکھنا
اگر جو اچھا برا کہے گا امیر زادے سے لڑ پڑوں گی

اسیر نقش و نگار مجھ سے نہیں سنبھلتا یہ چاک ہستی
میں تھک گئی تو بکھرتی مٹی سے اور برادے سے لڑ پڑوں گی

یہ صبر کب تک نبھائے جاؤں میں خود سے نظریں چرائے جاؤں
جو شام ہجراں نے جان کھائی ہر ایک وعدے سے لڑ پڑوں گی

☆☆☆

آئی آئی ٹی ممبئی: سات ماہ میں تین اموات پر ہنگامہ

حالیہ واقعہ پر طلبا سراپا احتجاج، ''میرے بیٹے کو اذیت دے کر مارا گیا'' متوفی کی والدہ کا الزام

ممبئی: پونے کے آئی آئی ٹی ممبئی میں گزشتہ سات ماہ کے دوران تین طلبہ کی موت کے واقعات نے طلبہ میں شدید تشویش پیدا کردی ہے۔ حالیہ واقعے میں دوسرے سال کے طالب علم R وکاڑے کو امتحان کے دوران سوالنامے کی تصویر لے کر چیٹ جی پی ٹی کے ذریعے جواب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑے جانے کی اطلاع ہے۔ ادارے کے مطابق اس کے خلاف کوئی باقاعدہ کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی اور اساتذہ نے اسے سمجھایا تھا کہ اس واقعے سے اس کے مستقبل پر برا اثر نہیں پڑے گا۔ بعدازاں اس کی لاش ہاسٹل کے کمرے سے ملی۔ طلبہ کا الزام ہے کہ ساحلکو ایک سال کی معطلی اور ہاسٹل خالی کرنے کی دھمکی دی گئی تھی، جس کے باعث وہ ذہنی دباؤ میں آگیا۔ واقعے کے بعد 400 سے زائد طلبہ نے کیمپس میں احتجاج کرتے ہوئے انتظامیہ سے جواب طلب کیا اور بار بار ہونے والی اموات کی وجوہات کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ طالب علم ساحلوکاڑے کی موت کے بعد ادارے میں شدید احتجاج اور غم وغصے کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ساحلکی والدہ نے اپنے بیٹے کی موت کو معمول کی خودکشی ماننے سے انکار کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ ''میرے بیٹے کو مارا گیا اور اسے اذیت دی گئی، مجھے انصاف چاہیے۔'' اہل خانہ نے الزام لگایا ہے کہ ساحلکو ذات پات کی تفریق اور ادارہ ذات پات کے دباؤ کا سامنا تھا اور اگر اس کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جاتا تو وہ انتہائی قدم نہ اٹھاتا۔ یہ واقعہ جمعہ کو پیش آیا۔ ساحلامتحان کے دوران موبائل فون استعمال کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ آئی آئی ٹی ممبئی کے مطابق اس نے سوالنامے کی تصویر مصنوعی ذہانت کے ایک پلیٹ فارم پر ڈال کر جوابات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ ادارے کا کہنا ہے کہ ساحلکے خلاف کوئی تادیبی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی۔ شعبہ کے سربراہ اور استاد نے اس سے بات کی، اسے سمجھایا اور یقین دلایا کہ اس واقعے سے اس کے تعلیمی مستقبل پر برا اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے بعد ساحلہاسٹل کے کمرے میں واپس چلا گیا، جہاں بعد میں اسے مردہ پایا گیا۔ دوسری جانب طلبہ کا دعویٰ ہے کہ ساحلکو امتحان میں موبائل فون کے معاملے پر ایک سال کے لیے معطل کیے جانے اور ہاسٹل خالی کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ طلبہ نے الزام لگایا کہ اس طرح کے دباؤ نے ساحلکو شدید ذہنی پریشانی میں مبتلا کیا۔ تاہم ادارے نے واضح کیا ہے کہ اس کے خلاف باقاعدہ تادیبی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی۔ ان متضاد دعوؤں کے درمیان پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ ساحلکے والد روبندر وکاڑے بینک میں ملازم ہیں، انہوں نے بھی سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی لاش لے کر آئی آئی ٹی ممبئی کیمپس پہنچیں گے اور ذمہ دار افراد کی گرفتاری تک وہاں سے نہیں جائیں گے۔ پوئی پولیس نے ہفتہ کو ساحل کی موت کے سلسلے میں خودکشی پر اکسانے کے الزام میں متعدد افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور پولیس طلبہ، اساتذہ اور دیگر متعلقہ افراد کے بیانات ریکارڈ کر رہی ہے۔

باندرہ میں فلسطین حامی کے گھر پر پولیس چھاپے

وارنٹ کے بغیر تلاشی اور کارروائی کا الزام، کارکنوں کو گھنٹوں تک گھر سے باہر نکلنے نہیں دیا گیا، تحقیقات قانون کے مطابق جاری ہیں: سینئر انسپکٹر

ممبئی: فلسطین کے حق میں سرگرم کارکنوں نے الزام عائد کیا ہے کہ باندرہ پولیس نے ایک رہائش گاہ پر بغیر مناسب وارنٹ کے تلاشی کی کارروائی کی اور وہاں موجود افراد کو کئی گھنٹوں تک گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی۔ ذرائع کے مطابق یہ معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ممبئی میں فلسطین سے اظہارِ یکجہتی کرنے والی سرگرمیوں پر پولیس کی نگرانی بڑھ گئی ہے۔ کارکنوں کا دعویٰ ہے کہ پولیس اہلکار رہائش گاہ میں داخل ہوئے اور تلاشی لی، تاہم کارروائی کے لیے پیش کیے گئے قانونی اختیار اور وارنٹ سے متعلق سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ تلاشی کے دوران رہائش گاہ میں موجود دیگر افراد کو کئی گھنٹوں تک باہر جانے سے روکے رکھا گیا، جسے وہ غیر ضروری پابندی قرار دے رہے ہیں۔ دوسری جانب ایک سینئر پولیس افسر نے غیر قانونی حراست کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی شخص کو قانون کے خلاف حراست میں نہیں لیا گیا اور پولیس کی جانب سے کی جانے والی پوچھ تاچھ اور تحقیقات مقررہ قانونی طریقہ کار کے مطابق ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق کارروائی کا تعلق ممبئی میں فلسطین کے حق میں جاری سرگرمیوں اور ان سے متعلق معلومات کی جانچ سے ہے۔ گزشتہ عرصے کے دوران ممبئی کے مختلف علاقوں میں فلسطین سے اظہارِ یکجہتی کے لیے اجتماعات، مہمات اور دیگر سرگرمیاں سامنے آئی ہیں۔ آزاد میدان جیسے مقررہ مقامات پر منعقد ہونے والے احتجاجی پروگراموں کے لیے منتظمین کی جانب سے ضروری اجازت حاصل کیے جانے کی اطلاعات ہیں، تاہم پولیس کی جانب سے چھوٹے اجتماعات اور مقامی سطح پر چلائی جانے والی مہمات کے بارے میں بھی پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ باندرہ کی کارروائی کے حوالے سے کارکنوں نے پولیس کے طریقۂ کار پر اعتراض کرتے ہوئے تلاشی کے قانونی جواز اور افراد کو کئی گھنٹوں تک باہر جانے سے روکنے کے معاملے پر وضاحت طلب کی ہے، جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ کارروائی کسی غیر قانونی حراست کے طور پر نہیں کی گئی بلکہ معاملے کی قانونی تفتیش جاری ہے۔ فی الحال پولیس کی جانب سے یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ رہائش گاہ کی تلاشی کس مخصوص معاملے یا سرگرمی کے سلسلے میں لی گئی اور تلاشی کے دوران کیا چیزیں برآمد یا ضبط کی گئیں۔ اسی طرح کارکنوں کے جانب سے وارنٹ نہ ہونے کے دعوے پر بھی پولیس کی جانب سے تفصیلی وضاحت سامنے آنا باقی ہے۔ معاملے میں پولیس کارروائی کے قانونی پہلو، تلاشی کی اجازت اور وہاں موجود افراد کو باہر جانے سے روکنے کے دعوے کی مزید جانچ متوقع ہے۔

ممبئی لوکل مسافروں کو راحت اتوار کو دن میں میگا بلاک نہیں

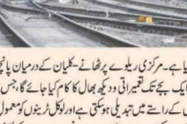

ممبئی: گنیش اتسو کے دوران اتوار 20 ستمبر کو گنیش درشن کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں کے سفر کو دیکھتے ہوئے مرکزی اور مغربی ریلوے نے دن کے اوقات میں معمول کا میگا بلاک نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی ریلوے پر تھانے-کلیان کے درمیان پانچویں اور چھٹی لائن پر صبح 9 بجے سے دوپہر ایک بجے تک تعمیراتی ودیکھ بھال کا کام کیا جائے گا، جس کے باعث بعض میل اور ایکسپریس ٹرینوں کے راستے میں تبدیلی ہوسکتی ہے اور لوکل ٹرینوں کو معمول سے 10 سے 15 منٹ کی تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وسائی روڈ-دیوہ میمو کی بعض خدمات کے اوقات میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ دوسری جانب مغربی ریلوے پر اتوار کے دن کوئی بلاک نہیں ہوگا اور دن بھر مضافاتی لوکل خدمات معمول کے مطابق چلیں گی۔ تاہم 19 اور 20 ستمبر کی درمیانی شب سانتا کروز سے ماہم کے درمیان جمبو بلاک لیا جائے گا۔ اپ فاسٹ لائن پر رات 12 بجے سے صبح 4 بجے تک اور ڈاؤن فاسٹ لائن پر رات 12.30 بجے سے صبح 4.30 بجے تک کام ہوگا، جس کے دوران اندھیری سے چرچ گیٹ کے درمیان فاسٹ لوکل ٹرینیں ست لائن سے چلائی جائیں گی۔

فرضی بل سے 40.58 لاکھ روپے کا غبن

حقیقی دکانداروں کے نام پر جعلی بل اور دستخط، ملزمان فرار

نئی ممبئی: نئی ممبئی کی ایک معروف تعمیراتی کمپنی میں مبینہ مالی دھوکہ دہی کا معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں اکاؤنٹنٹ بال کرشن دھڈامبے نے حقیقی دکانداروں کے نام پر جعلی بل تیار کرکے، دستخطوں میں جعل سازی اور کمپنی کے چیک کا مبینہ غلط استعمال کرتے ہوئے 40.58 لاکھ روپے چار ساتھیوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کردیے۔ کھانڈیشور پولیس نے اکاؤنٹنٹ اور اس کے چار ساتھیوں کے خلاف دھوکہ دہی اور خرد برد کا مقدمہ درج کیا ہے، جبکہ پانچوں ملزمان فرار ہیں۔ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب ایک دکاندار نے کمپنی کے مارکیٹنگ منیجر سے رابطہ کرکے بتایا کہ اس کے نام پر محصول کی کٹوتی جمع کرائی گئی ہے، حالانکہ اس کی کمپنی نے تعمیراتی ادارے کے لیے کوئی کام نہیں کیا تھا۔ کمپنی کے حسابات کی جانچ میں انکشاف ہوا کہ متعلقہ بل مالک کی منظوری کے بغیر تیار کیے گئے تھے اور ان پر جعلی مہریں بھی لگی تھیں۔ بعدازاں بینک کھاتوں اور حساباتی ریکارڈ کی جانچ سے معلوم ہوا کہ رقم حقیقی دکانداروں کے بجائے ملزم اکاؤنٹنٹ کے چار ساتھیوں، رشی کیش ہنومنت آر، ابھیشیک پاپٹ چوہان، انکیت ولاس کدم اور انکیت نانا سا پٹولے کے کھاتوں میں منتقل کی گئی۔ پولیس کے مطابق فروری سے دسمبر 2025 کے درمیان 34 لین دین کے ذریعے مبینہ طور پر 40.58 لاکھ روپے منتقل کیے گئے۔ ملزم نے مبینہ طور پر کمپنی کے حساباتی ریکارڈ میں بھی جعلی اندراجات کرکے لین دین کو جائز ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کمپنی نے اب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ذریعے مکمل مالی جانچ شروع کرادی ہے اور پولیس کے مطابق حتمی جانچ کے بعد خرد برد کی رقم میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔

کیا بیٹی جانے کا غم 500 کروڑ میں خریدا جاسکتا ہے؟

دیشا سالیان معاملہ: 500 کروڑ کے دعوے پر نسیم صدیقی کا سوال یہ ادتیہ ٹھاکرے اور شیوسینا کو بدنام کرنے کی سازش ہے

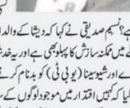

ممبئی: دیشا سالیان معاملے پر این سی پی (شرد چندر پوار) کے قومی ترجمان نسیم صدیقی نے دیشا سالیان کے والد ستیش سالیان کی جانب سے 500 کروڑ روپے کے ہتکِ عزت دعوے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ کیا کسی بیٹی کے انتقال کا غم 500 کروڑ روپے میں خریدا جا سکتا ہے؟ نسیم صدیقی نے کہا کہ دیشا کے والد اور خاندان انصاف کی کوشش کر رہے تھے، تاہم اس معاملے میں ممکنہ سازش کا پہلو بھی ہے اور یہ خدشات بھی ظاہر کیے جاتے رہے ہیں کہ معاملے کو آدتیہ ٹھاکرے اور شیوسینا (یو بی ٹی) کو بدنام کرنے کے لیے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید سوال کیا کہ کہیں اقتدار میں موجود لوگوں کے ساتھ مل کر اور عدالتوں کا سہارا لے کر بیٹی کے انتقال کے بعد 500 کروڑ روپے حاصل کرنے کی کوئی منصوبہ بندی تو نہیں کی گئی؟ صدیقی نے کہا کہ وہ خود دو بیٹیوں کے والد ہیں اور بیٹی سے جدائی کا غم سمجھ سکتے ہیں، لیکن بیٹی کے نام پر معاوضے کا مطالبہ انہیں مناسب نہیں لگتا۔ ان کے ان بیانات پر سیاسی حلقوں میں نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ نسیم صدیقی نے اس موقع پر مرکز کی حکومت کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور یو پی آئی پر تجارتی لین دین فیس عائد کیے جانے کے معاملے پر الزام لگایا کہ حکومت پہلے لوگوں کو مفت ادائیگی کے لیے یو پی آئی استعمال کرنے کی ترغیب دیتی ہے اور بعد میں اس پر چارج عائد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

میٹرو کا بیریکیڈ گرنے سے پلمبر ہلاک

ممبئی: وکھرولی کے ایل بی ایس روڈ پر میٹرو تعمیراتی کام کے دوران لوہے کا بیریکیڈ چلتی موٹر سائیکل پر گرنے سے 54 سالہ پلمبر واصی حیدر ہلاک ہوگئے۔ حادثہ 18 ستمبر کو روزی عمارت کے قریب پیش آیا، جب حیدر کام کے سلسلے میں ملنڈ جا رہے تھے۔ بیریکیڈ گرنے سے وہ شدید زخمی ہوئے اور انہیں راجاواڑی اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ حیدر کے بیٹے کی شکایت پر پارک سائٹ پولیس نے میٹرو تعمیراتی کام سے وابستہ متعلقہ کمپنی، منصوبہ ڈائریکٹر، مینیجر اور سائٹ نگران کے خلاف مبینہ غفلت اور حفاظتی انتظامات میں کوتاہی کا مقدمہ درج کیا ہے۔ مہاراشٹر میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے بھی واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ حکام کے مطابق ابتدائی طور پر یہ امکان دیکھا جا رہا ہے کہ موٹر سائیکل بیریکیڈ سے ٹکرائی، جس کے بعد وہ گر گیا، تاہم حادثے کی اصل وجہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد واضح ہوگی۔

جنوبی ممبئی میں پارکنگ مافیا پر پولیس کا شکنجہ، 40 افراد گرفتار

20 مقدمات درج؛ جعلی شناختی کارڈ دکھا کر گاڑی مالکان سے وصولی، غیر قانونی قبضے کا بھی انکشاف

ممبئی: جنوبی ممبئی میں غیر مجاز پارکنگ چلانے والے گروہوں کے خلاف پولیس نے کارروائی تیز کردی ہے اور گزشتہ چھ ماہ کے دوران چھ پولیس تھانوں میں کم از کم 20 مقدمات درج کرتے ہوئے تقریباً 40 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق کرافورڈ مارکیٹ، کلبا دیوی، فورٹ، کالا گھوڑا، کولابا، نریمن پوائنٹ اور ودھان بھون کے اطراف غیر قانونی پارکنگ کا کاروبار چلائے جانے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ فورٹ میں ایک وکیل نے شکایت کی کہ دو افراد خود کو بی ایم سی کے ٹھیکیدار کا ملازم ظاہر کرکے یا ایک غیر سرکاری تنظیم کی ٹی شرٹ پہن کر کالا گھوڑا علاقے میں پارکنگ وصولی کا دعویٰ کر رہے تھے اور گاڑی کھڑی کرنے کے عوض 500 روپے طلب کیے۔ رقم دینے سے انکار پر مبینہ طور پر گاڑی کے بونٹ پر ہاتھ مار کر دھمکایا گیا، جس کے بعد پولیس سے رابطہ کیا گیا۔ پولیس نے دھوکہ دہی، غیر قانونی طور پر راستہ روکنے اور مجرمانہ دھمکی دینے کے تحت مقدمہ درج کیا۔ ایک اور معاملے میں نریمن پوائنٹ پر گاڑی مالکان سے مبینہ طور پر زیادہ رقم وصول کرنے اور رسید نہ دینے کی شکایت سامنے آئی۔ پولیس کے مطابق کچھ افراد پہلے مفت پارکنگ کی جگہوں پر قبضہ کرلیتے ہیں اور بعد میں گاڑی مالکان سے رقم وصول کرتے ہیں، جبکہ کلبا دیوی کے بعض تاجروں سے ماہانہ رقم لے کر پارکنگ کی جگہ محفوظ رکھنے اور گاڑیوں کی نگرانی کا وعدہ بھی کیا جاتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ غیر قانونی پارکنگ کے خلاف کارروائی جاری ہے، جبکہ بی ایم سی کے مطابق بعض پارکنگ معاہدے ختم ہوچکے ہیں اور مفت پارکنگ کی جگہوں پر غیر قانونی وصولی کے معاملات میں پولیس کارروائی کرتی ہے۔

غیر قانونی تعمیرات کے خلاف یکم اکتوبر سے کریک ڈاؤن

14 فٹ سے بلند مکانات نشانے پر، 39,111 جھگی ڈھانچوں کی نشاندہی، مکینوں کو خود تعمیرات ہٹانے کی ہدایت

ممبئی: ممبئی میں جھگی بستیوں کے اندر غیر مجاز تعمیرات کے خلاف بی ایم سی یکم اکتوبر سے 31 دسمبر 2026 تک خصوصی تین ماہ کی مہم چلائے گی۔ شہری انتظامیہ کے مطابق اس کارروائی کے دوران 14 فٹ یا اس سے زیادہ اونچائی والے غیر مجاز جھگی ڈھانچوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ بی ایم سی نے ایسے ڈھانچوں میں رہنے والے مکینوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر مجاز تعمیرات کو فوری طور پر رضاکارانہ طور پر ہٹا دیں، بصورت دیگر سخت کارروائی کی جائے گی۔ بی ایم سی کے مطابق گریٹر ممبئی میں مجموعی طور پر 2,23,150 جھگی ڈھانچے موجود ہیں، جن میں سے 39,111 کی اونچائی 14 فٹ یا اس سے زیادہ پائی گئی ہے۔ ان میں 3,348 ممبئی شہر، 4,536 مغربی مضافاتی علاقوں اور 31,227 مشرقی مضافاتی علاقوں میں واقع ہیں۔ شہری انتظامیہ کے مطابق ان میں سے 4,584 ڈھانچوں کے خلاف پہلے ہی انہدام یا بے دخلی کی کارروائی کی جاچکی ہے، جبکہ مزید 611 ڈھانچوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ بی ایم سی نے باقی ڈھانچوں کے مکینوں کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ کارروائی سے قبل خود ہی غیر مجاز تعمیرات ہٹا دیں۔ شہری انتظامیہ کے مطابق 24 اگست سے 15 ستمبر 2026 کے درمیان ممبئی کے مختلف علاقوں میں 128 غیر مجاز تعمیرات کے خلاف کارروائی کی گئی، جبکہ مزید 140 تعمیرات کے خلاف کارروائی کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڑے کی ہدایت، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) پرجکتا ورما-لاوانگارے کی رہنمائی اور جوائنٹ میونسپل کمشنر (ویجیلنس) دیویندر سنگھ کی قیادت میں یہ مہم چلائی جائے گی۔ بی ایم سی نے شہریوں سے غیر مجاز تعمیرات نہ کرنے اور پہلے سے قائم ایسی تعمیرات کو فوری طور پر ہٹانے کی اپیل کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ہدایات پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

مالونی: چاقو سے حملہ، 14 سالہ لڑکا ہلاک، ایک زخمی

خاندان کے قتل کا بدلہ لینے کا دعویٰ، 20 سالہ رضوان قریشی گرفتار

ممبئی: ملاڈ مغرب کے مالونی علاقے میں جمعہ کی دوپہر ایک 20 سالہ نوجوان نے مبینہ طور پر بے ترتیب چاقو حملہ کرکے 14 سالہ لڑکے کو ہلاک اور ایک شخص کو زخمی کردیا۔ پولیس کے مطابق حیدرآباد کا رہنے والا اور ماضی میں مالونی میں مقیم رضوان قریشی ہاتھی پارک علاقے میں گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر پہلے پانی مانگ رہا تھا، پانی ملنے کے بعد اس نے رقم طلب کی، لیکن رقم دینے سے انکار پر مبینہ طور پر دو افراد پر چاقو سے حملہ کردیا۔ حملے میں 14 سالہ بنٹی خان کی گردن پر چاقو کا وار ہوا اور اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ دوسرے زخمی کو ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں اس کی حالت مستحکم بتائی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق راہگیروں نے قریشی کو قابو کرکے پولیس کے حوالے کیا، جب وہ مبینہ طور پر تیسرے شخص پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس افسر کے مطابق ملزم نے ابتدائی پوچھ گچھ میں دعویٰ کیا ہے کہ حیدرآباد میں اس کے خاندان کے افراد کو قتل کیا گیا تھا اور اسی کا بدلہ لینے کے لیے اس نے حملہ کیا، تاہم پولیس اس دعوے کی تصدیق کر رہی ہے۔ ملزم کے خلاف قتل اور اقدامِ قتل کا مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے، جبکہ پولیس اس کے شناختی کوائف، نقل وحرکت اور پس منظر کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم تقریباً 15 روز قبل مالونی آیا تھا اور گزشتہ کئی دنوں سے اپنے پاس چاقو رکھے ہوئے تھا۔ اس کے بیانات بار بار بدلنے کے باعث تفتیش کار تمام پہلوؤں کی جانچ کر رہے ہیں اور بعض مقامی افراد کی جانب سے مزید لوگوں پر حملے کے دعوے کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ فی الحال صرف دو متاثرین کے اسپتال پہنچنے کی اطلاع ہے اور کسی نتیجے پر پہنچنے سے قبل تمام حقائق کی تصدیق کی جائے گی۔

یو پی آئی ادائیگی پر فیس، تاجروں میں تشویش

15 اکتوبر سے 0.4 فیصد تاجر فیس نفاذ کی تجویز، صارفین سے براہ راست کوئی فیس نہیں لی جائے گی

ممبئی: دو ہزار روپے سے زیادہ کی اہل یو پی آئی ادائیگیوں پر 0.4 فیصد تاجر رعایتی شرح عائد کرنے کی مجوزہ اسکیم نے ممبئی کے تاجروں اور چھوٹے کاروباریوں میں تشویش پیدا کردی ہے۔ یہ نظام 15 اکتوبر 2026 سے نافذ ہونے کی تجویز ہے، جس کے تحت دو ہزار روپے سے زیادہ کی تاجر کو کی جانے والی اہل یو پی آئی ادائیگیوں پر 0.4 فیصد فیس عائد ہوگی، تاہم صارفین سے یو پی آئی کے ذریعے ادائیگی کرنے پر براہ راست کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ فیس کی زیادہ سے زیادہ حد 300 روپے مقرر کی گئی ہے۔ دادر بازار کے متعدد تاجروں کا کہنا ہے کہ پہلے ہی کرایوں، ملازمین کی تنخواہوں، ایندھن اور دیگر کاروباری اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے، ایسے میں اضافی مالی بوجھ ان کے لیے مشکل پیدا کرسکتا ہے۔ بعض تاجروں نے کہا کہ وہ دو ہزار روپے تک یو پی آئی قبول کرنے اور اس سے زیادہ رقم کی خریداری پر نقد ادائیگی کا مطالبہ کرنے پر غور کرسکتے ہیں، جبکہ کچھ کا کہنا ہے کہ اضافی لاگت کو اشیا کی قیمت میں شامل کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایک تاجر نے بتایا کہ اب بیشتر صارفین نقد رقم ساتھ نہیں رکھتے اور معمولی دس، بیس یا پچیس روپے کی ادائیگی بھی یو پی آئی کے ذریعے کرتے ہیں، اس لیے نقد لین دین کی طرف واپسی آسان نہیں ہوگی۔ بعض دکانداروں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر دو ہزار روپے سے زیادہ کی ادائیگی پر یو پی آئی کا استعمال محدود کیا گیا تو صارفین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، خصوصاً ان دکانوں پر جہاں زیادہ تر اشیا کی قیمت دو ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ تاجروں کے ایک طبقے کا کہنا ہے کہ اگر فیس ان سے وصول کی گئی تو وہ کسی نہ کسی شکل میں اس کا بوجھ صارفین تک منتقل کرنے پر مجبور ہوسکتے ہیں، جس سے اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب کچھ تاجروں نے کہا کہ یو پی آئی اب کاروباری لین دین کا اہم ذریعہ بن چکا ہے اور تقریباً 90 فیصد صارفین ڈیجیٹل ادائیگی کو ترجیح دیتے ہیں، اس لیے مکمل طور پر نقد نظام کی طرف واپس جانا بھی عملی طور پر مشکل ہوگا۔ بعض دکانداروں نے کہا کہ وہ 15 اکتوبر کو نظام نافذ ہونے کے بعد زمینی صورتحال دیکھ کر حتمی فیصلہ کریں گے۔ مجوزہ فیس صارفین پر براہ راست عائد ہونے والا ٹیکس نہیں بلکہ اہل تاجر لین دین پر عائد ہونے والی فیس ہے، تاہم ممبئی کے تاجروں کو خدشہ ہے کہ اس کا بالواسطہ اثر کاروباری قیمتوں اور صارفین کے لین دین کے طریقہ کار پر پڑ سکتا ہے۔

ویتنام سے ممبئی پہنچا مسافر ڈیڑھ کلو سونے کے ساتھ گرفتار

ممبئی: ممبئی ہوائی اڈے پر کسٹمز کے فضائی خفیہ جانچ یونٹ نے ویتنام سے سونے کی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ملاڈ کے 41 سالہ رہائشی پی وی شرما کو گرفتار کرلیا۔ کسٹمز حکام کے مطابق شرما جمعرات کی شب ہنوئی سے ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پہنچا تھا اور سبز راستے سے باہر نکلتے وقت مشتبہ سرگرمی کی بنیاد پر اسے روک کر تلاشی لی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران مسافر نے اپنے پاس قابل محصول سامان یا ممنوعہ اشیا ہونے سے انکار کیا، تاہم حکام کو اس کے جواب مشتبہ لگے، جس کے بعد سامان اور جسم کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران اس کی پتلون کی ایک جیب سے بھاری چیز محسوس ہوئی، جسے باہر نکالنے پر سات پاؤچ برآمد ہوئے، جن میں سونے کا پاؤڈر موجود تھا۔

کسٹمز حکام نے پاؤچوں سے مجموعی طور پر 1.41 کلو 24 قیراط سونے کا پاؤڈر برآمد کیا، جس کی مالیت تقریباً 1.38 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ حکام نے ہنوئی سے ممبئی کے سفر سے متعلق سفری دستاویزات اور بورڈنگ پاس بھی ضبط کرلیا۔ کسٹمز کے مطابق ملزم نے ضبط شدہ سونے کو چھپانے، ساتھ لے جانے اور اس کی عدم اطلاع دینے کی بات تسلیم کی، جس کے بعد اسے جمعہ کی صبح گرفتار کرلیا گیا۔

حکام کا کہنا ہے کہ معاملے کی تحقیقات ابتدائی مرحلے میں ہیں اور اسمگلنگ کے ممکنہ نیٹ ورک اور اس میں ملوث دیگر افراد کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ کسٹمز نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس طریقۂ واردات کو دیگر ممنوعہ اشیا کی اسمگلنگ کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عدالت میں ملزم کی جانب سے وکیل ارون گپتا اور آشیش سنگھ نے پیروی کی، جس کے بعد عدالت نے اسے عدالتی حراست میں بھیج دیا۔

یو پی آئی ''لوگوں کو عادی بنایا پھر ڈیجیٹل جال میں پھنسا دیا''

دو ہزار روپے سے زائد مخصوص تاجر ادائیگیوں پر 0.4 فیصد ایم ڈی آر، راج ٹھاکرے نے حکومت کی نیت پر اٹھائے سوال

ممبئی: دو ہزار روپے سے زائد مخصوص یو پی آئی صارف سے تاجر ادائیگیوں پر 15 اکتوبر سے 0.4 فیصد مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ نافذ کیے جانے کے فیصلے پر مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ معاملہ چند پیسوں یا چند درجن روپے کا نہیں بلکہ حکومت کی نیت کا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پہلے نوٹ بندی کے ذریعے لوگوں کو نقدی سے دور کیا گیا، پھر یو پی آئی اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دے کر عوام کو اس کا عادی بنایا گیا اور اب اچانک مخصوص لین دین پر فیس عائد کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اسے ''ڈیجیٹل جال'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے لوگوں کو اس جال میں پھنسا دیا ہے۔ نئے نظام کے تحت دو ہزار روپے سے زائد مخصوص صارف سے تاجر یو پی آئی لین دین پر 0.4 فیصد ایم ڈی آر عائد ہوگا، جبکہ 75 ہزار روپے یا اس سے زیادہ کے لین دین پر یہ فیس زیادہ سے زیادہ 300 روپے تک محدود رہے گی۔ صارف سے صارف یو پی آئی لین دین پر ایم ڈی آر عائد نہیں ہوگا۔ راج ٹھاکرے نے سوال اٹھایا کہ اگر ڈیجیٹل ادائیگی کا مقصد لین دین کو آسان بنانا تھا تو یو پی آئی کے بنیادی ڈھانچے، طویل مدتی دیکھ بھال اور سائبر سلامتی کے اخراجات کی مستقل سرکاری سطح پر پہلے سے منصوبہ بندی کیوں نہیں کی گئی۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگرچہ حکومت کہہ رہی ہے کہ ایم ڈی آر کا بوجھ تاجر اٹھائیں گے، لیکن تاجر یہ اضافی لاگت بالآخر صارفین پر منتقل کرسکتے ہیں۔ تاہم مرکزی حکومت نے بینکوں کو ہدایت دی ہے کہ ایم ڈی آر کا بوجھ صارفین پر منتقل نہ کیا جائے۔ راج ٹھاکرے نے حکومت کی جانب سے ایم ڈی آر پر سامان وخدمات ٹیکس عائد کیے جانے پر بھی اعتراض کیا اور وزیراعظم نریندر مودی کے بیرون ملک یو پی آئی کو فروغ دینے کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ کیا اب وہ بیرون ملک جاکر یو پی آئی پر ایم ڈی آر اور اس سے متعلق ٹیکس عائد کیے جانے کی بات بھی اسی انداز میں کریں گے۔ انہوں نے کانگریس کے اس الزام کا بھی ذکر کیا کہ یہ فیصلہ امریکی دباؤ میں کیا گیا، تاہم راج ٹھاکرے نے کہا کہ انہیں اس دعوے کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ انہوں نے مرکز سے سوال کیا کہ فیصلہ لینے سے قبل کن لوگوں سے مشاورت کی گئی۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ یو پی آئی کے ذریعے ڈیجیٹل لین دین کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرتے وقت اس کے اخراجات کا مستقل انتظام کیا جانا چاہیے تھا۔ انہوں نے 2022 میں حکومت کی جانب سے یو پی آئی لین دین پر فیس نہ ہونے کے اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے موجودہ فیصلے پر سوال اٹھایا اور مہاراشٹر نونرمان سینا کی جانب سے ایم ڈی آر کی مخالفت کا اعلان کیا۔ انہوں نے تاجروں سے بھی اس فیس کی ادائیگی کی مخالفت کرنے کی اپیل کی۔

اگلے چھ ماہ میں ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری نوکری دینے کا فیصلہ

وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مختلف محکموں میں منتخب 818 امیدواروں کو تقسیم کئے تقرری نامے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو کہا کہ ریاست میں اگلے چھ ماہ کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت دی جائے گی۔ لکھنؤ میں اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (یو پی پی ایس سی) اور اتر پردیش سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن (یو پی ایس ایس ایس سی) کے ذریعے مختلف محکموں میں منتخب 818 امیدواروں کو تقرری نامے تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے نو برسوں میں مکمل شفافیت کے ساتھ ساڑھے 9 لاکھ نوجوانوں کو تقرری نامے دیے جا چکے ہیں۔

انہوں نے اکھلیش یادو کی قیادت والی سابق سماج وادی پارٹی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا، ''2017 سے پہلے جن لوگوں نے تقرری ناموں کی تقسیم میں گڑبڑی کی تھی، میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات نوٹ کرلیں۔ آج سے دوبارہ تقرری نامے تقسیم کیے جا رہے ہیں اور اگلے چھ ماہ کے اندر اتر پردیش میں ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت دی جائے گی۔ وہ (اپوزیشن) گنتی کرتے رہیں، ہم (نوکریاں) دیتے جائیں گے۔'' وزیراعلیٰ نے 2017 سے پہلے ریاست کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اتر پردیش کے بارے میں لوگوں کی رائے کیا تھی، ہر دوسرے دن فساد ہوتا تھا، کئی کئی ماہ تک کرفیو رہتا تھا اور کوئی بھی شخص خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتا تھا۔ یوگی نے الزام لگایا کہ اس وقت کی حکومت نے بھرتی بورڈز اور کمیشنوں میں اپنے رشتہ داروں کو تعینات کر کے پورے تقرری کے عمل کو بدنام کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''اس وقت ایک بھی بھرتی ایمانداری سے نہیں ہوتی تھی۔ نوجوان ریاست سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوتا تھا۔ اس کے سامنے ایک طرف کنواں تھا تو دوسری طرف کھائی، کیونکہ اتر پردیش میں روزگار نہیں تھا اور ریاست سے باہر اسے اپنی شناخت کے بحران کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔''

وزیراعلیٰ نے مشن روزگار کے تحت منتخب امیدواروں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ تقرری کا پورا عمل مقررہ وقت کے اندر شفاف طریقے سے مکمل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھرتی بورڈز اور کمیشن حکومت کی سیاست کا شکار نہیں ہوتے اور امتحانات و بھرتی کا عمل شفاف اور غیر جانب دار طریقے سے مکمل کیا جاتا ہے، جس کے نتائج اب سامنے آ رہے ہیں۔ تقریب سے آیوش کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دیا شنکر مشرا 'دیالو'، پارلیمانی امور کے وزیر مملکت مینکیشور شرن سنگھ اور مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کے وزیر مملکت ہنس راج وشوکرما نے بھی خطاب کیا۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ لوک بھون آڈیٹوریم میں پبلک سروس کمیشن اور اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کے ذریعہ منتخب امیدواروں کو تقرری لیٹر تقسیم کرتے ہوئے۔

پسماندہ طبقہ کو ڈرانے کا کام کر رہی ہے بی جے پی: اکھلیش

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ہفتہ کے روز بھارتیہ جنتا پارٹی پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ لودھی برادری اور نشاد برادری کے عوامی نمائندوں اور لیڈروں کو نشانہ بنا کر بی جے پی حکومت پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) برادری کو ڈرانے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کر رہی ہے۔ اکھلیش یادو کے مطابق 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اپنی زبردست شکست کی مایوسی کو دور کرنے کے لیے، بی جے پی جمہوری طریقوں کے بجائے زبردستی کے ہتھکنڈوں کا سہارا لے رہی ہے، لیکن اس کی منفی سیاست اب کام نہیں کرے گی۔ رام مندر چوری کے الزامات سے بے نقاب ہوئی بی جے پی: سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹویٹر پر ایک تفصیلی پوسٹ میں ایس پی سربراہ نے لکھا کہ ایک بار جب بی جے پی اس بار اقتدار سے باہر ہو جائے گی تو وہ کبھی واپس نہیں آ سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا سماجی تقسیم اور جھوٹ کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔ اب ان کے لیڈر آپس میں کرپشن اور بے ایمانی کے راز کھول رہے ہیں۔ رام مندر سے متعلق مسائل اور پوجیہ شنکراچاریہ کے خلاف الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان واقعات نے بی جے پی کے غیر مذہبی لیڈروں کو بے نقاب کر دیا ہے جس کی وجہ سے اب پورا سناتن سماج بی جے پی کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنے عزم کو دہرایا کہ سماج وادی پارٹی سماجی انصاف کا راج قائم کر کے ملک کو برادر ملک بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نئی سوچ نوجوانوں کی مثبت سوچ پر مبنی ایک ترقی پسند 'نیو انڈیا' (نیا ہندوستان) بنائے گی، جہاں کوئی بھی استحصال یا ذلت محسوس نہیں کرے گا۔ یہاں معاشرے کے ہر طبقے سے محروم اور کمزور کو ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں گے۔ یو پی ایس ایس سی بھرتیوں میں ویٹنگ لسٹ کا مطالبہ: اس سے قبل، جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں، ایس پی صدر نے مطالبہ کیا کہ اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن (UPSSSC) امتحانات میں ویٹنگ لسٹ سسٹم کو لازمی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی امیدوار منتخب ہونے کے بعد سیٹ چھوڑ دیتا ہے تو ویٹنگ لسٹ کسی دوسرے اہل امیدوار کو اس پوزیشن پر کرنے کی اجازت دے گی۔ اس سے لاکھوں نوجوانوں کو راحت ملے گی اور 'بڑے پیمانے پر بے روزگاری' کا داغ کم ہو جائے گا جو بی جے پی حکومت پر لگا ہوا ہے۔ حالانکہ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ بی جے پی ایسا قدم کبھی نہیں اٹھائے گی کیونکہ نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کرنا ان کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہے۔

محمد علی جوہر عظیم مجاہد آزادی تھے، تاریخ پڑھیں یوگی

سابق رکن پارلیمنٹ تزئین فاطمہ کا وزیراعلیٰ کو جواب

رامپور: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کی رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ تزئین فاطمہ نے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے مبینہ حالیہ بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر کو ایک عظیم مجاہد آزادی اور ممتاز قومی رہنما قرار دیا ہے۔ تزئین فاطمہ نے کہا کہ جن لوگوں کو محمد علی جوہر کے بارے میں غلط فہمی ہے، انہیں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ رامپور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کے یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تزئین فاطمہ نے کہا کہ یونیورسٹی کا نام مولانا محمد علی جوہر کے نام پر رکھا گیا ہے اور ان کی تاریخی حیثیت کو سمجھنے کے لیے پرانی تاریخ اور آزادی کی جدوجہد کا مطالعہ ضروری ہے۔ ان کے مطابق مولانا محمد علی جوہر نہ صرف ایک بڑے آزادی پسند رہنما تھے بلکہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ان کا نمایاں مقام ہے۔ تزئین فاطمہ محمد علی جوہر یونیورسٹی اور اس کے بانی ٹرسٹ کی سکریٹری بھی رہ چکی ہیں۔ تزئین فاطمہ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب یوگی آدتیہ ناتھ کے بارے میں یہ رپورٹ کیا گیا کہ انہوں نے محمد علی جوہر یونیورسٹی کے نام پر اعتراض کرتے ہوئے محمد علی جوہر کو ملک کی تقسیم کا ذمہ دار قرار دینے والا تبصرہ کیا تھا۔ اسی کے جواب میں تزئین فاطمہ نے محمد علی جوہر کی جدوجہدِ آزادی اور قومی سیاست میں کردار کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جوہر کے بارے میں کسی بھی قسم کی غلط فہمی رکھنے والوں کو تاریخ پڑھنی چاہیے۔

عالم پور میں مرحوم ظہیر الحسن کی مجلس چہلم آج

باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے: مولانا شمس الحسن نجفی

بارہ بنکی، (صحافت بیورو): ''ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں تو رسول خداؐ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے والد زندہ ہیں، اس نے کہا جی ہاں پھر اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ''گھر جاؤ اور والد کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔'' ان خیالات کا اظہار مولانا سید شمس الحسن نجفی نے اپنے والد مرحوم ظہیر الحسن ابن رضا حسین کے سانحہ ارتحال پر ایک تحریر میں کیا۔ مولانا موصوف نے کہا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ والد کی دعا بڑی اہمیت رکھتی ہے، انسان کو چاہئے کہ اپنے باپ کو ناراض نہ کرے، باپ سب سے بڑی نعمت الٰہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے''۔ وہیں مولانا شمس الحسین نے امام زین العابدینؑ کے حوالے سے کہا کہ تمہارے والد کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ وہ تمہاری اصل ہیں اور بنیاد ہیں اور اگر یہ نہ ہوتے تو تم بھی نہ ہوتے، باپ گھر کی وہ مضبوط دیوار ہے جو خود دھوپ، گرمی اور مشکلات برداشت کر کے اپنی اولاد کو سکون دیتا ہے، اسلام میں باپ کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ مولانا موصوف نے اپنے دعائیہ الفاظ میں کہا کہ جن کے والد اس دنیا میں زندہ ہیں اللہ ان کو طول عمر دے اور جن کے والد اس دنیا سے چلے گئے ہیں اللہ ان کو جوار معصومین میں جگہ عنایت فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ اس غم کی گھڑی میں اپنے والد مرحوم کو ایصال ثواب کے لیے 20 ستمبر (اتوار) کو 10 بجے دن حسینہ امانت علی عالم پور، بارہ بنکی میں چالیسویں کی مجلس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مجلس کو معروف ذاکر اہلبیت مولانا سید شباب حیدر سرسوی خطاب کریں گے۔ اس موقع پر مومنین سے شرکت کی اپیل کی ہے۔

راہل گاندھی ہتک عزت معاملہ: ہاتھرس میں اگلی سماعت 15 اکتوبر کو

ہاتھرس: (پی این ایس) ہاتھرس کی ایک عدالت میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتکِ عزت کے معاملے میں ہفتہ کو ہونے والی سماعت نہیں ہو سکی۔ متعلقہ عدالتی افسر کے عدالت میں موجود نہ ہونے کے باعث سماعت ملتوی کر دی گئی۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 15 اکتوبر کو ہوگی۔ وکیل منا سنگھ پنڈھیر نے بتایا کہ گزشتہ سماعت کے دوران عدالت نے راہل گاندھی کو جاری کیے گئے نوٹس کی تعمیل تسلیم کر لی تھی۔ ان کے مطابق ہفتہ کو معاملے کی سماعت مقرر تھی، لیکن عدالتی افسر کے عدالت میں نہ بیٹھنے کی وجہ سے کارروائی نہیں ہو سکی۔ اضافی سول جج (سینئر ڈویژن) دیپک ناتھ سرسوتی کی رکن پارلیمنٹ و رکن اسمبلی عدالت نے 13 مئی کو اپنے حکم میں راہل گاندھی کے خلاف دائر شکایت خارج کر دی تھی۔ بعد میں نظر ثانی کی درخواست منظور ہونے کے بعد اب معاملے کی سماعت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، ایم پی-ایم ایل اے کورٹ نمبر 5، وجے کمار دوم کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ یہ معاملہ ہاتھرس کے ایک گاؤں سے متعلق ہے۔ وکیل منا سنگھ پنڈھیر نے بتایا کہ عصمت دری کے الزام سے بری ہونے والے نوجوانوں روی، رام کمار عرف رامو اور لوکش کی جانب سے راہل گاندھی کے خلاف عدالت میں تین الگ الگ مقدمات دائر کیے گئے تھے۔ پنڈھیر کے مطابق اس معاملے میں سندیپ کو نامزد کیا گیا تھا، لیکن مدعی خاندان کے لوگوں کے کہنے پر تین دیگر نوجوانوں کو بھی جھوٹے طور پر مقدمے میں پھنسا دیا گیا۔ معاملے کی تحقیقات مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے کی تھیں اور مقدمہ تقریباً ڈھائی سال تک چلا، جس دوران تینوں نوجوان جیل میں رہے۔ وکیل نے بتایا کہ تینوں نوجوانوں کے بری ہونے کے بعد راہل گاندھی 12 دسمبر 2024 کو گاؤں گئے تھے۔ ان کا الزام ہے کہ وہاں راہل گاندھی نے کہا تھا کہ ملزم باہر گھوم رہے ہیں، جبکہ متاثرہ خاندان گھر میں بند ہے، حالانکہ خاندان کو پولیس کی سیکورٹی حاصل تھی۔ راہل گاندھی کے اس بیان کے بعد روی، رام کمار عرف رامو اور لوکش کی جانب سے وکیل منا سنگھ پنڈھیر نے انہیں ڈیڑھ کروڑ روپے کا قانونی نوٹس بھیجا تھا۔ نوٹس میں تینوں نوجوانوں کو 50-50 لاکھ روپے ادا کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اے سی جے ایم عدالت میں راہل گاندھی کے خلاف شکایت دائر کی گئی تھی۔

اجودھیا: رام مندر میں پجاریوں کیلئے ڈریس کوڈ نافذ

اجودھیا: رام مندر میں پرساد کی چوری کے بعد رام للا کی پوجا کے نظام میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ عبادت کے نظام کو منظم کرنے کے لیے تشکیل دی گئی نئی مذہبی کمیٹی نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ عبادت کو رامانندی روایت کے مطابق سختی سے انجام دیا جائے۔ پجاریوں کے لیے اب ڈریس کوڈ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق پجاریوں کو پیلے رنگ کے کپڑے پہننے چاہئیں۔ انہیں اپنی داڑھی، مونچھیں اور بالوں کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ روزانہ دھلی پیلے رنگ کی ڈریس پہنی ہوگی جو ریشمی یا سوتی کپڑے کی ہو سکتی ہے۔ سوتک کے دوران مقدس مقام میں داخلہ نہیں: مذہبی کمیٹی کے رکن مہنت راجکمار داس نے کہا کہ اگر کسی پجاری کو ان کے گھر میں پیدائش یا موت کا سامنا ہوتا ہے تو انہیں سوتک کے دوران رام للا کے مقدس مقام میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہیں تطہیر کے بعد ہی پوجا کرنے کی اجازت ہوگی۔ رام للا کے مقبرے میں صرف پجاریوں کو ہی داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ انہیں رامانندی روایت میں شروع کرنے اور تلسی کی مالا پہننے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر آپ ڈیوٹی کے دوران بیت الخلا جاتے ہیں، تو آپ کو غسل کرنا ہوگا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے تازہ دھوئے ہوئے کپڑے پہننے ہوں گے۔ مہنت راجکمار داس نے بتایا کہ عبادت کے عمل اور پجاریوں کے لیے کچھ اصول پہلے سے موجود تھے، لیکن ان پر سختی سے عمل نہیں کیا جا رہا تھا۔ 12 ستمبر کو رام مندر کی مذہبی کمیٹی کی میٹنگ میں تفصیلی جائزہ لینے کے بعد پوجا کے نظام کو سختی سے نافذ کیا گیا ہے۔ مہنت راج کمار داس نے بتایا کہ مندر میں انتظامات کئے جا رہے ہیں تاکہ کمپلیکس کے اندر مذہبی ماحول پیدا کیا جا سکے۔ بھجن کے ذریعے ہوگی رام للا کی جاگرتی: مہنت نے بتایا کہ مندر کی پوجا کے دوران راگ بھوگ کے انتظامات میں بھی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

لکھنؤ: صبح کی سیر پر نکلے طالب علم کی نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے موت

لکھنؤ: صبح کی سیر پر نکلے ایک طالب علم کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی، جس کی وجہ سے اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اکلوتے بیٹے کی موت سے کینسر متاثرہ باپ کا رو رو کر برا حال ہے۔ ملیح آباد تھانہ علاقے کے گاؤں بدی گڑھی کا عارف (19) گاؤں سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع صفا پبلک اسکول میں 11 ویں جماعت کا طالب علم تھا۔ وہ ہفتے کی صبح اپنے گھر سے صبح کی سیر کے لیے نکلا تھا اور این ایچ 731 پر واقع مجاسہ فلائی اوور پر پہنچا تھا کہ ایک نامعلوم گاڑی نے اسے ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ عارف کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ملیح آباد پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اکلوتے بیٹے کی موت سے گھر میں چھایا ماتم: حنیف نے کہا کہ عارف ان کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ اس کی موت سے شدید طور سے ٹوٹ گئے ہیں۔ حنیف کینسر میں مبتلا ہیں۔ عارف کے کنبہ میں اس کی والدہ ریشما اور دو بہنیں صبا اور ثنا ہیں جن کا رو رو کر برا حال ہے۔

لکھنؤ: چلتی اسکول بس میں لگی آگ

لکھنؤ: اٹونجہ تھانہ علاقے میں ہفتہ کی صبح تقریباً 7:30 بجے ایک بڑا سانحہ ٹل گیا۔ جمکھوا گاؤں سے تقریباً 25 بچوں کو لے کر شارپ گلوبل اسکول مان پور اٹونجہ جا رہی اسکول بس کے انجن میں اچانک آگ لگ گئی۔ نتیجے میں وہ جھلس گیا۔ بچے کا اسپتال میں کرایا گیا علاج: حادثے کے بعد بچے کو فوری طور پر اٹونجہ کے پرائمری ہیلتھ سنٹر لے جایا گیا اور علاج کیا گیا۔ علاج کے بعد گھر والے بچے کو گھر لے گئے۔ کسی شدید زخمی کی اطلاع نہیں

بس فورس ٹریولر تھی جس کا رجسٹریشن نمبر یو پی 81 بی ٹی 6203 بتایا گیا ہے۔ یہ واقعہ بگھا پوروا کے قریب پیش آیا۔ انجن میں آگ لگتے ہی بچوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بعد میں انہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔ اسی دوران 5 سالہ بچے کا ہاتھ گرم بونٹ کو چھو گیا جس کے ہے۔ بس میں سوار دیگر تمام بچے محفوظ بتائے جاتے ہیں۔ دیگر بچوں کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ موقع پر آگ پر قابو پالیا گیا: بس کے انجن میں لگی آگ کو موقع پر ہی بجھا دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے بھی جائے وقوعہ پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔

198 کلو گانجہ کے ساتھ ایس ٹی ایف نے اسمگلر کو کیا گرفتار

مرزا پور: پریاگ راج اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے ایک بین ریاستی گانجہ اسمگلنگ گینگ کے ایک سرگرم رکن کو گرفتار کیا ہے۔ ٹیم نے اس کے قبضے سے 198 کلو گرام گانجہ برآمد کیا ہے۔ برآمد شدہ چرس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں تخمینہ قیمت تقریباً 50 لاکھ روپے ہے۔ یہ کارروائی 19 ستمبر 2026 کو مڑیہان-مرزا پور روڈ پر بیلہ مندر کے قریب ہوئی۔ ایس ٹی ایف ٹیم کو اطلاع ملی کہ ایک اسمگلر گانجہ سے لدے ٹرک کے ساتھ اوڈیشہ کے رائے گڑھا سے ٹرک میں گانجہ لاد کر مرزا پور کی طرف آ رہا ہے۔ اس کے بعد ٹیم نے ٹرک نمبر ایم پی 28 ایچ 4005 کو روک کر تلاشی لی۔ چرس کی بڑی مقدار کوئلے کے نیچے چھپائی گئی تھی۔ موقع سے محمد شاکر بخش ساکن جبل پور مدھیہ پردیش کو گرفتار کیا گیا۔ جانچ میں اسمگلنگ نیٹ ورک کا انکشاف: ایس ٹی ایف کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے انکشاف کیا کہ وہ چرس اسمگل کرنے والے گروہ کا سرگرم رکن ہے۔ یہ گروہ اوڈیشہ کے رائے گڈھا سے چرس لاتا تھا اور اسے پریاگ راج اور آس پاس کے اضلاع میں اونچی قیمتوں پر فروخت کرتا تھا۔ تفتیش میں معلوم ہوا کہ ٹرک ملزمان کا تھا۔ اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کے مطابق رجت سنگھ اور شبھم سنگھ نے کوئلے کی آڑ میں رائے گڑھا میں گانجہ لوڈ کیا تھا۔ اسے پریاگ راج میں ابھیشیک شکلا عرف گروجی کے پاس پہنچایا جانا تھا۔ ملزمان نے انکشاف کیا کہ یہ گروہ کئی سالوں سے اس غیر قانونی دھندے میں ملوث تھا۔ این ڈی پی ایس تحت مقدمہ درج: ٹرک سے ایک موبائل فون، اور 750 روپے نقد بھی برآمد ہوئے ہیں۔ ملزم کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/20/29 کے تحت مقدمہ نمبر 228/2026 مڑیہان تھانہ میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس مزید قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

یو پی میں 13 پی سی ایس افسران کے تبادلے

پانچ اضلاع کے اے ڈی ایم بھی بدلے گئے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے ہفتہ کو انتظامی محکمہ میں بڑی تبدیلی کی ہے۔ حکومت نے 13 پی سی ایس افسران کے تبادلے کر کے انہیں نئی ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ ٹرانسفر لسٹ میں پانچ اضلاع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس (ADM) بھی شامل ہیں۔ اس اچانک پھیر بدل سے محکمہ انتظامی میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ٹرانسفر کیے گئے افسران میں اتر پردیش کوآپریٹو شوگر ملز ایسوسی ایشن کے سابق چیف منیجر پون کمار کو کشی نگر کا اے ڈی ایم مقرر کیا گیا ہے۔ مئو کے چیف ریونیو آفیسر دنیش کو ایودھیا کا اے ڈی ایم (شہر) اور متھرا کے ایڈیشنل میونسپل کمشنر سوربھ سنگھ کو کانپور کا اے ڈی ایم (شہر) مقرر کیا گیا ہے۔ کانپور شہر کے سابق اے ڈی ایم آلوک کمار گپتا کو کاس گنج کا اے ڈی ایم مقرر کیا گیا ہے۔ چترکوٹ کے اے ڈی ایم (جوڈیشل) ارون کمار کو فشریز ڈائریکٹوریٹ کا جوائنٹ ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن) مقرر کیا گیا ہے۔ متھرا کی سابق ایس ڈی ایم کنچن کو چترکوٹ کا اے ڈی ایم (جوڈیشل) مقرر کیا گیا ہے۔ ریونیو کونسل کے اسپیشل آفیسر سورج کمار یادو کو سہارنپور کا ایڈیشنل میونسپل کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ پرتاپ گڑھ کے ایس ڈی ایم جتیندر کٹیار کو ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن) آیوروید ڈائریکٹوریٹ لکھنؤ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ وہیں بریلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی سکریٹری وندیتا سریواستو کو ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن)، ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن، پریاگ راج مقرر کیا گیا ہے۔ ہمانشو کمار گپتا کو بریلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ بریلی کے ایس ڈی ایم ندھی ڈوڈوال کو اتر پردیش کوآپریٹو شوگر ملز ایسوسی ایشن کا چیف منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ شاہجہاں پور کے ایڈیشنل میونسپل کمشنر اجے کمار ترپاٹھی کو مئو کا چیف ریونیو آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ بھدوہی کے ایس ڈی ایم بھان سنگھ کو شاہجہاں پور میونسپل کارپوریشن کا ایڈیشنل میونسپل کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

خیموں کے مکین اور زمین کا زہر، غزہ کے اضطراری گڑھے موت اور بیماری کا خاموش جال

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی کے تپتے ہوئے ریگزاروں اور خیموں کی لرزتی پناہ گاہوں کے درمیان اب خطرہ صرف آسمان سے برسنے والے بارود یا اجڑے ہوئے گھروں کے ملبے تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس نے خاموشی سے زمین کی تہوں سے سر اٹھا لیا ہے۔ یہ غزہ کے ان بے گھر باسیوں کی دردناک کہانی ہے جو ایک ایسی قاتل اور خاموش جنگ کی زد میں ہیں جہاں ہر خیمے سے چند ہی قدم کے فاصلے پر زمین میں کھودا گیا غلاظت کا ایک گہرا گڑھا، موت اور بیماری کا نیا پروانہ بن چکا ہے۔

جب محاصرے اور بمباری نے سیوریج کے پورے نظام کو زمین بوس کر دیا تو زندگی کی بنیادی مجبوریوں نے خیموں کے دوش بدوش غلاظت کے لاکھوں اندھا دھند اور غیر منظم گڑھوں کو جنم دیا۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس وقت پٹی میں تقریباً تین لاکھ 20 ہزار ایسے گڑھے موجود ہیں۔ یہ محض گندے پانی کو ٹھکانے لگانے کے عارضی ذرائع نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ کھلے منہ والے زخم ہیں جہاں سے اٹھنے والا زہر آہستہ آہستہ مٹی میں اترتا ہے، زمینی پانی کی پاکیزگی کو نگلتا ہے اور بچوں کے ہنستے کھیلتے راستوں کے نیچے ایک گھناؤنا جال بچھا دیتا ہے۔ یہاں زندگی کا تضاد روح کو چھلنی کر دیتا ہے۔ چند انچ کے فاصلے پر پینے کے پانی کا ایک معصوم سا ٹینک رکھا ہے اور اس کے بالکل قریب غلاظت کا وہ گڑھا چھپا ہے جو نہ صرف یرقان، شدید دست، پیچش، ٹائیفائیڈ اور جلدی امراض جیسی ہولناک وباؤں کو جنم دے رہا ہے، بلکہ کسی بھی لمحے ایک بھرپور قبر بننے کے لیے بھی تیار ہے۔ یہ بحران صرف صحت کی خرابی تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ براہِ راست جان لیوا بھی ہے۔ رفیق العمودی جیسے محنت کشوں کے لیے یہ گڑھے محض خدمت کا ذریعہ نہیں بلکہ موت کا پھندا ہیں۔ بغیر کسی حفاظتی آلات اور ارضیاتی معلومات کے، جب مزدور خیموں کے لیے یہ گڑھے کھودتے ہیں تو ہلکی سی غفلت یا مٹی کا کھسکنا پلک جھپکتے ہی کسی انسان کو ہمیشہ کے لیے زمین کے اندر دفن کر دیتا ہے۔ ایک غریب مزدور کا اپنے ہی ہاتھوں سے کھودی گئی مٹی کے تودے تلے دم گھٹنے کا واقعہ اس المیے کا سب سے دلخراش چہرہ ہے۔ فلسطینی واٹر اتھارٹی کے مطابق غزہ کے پانچوں بڑے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں۔ روزانہ تقریباً 55 ہزار مکعب میٹر گندا پانی بغیر علاج کے ادھر ادھر بہہ رہا ہے: 40 ہزار مکعب میٹر روزانہ سمندر کا رخ کرتا ہے۔ 15 ہزار مکعب میٹر زہریلا پانی گڑھوں اور ٹوٹے ہوئے نیٹ ورکس کے ذریعے براہِ راست زمین اور ماحول میں سرایت کر جاتا ہے۔ وزارتِ صحت کے شعبہ انسدادِ وبائی امراض کے ڈائریکٹر نضال غنیم اور ماحولیاتی علوم کے ماہر پروفیسر عبدالفتاح عبد ربہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ زہر صرف سطح تک محدود نہیں رہتا۔ گندے پانی میں موجود نائٹروجن زمین میں اثر کر نائٹریٹس کی صورت میں زمینی پانی کو کیمیائی طور پر زہریلا بنا دیتا ہے، جس سے نہ صرف پینے کا صاف پانی ناپید ہو جاتا ہے بلکہ یہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک طویل المدتی ماحولیاتی اور انسانی تباہی کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ آج غزہ کی زمین صرف خون سے نہیں بلکہ اس خاموش آلودگی سے بھی سیراب ہو رہی ہے جس کے زہریلے اثرات خیموں کے ہٹ جانے کے بعد بھی سالوں تک اس خطے کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔

اندور: طلباء نے راہل گاندھی کے سامنے شکایتوں کا دفتر کھول دیا!

پرچے لیک، سرکاری بھرتیوں میں تاخیر، بے روزگاری اور تعلیمی نظام پر طلبہ کے سوالات؛ راہل گاندھی کا دعویٰ: ''نظام طلبہ کے سوالوں سے خوفزدہ ہے'' موجودہ نظام ایسے لوگوں کو ترجیح دیتا ہے جو سوال کرنے کے بجائے ہر بات کو قبول کر لیں

اندور: ہفتہ کو کانگریس کے ''چھاتروں کی گونج'' پروگرام میں لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے طلبہ اور نوجوانوں سے براہِ راست گفتگو کی، جہاں تعلیم، روزگار، مسابقتی امتحانات، پرچے لیک ہونے، سرکاری بھرتیوں میں تاخیر، تعلیمی اداروں کے بنیادی ڈھانچے اور تعلیم کے بڑھتے اخراجات سمیت متعدد مسائل پر سوالات اٹھائے گئے۔ راہل گاندھی نے پروگرام کا مرکزی موضوع ''نظام بمقابلہ طلبہ'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو یہ سوال کرنے کا حق ہے کہ امتحانات میں پرچے کیوں لیک ہوتے ہیں، روزگار کے مواقع کیوں کم ہیں اور تعلیمی اداروں کی حالت کیوں خراب ہے۔ ان کے مطابق طالب علم کی بنیادی خصوصیت تجسس اور سوال کرنا ہے اور اسی وجہ سے اسے نظام سے خوفزدہ ہونے کے بجائے سوالات اٹھاتے رہنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ موجودہ نظام ایسے لوگوں کو ترجیح دیتا ہے جو سوال کرنے کے بجائے ہر بات کو قبول کر لیں، جبکہ ایک طالب علم کسی بات کو محض اس لیے تسلیم نہیں کرتا کہ اسے ایسا بتایا گیا ہے بلکہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ پروگرام میں طلبہ نے بھی اپنے مسائل براہِ راست سامنے رکھے۔ کھرگون سے آئے نرسنگ طلبہ نے بتایا کہ پانچ سے چھ سال گزرنے کے باوجود ان کے امتحانات نہیں ہوئے اور متعدد احتجاج کے باوجود مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ ایک طالب علم نے قبائلی علاقوں میں صحت کی سہولتوں، زمین کے پٹوں، خالی سرکاری آسامیوں اور سرکاری ہوسٹلوں کی حالت کا مسئلہ اٹھایا، جبکہ دوسرے طلبہ نے سرکاری بھرتیوں، پرچے لیک ہونے اور ان معاملات پر آواز اٹھانے والے امیدواروں کو مبینہ طور پر درپیش مشکلات کا ذکر کیا۔ ایک طالب علم نے یونیورسٹی میں داخلے اور میرٹ کے باوجود اعلیٰ تعلیم میں داخلہ نہ ملنے سے متعلق شکایت بھی پیش کی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ''چھاتروں کی گونج'' کا مقصد مختلف شہروں میں طلبہ کی آواز براہِ راست سننا اور ان کے مسائل کو سمجھنا ہے۔ یہ اس مہم کا پانچواں پروگرام ہے؛ اس سے قبل کوٹہ، دہرادون، پریاگ راج اور پونے میں پروگرام منعقد ہو چکے ہیں۔ پروگرام سے قبل اندور میں راہل گاندھی کے خلاف ''جھوٹ کی گونج'' کے نام سے پوسٹر بھی لگائے گئے، جن کی ذمہ داری پر مختلف دعوے سامنے آئے، جبکہ پروگرام کے انتظامات اور سکیورٹی شرائط معاملہ پر بھی کانگریس اور انتظامیہ کے درمیان اختلافات کی خبریں سامنے آئیں۔

ملک پر سسٹم کا قبضہ ہے، جس کے ٹاپ پر 6 لوگ بیٹھے ہیں: راہل گاندھی

اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران راہل گاندھی نے برسرِ اقتدار طبقہ پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ''ملک پر سسٹم کا قبضہ ہے، جس کے ٹاپ پر 6 لوگ بیٹھے ہیں۔'' انہوں نے ان 6 لوگوں کی تفصیل بھی بیان کی اور بتایا کہ سب سے پہلے مقام پر نریندر مودی ہیں، جو سسٹم کو چلاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر امت شاہ کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ ملک کو بھڑکاتے ہیں اور اسٹوڈنٹس کی پٹائی کرواتے ہیں۔ اجیت ڈووال سے متعلق انھوں نے کہا کہ وہ نریندر مودی اور امت شاہ کو ہر طرح کی جانکاری دیتے ہیں۔ چوتھے مقام پر انھوں نے آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا نام لیا، جو نظریات کی باتیں کرتے ہیں۔ پانچویں اور چھٹے مقام پر اڈانی-امبانی کا نام لیا، جن کے بارے میں کہا کہ وہ پورے سسٹم کو فائنانس کرتے ہیں۔

راہل گاندھی نے اندور کے 'بھارت جوڑو میدان' میں جمع ہزاروں نوجوانوں کی بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سسٹم کو اسٹوڈنٹس سے خطرہ ہے، کیونکہ وہ سوال پوچھتا ہے۔ اسٹوڈنٹس پوچھتا ہے کہ امت شاہ کے بیٹے آئی سی سی کے چیئرمین کیسے بن گئے؟ ملک کے پورے بزنس کو 2 لوگوں نے کیسے کیپچر کر لیا؟ عدلیہ سمیت باقی ادارے اپنا کام کیوں نہیں کر رہے؟ الیکشن کمیشن اپنا کام کیوں نہیں کر رہا ہے؟

51 ہزار سے زائد نوجوانوں کو تقرری نامے

پی ایم مودی نے کہا لہروں پر فتح لکھیں، وہ حوصلہ ہمارا ہو

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو 20 ویں روزگار میلے میں مختلف سرکاری اداروں میں نو منتخب 51 ہزار سے زائد نوجوانوں کو تقرری نامے سونپے۔ اس موقع پر نو منتخب امیدواروں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آج بھارت کا نوجوان پورے حوصلے کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اب حکومت کا حصہ بننے کے بعد آپ کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کی امنگوں کو سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری دیانت داری سے انجام دیں۔ وزیر اعظم مودی نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے روزگار میلے کا افتتاح کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ملک میں تہواروں کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ ان خوشیوں کے درمیان آج کا دن ہزاروں خاندانوں کی زندگی میں ایک نئی خوشی لے کر آیا ہے۔ آج ملک کے 51 ہزار سے زائد نوجوانوں کو سرکاری خدمات کے لیے تقرری نامے دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج آپ جس مقام تک پہنچے ہیں، اس کے پیچھے آپ کی محنت تو ہے ہی، اس کے ساتھ آپ کے والدین اور اہل خانہ کی محنت اور قربانیاں بھی شامل ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا، ''میں آپ تمام نوجوان ساتھیوں اور آپ کے اہل خانہ کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ زندگی کے اس نئے آغاز کے لیے میری جانب سے آپ سب کو نیک خواہشات۔'' انہوں نے کہا کہ آج آپ سب ایسے وقت میں بھارت سرکار سے وابستہ ہوئے ہیں، جب ملک ایک بہت بڑے ہدف کی جانب آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ ہدف 2047 تک ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر ہے۔ اس میں آپ جیسے نوجوانوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت کا حصہ بننے کے بعد آپ کو ہر وہ فیصلہ لینا ہے جو ترقی یافتہ اور خود کفیل بھارت کی مہم کو مسلسل مضبوط کرے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نوجوان ہونے کے ناتے خاص طور پر دیگر نوجوانوں کے تئیں آپ کی ایک خصوصی ذمہ داری ہے۔ آج پوری دنیا ہمارے نوجوانوں کی صلاحیت اور ہنر پر اعتماد کر رہی ہے۔ دنیا کو ہمارے جدت طرازوں، صنعت کاروں اور نوجوان طاقت سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔

لہروں پر فتح لکھیں، وہ حوصلہ ہمارا ہو

اسی دوران وزیر اعظم مودی نے ایک نظم پڑھتے ہوئے کہا:

''سورج ہمارا ہو، سمندر بھی ہمارا ہو۔
کشتی ہماری ہو، ملاح بھی ہمارا ہو۔
لہروں پر فتح لکھیں، وہ حوصلہ ہمارا ہو۔''

انہوں نے کہا کہ آج بھارت کا نوجوان اسی حوصلے کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اب بھارت سرکار کا حصہ بننے کے بعد آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ ملک کے نوجوانوں کی امنگوں کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں پوری صلاحیت کے ساتھ انجام دیں۔

امیت شاہ کے پروگراموں سے مسلم افسران کی بے دخلی

ترنمول رکن پارلیمنٹ نے مہوا موئترا نے اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹایا، مذہب کی بنیاد پر سینئر آئی اے ایس، آئی پی ایس افسران کو سرکاری پروگراموں سے دور رکھنے کا الزام، فوری جانچ کا مطالبہ کیا

کولکاتا: (ایجنسی) مغربی بنگال میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے دوروں کے دوران سینئر مسلم آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران کو سرکاری پروگراموں سے مبینہ طور پر دور رکھنے کا معاملہ اب اقوام متحدہ تک پہنچ گیا ہے۔ ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے برائے اقلیتی امور نکولس لیوراٹ کو خط لکھ کر الزام عائد کیا ہے کہ جولائی اور اگست میں امیت شاہ کے مغربی بنگال دوروں کے دوران تین سینئر مسلم افسران کو مبینہ طور پر سرکاری اجلاسوں اور پروٹوکول کی ذمہ داریوں سے الگ رکھا گیا۔

موئترا نے سلی گڑی کے پولیس کمشنر سید وقار رضا، مغربی بنگال پولیس کی خصوصی ٹاسک فورس کے سربراہ جاوید شمیم اور آئی اے ایس افسر خلیل احمد کے نام لیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انہیں بعض پروگراموں میں شرکت سے روکا گیا یا وہاں سے جانے کے لیے کہا گیا، جبکہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے افسران کو شرکت کی اجازت دی گئی۔

موئترا نے اقوام متحدہ سے معاملے کا جائزہ لینے اور متعلقہ سرکاری ریکارڈ، دوروں کی تفصیلات اور دیگر شواہد محفوظ رکھنے کی اپیل کی ہے۔ تاہم یہ الزامات فی الحال مہوا موئترا کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں اور ان کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

تلنگانہ میں آر پی ایف اہلکار نے خاتون کو پیٹا

ریلوے کی جانچ شروع

سکندرآباد: (ایجنسی) تلنگانہ کے ایک ریلوے اسٹیشن سے ایسا واقعہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد پولیس کی وردی پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ جمعہ کی رات ریلوے پروٹیکشن فورس کے ایک اہلکار نے ایک خاتون کے ساتھ مبینہ طور پر مار پیٹ کی اور اس کے بال پکڑ کر اسے گھسیٹا۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد لوگوں میں غم و غصہ دیکھا گیا، جس کے بعد حکام نے متعلقہ اہلکار کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کر دی۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ آر پی ایف کا اہلکار خاتون کے ساتھ ہاتھا پائی کر رہا ہے۔ وہ اسے پیٹتا ہے اور ریلوے اسٹیشن کے احاطے کے قریب اس کے بال پکڑ کر گھسیٹتا ہوا بھی نظر آتا ہے۔ سامنے آنے والی ویڈیو سے ابھی یہ واضح نہیں ہو سکا ہے کہ ہاتھا پائی کی اصل وجہ کیا تھی۔ واقعے کی مکمل جانچ کے بعد ہی اس کی اصل وجہ سامنے آنے کی توقع ہے۔ ویڈیو دیکھنے کے بعد لوگوں نے شدید غصے کا اظہار کیا اور متعلقہ اہلکار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

یو پی آئی چارج کا پٹرول پمپوں پر منفی اثر، نقد ادائیگی کے پوسٹر چسپاں

دکانداروں سے تاجروں تک مارجن کم ہونے پر تشویش

نئی دہلی: (ایجنسی) مودی حکومت نے 2000 روپے سے زیادہ کے یو پی آئی لین دین پر 0.4 فیصد کا 'مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ' (یو پی آئی ایم ڈی آر) نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ اگلے ماہ 15 اکتوبر سے نافذ ہونے والا ہے۔ لیکن 'یو پی آئی ایم ڈی آر' چارج نافذ ہونے سے قبل ہی اس کے منفی اثرات نظر آنے لگے ہیں۔ جہاں دکانداروں سے لے کر تاجروں تک میں مارجن کم ہونے کی تشویش بڑھ گئی ہے، وہیں خصوصاً پٹرول پمپوں پر اب الگ ہی منظر ہے۔ راجستھان کے الور میں کئی پٹرول پمپوں پر نقد ادائیگی کے پوسٹر لگا دیے گئے ہیں اور یہاں پٹرول-ڈیزل بھروانے کے لیے پہنچنے والے صارفین سے صاف کہا جا رہا ہے کہ 2000 روپے سے زیادہ کی ادائیگی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تیل کی آن لائن ادائیگی لینے سے بھی گریز کیا جا رہا ہے۔

مودی حکومت یو پی آئی پر 2000 روپے سے زیادہ کے لین دین پر ایم ڈی آر ٹیکس وصول کرنے کی تیاری میں ہے اور اکتوبر سے یہ نیا ضابطہ (یو پی آئی ایم ڈی آر چارج رول) نافذ کیا جائے گا۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک خبر کے مطابق الور میں پٹرول پمپوں پر اس معاملے کو لے کر ملک میں جاری اختلافات کے درمیان پٹرول پمپوں اور سی این جی اسٹیشنوں پر اب نقد ادائیگی کے پوسٹر لگ چکے ہیں۔ پٹرول پمپ آپریٹروں نے کہا ہے کہ اکتوبر سے ٹیکس کا عمل نافذ ہوگا۔ اس لیے فی الحال وہ لوگ یو پی آئی ادائیگی لے رہے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے لوگوں کو اس کے بارے میں اطلاع مل رہی ہے، وہ اس سے زیادہ کی یو پی آئی ادائیگی سے گریز کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لوگوں میں بھی یو پی آئی ادائیگی کو لے کر کنفیوژن کی کیفیت ہے۔

پٹرول پمپ آپریٹروں نے یو پی آئی پر لگنے والے ٹیکس کے حوالے سے بتایا کہ اکتوبر سے نافذ ہونے والے یو پی آئی ایم ڈی آر سے متعلق ابھی تک کوئی واضح ہدایات نہیں ملی ہیں۔ حالانکہ کچھ پمپوں نے نقد ادائیگی لینی شروع بھی کر دی ہیں اور لوگوں کو نقد ادائیگی کے بارے میں اطلاع بھی دی جا رہی ہیں۔ دوسری جانب پٹرول پمپ پر پٹرول-ڈیزل بھروانے کے لیے آنے والے صارفین نے بتایا کہ اب تک لوگوں میں پس و پیش کی صورتحال ہے۔ انہیں صحیح اطلاع نہیں مل پا رہی ہیں۔ حالانکہ لوگ 2000 روپے سے زیادہ آن لائن ٹرانزیکشن سے گریز کر رہے ہیں۔ اگر انہیں 2000 روپے سے زیادہ کی ادائیگی کسی کو کرنی ہے تو وہ رقم کو 2 سے 3 حصوں میں منتقل کر رہے ہیں۔ لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر تاجروں پر کوئی اثر پڑے گا تو اس کا اثر عام آدمی کی جیب پر پڑنا بھی لازمی ہے، کیونکہ تاجر کوئی بھی ٹیکس اپنی جیب سے ادا نہیں کرتا۔ انہوں نے بتایا کہ آنے والے وقت میں کھانے پینے کی اشیا کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت کو اچانک اس طرح ٹیکس نہیں لگانا چاہیے۔

بلقیس بانو کیس کے مجرم کو 7 روز کی پیرول

گجرات: (ایجنسی) گجرات ہائی کورٹ نے 2002 کے بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری اور ان کے خاندان کے سات افراد کے قتل کے معاملے میں عمر قید کی سزا یافتہ مجرم رادھے شیام شاہ کو خاندانی مالی مشکلات کی بنیاد پر سات روز کی پیرول منظور کر لی۔ جسٹس سنجیو جے ٹھاکر نے شاہ کی درخواست اور جیل حکام کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد یہ حکم جاری کیا۔ عدالت نے شاہ کو 10 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے پر پیرول دینے کی منظوری دی اور ہدایت دی کہ وہ رہائی کے تیسرے اور پانچویں روز قریبی پولیس اسٹیشن میں اپنی حاضری درج کرائے اور سات روز کی مدت مکمل ہوتے ہی جیل حکام کے سامنے واپس پیش ہو جائے۔ شاہ کے وکیل کے مطابق خاندان کی مالی حالت مشکل ہے اور وہ پیرول کے دوران گھر کے اخراجات میں مدد کرنا چاہتا ہے۔ شاہ کو 2008 میں ممبئی کی خصوصی عدالت نے بلقیس بانو کے اجتماعی عصمت دری اور ان کے خاندان کے سات افراد کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ وہ ان 11 مجرموں میں شامل تھا جنہیں اگست 2022 میں گجرات حکومت کی جانب سے سزا میں تخفیف کے بعد رہا کیا گیا تھا، تاہم جنوری 2024 میں سپریم کورٹ نے ان کی رہائی کے احکامات منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا تھا کہ گجرات حکومت کو سزا میں تخفیف دینے کا اختیار نہیں تھا اور تمام مجرموں کو دوبارہ جیل میں جانے کی ہدایت دی تھی۔ رادھے شیام شاہ اس معاملے میں سپریم کورٹ سے رجوع کرنے والا واحد مجرم بھی تھا۔

عقیدت مندوں سے بھری کار نالے میں بہہ گئی، 8 ہلاک

بھوپال: (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے آگر مالوا ضلع میں ایک دردناک حادثہ پیش آیا ہے۔ جس میں ہفتے کے روز نل کھیڑا میں واقع 'ماں بگلامکھی مندر' کے قریب برساتی نالے میں عقیدت مندوں سے بھری ایک کار بہہ گئی۔ حادثے میں کار سوار 8 افراد کی موت ہو گئی۔ مہلوکین میں 3 بچے، 2 خواتین اور 3 مرد بتائے جا رہے ہیں۔ فی الحال مہلوکین کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ کار میں سوار عقیدت مند نل کھیڑا واقع 'ماں بگلامکھی مندر' میں درشن کے لیے پہنچے تھے۔ اسی دوران مندر کے قریب موجود برساتی نالے کو عبور کرتے وقت ان کی کار اچانک پانی کے تیز بہاؤ کی زد میں آ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پانی کا بہاؤ اتنا تیز ہو گیا کہ کار نالے میں بہہ گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ بارش کے بعد برساتی نالے میں پانی کا بہاؤ کافی تیز تھا۔ اسی دوران کار ڈرائیور نے نالے کو پار کرنے کی کوشش کی۔

حکومت اعداد و شمار کی بازیگری سے مہنگائی پر قابو پانا چاہتی ہے: جے رام رمیش

'ایکس' پر لکھا کہ ''مودی جی، یہ جو پبلک ہے، سب جانتی ہے۔ مہنگائی سے پریشان اتر پردیش، اتراکھنڈ پنجاب، منی پور اور گوا کی عوام انتخابات میں آپ کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم کرا دے گی''

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ایسا لگتا ہے کہ مودی حکومت نے عام آدمی کی رسوئی پر چوطرفہ حملہ بول دیا ہے۔ رسوئی کا بجٹ پوری طرح تباہ ہو چکا ہے۔ مودی حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کی وجہ سے آٹے-دال سے لے کر تیل تک، رسوئی کا بجٹ مسلسل بگڑ رہا ہے اور مہنگائی آسمان پر ہے۔''

اپنی ایکس پوسٹ میں جے رام رمیش مزید لکھتے ہیں کہ ''صرف چند دوست سرمایہ دار ہی عیش کر رہے ہیں، لیکن کروڑوں خاندان بہت پریشان ہیں۔ لیکن لیکن حکومت مہنگائی پر قابو پانے کے بجائے صرف سچائی چھپانے میں مصروف ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''عام آدمی کی تھالی مہنگی ہوتی جا رہی ہے، لیکن حکومت اعداد و شمار کی بازیگری سے مہنگائی پر قابو پانے کا دعویٰ کرنا چاہتی ہے۔'' پوسٹ کے آخر میں انہوں نے لکھا کہ ''مودی جی، یہ جو پبلک ہے، سب جانتی ہے۔ مہنگائی سے پریشان اتر پردیش، اتراکھنڈ، پنجاب، منی پور اور گوا کی عوام انتخابات میں آپ کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم کرا دے گی۔''

واضح رہے کہ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں ایک اخبار کا تراشا بھی شیئر کیا، جس کی سرخی ہے 'رسوئی کا بجٹ بگڑا: آٹا، دال سے لیموں تک کی قیمتیں آسمان پر'۔ اس میں ذکر ہے کہ ''مہنگائی کی مار سے عام آدمی کی رسوئی کا بجٹ بگڑ گیا ہے۔ خوردہ بازار میں روزمرہ کے راشن سے لے کر ہری سبزیوں تک کی قیمتوں میں تیزی درج کی گئی ہے۔ عالم باغ، فتح گنج اور نشات گنج کے خوردہ بازاروں میں گزشتہ 2 ہفتوں کے دوران آٹا، میدہ، مونگ دال سمیت دیگر غذائی اشیاء کی قیمتیں تیزی سے بڑھی ہیں۔ دوسری جانب سبزی بازار میں سب سے بڑا اضافہ لیموں کی قیمتوں میں ہوا ہے، جو 150 روپے سے بڑھ کر 200-220 روپے فی کلو ہو گیا ہے۔''

ترقی کو انسانی حقوق اور وقار سے الگ نہیں کیا جا سکتا، جسٹس بی آر گوئی

نئی دہلی: (ایجنسی) سابق چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی نے جمعہ کو کہا کہ انسانی حقوق کو سماجی اور معاشی ترقی کے سوالات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جسٹس گوئی نے بنیادی آزادیوں اور پائیدار ترقی کے اہداف کے درمیان گہرے تعلق کا جائزہ پیش کیا۔ سابق جج نے کہا، ''ایک شخص کو بظاہر سیاسی آزادی حاصل ہو سکتی ہے، لیکن جب وہ خوراک، تعلیم، صحت کی سہولت، روزگار یا باوقار زندگی گزارنے کے لیے ضروری بنیادی حالات سے محروم ہو تو اس آزادی کی حقیقی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے حقوق محض نظری تصورات بن کر نہیں رہ سکتے۔'' وہ نویں چیف جسٹس ایم سی چاگلہ میموریل لیکچر سے خطاب کر رہے تھے۔ جسٹس گوئی نے زور دیا کہ صرف معاشی ترقی کو انسانی ترقی کا پیمانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ انہوں نے سوال اٹھایا، ''جب ہم ترقی کی بات کرتے ہیں تو یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ترقی کس کے لیے ہے، کس مقصد کے لیے ہے اور اس کی قیمت کون ادا کر رہا ہے؟'' جسٹس گوئی نے سپریم کورٹ کی گرین بینچ کی سربراہی کے اپنے تجربے کو بھی یاد کیا۔ انہوں نے عدالتی فیصلوں کو ماحولیات اور ایک جانب ماحولیاتی تحفظ جب کہ دوسری جانب پائیدار ترقی کے درمیان توازن قائم کرنے کی ایک مشکل کوشش قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ عدلیہ نے جنگلی حیات کے محفوظ علاقوں کے قریب ماحولیات کے حوالے سے حساس زون قائم کر کے ماحولیاتی تحفظ اور مقامی برادریوں کی روزی روٹی کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح ماتھیران میں انسانوں کے ذریعے کھینچے جانے والے رکشوں کو مرحلہ وار ختم کر کے ان کی جگہ بیٹری سے چلنے والی گاڑیوں کو متعارف کرانے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد کارکنوں کے وقار کا تحفظ بھی تھا۔

مہاراشٹر میں قحط کا اعلان کیا جائے

کسانوں کو فی ہیکٹر 50 ہزار روپے امداد دی جائے: شرد پوار

فڑنویس حکومت سے فوری قرض معافی، نئے فصل قرض اور پانی و چارے کے انتظامات کا مطالبہ

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے سربراہ شرد پوار نے ریاست میں کم بارش کے باعث پیدا ہونے والی سنگین صورتحال کے پیش نظر مہاراشٹر میں فوری طور پر قحط کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو بھیجے گئے تین صفحات پر مشتمل خط میں شرد پوار نے کسانوں کو کم از کم 50 ہزار روپے فی ہیکٹر اور ہر زرعی مزدور خاندان کو 25 ہزار روپے کی خصوصی مالی امداد دینے کے ساتھ فوری قرض معافی اور نئے فصل قرض فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ شرد پوار نے کہا کہ ریاست کے 36 میں سے 31 اضلاع میں ناکافی بارش کے سبب کھڑی فصلیں شدید متاثر ہوئی ہیں۔ سویابین، کپاس، باجرا، مکئی، تور، مونگ اور اڑد کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے، جبکہ کیڑوں اور بیماریوں کے حملوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر صورتحال پر فوری قابو نہ پایا گیا تو پینے کے پانی اور مویشیوں کے لیے چارے کا بحران مزید سنگین ہو سکتا ہے۔ شرد پوار نے کہا کہ حکومت کو قحط کے باضابطہ جائزے کے مقررہ معیار کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ریاست کے کئی علاقوں میں حالات پہلے ہی انتہائی تشویشناک ہو چکے ہیں۔ ان کے مطابق قومی آفات سے نمٹنے والی فورس کی رہنما ہدایات کے تحت فصلوں کے نقصان کا سرکاری سروے 5 اکتوبر سے شروع ہونا ہے، لیکن اس سے قبل ہی شدید متاثرہ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دے کر تمام متعلقہ رعایتیں نافذ کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کسانوں کو فوری مالی مدد فراہم کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر ہیکٹر پر کم از کم 50 ہزار روپے کی امداد اور ہر زرعی مزدور خاندان کو 25 ہزار روپے دیے جائیں۔

عمر خالد کی حمایت میں نجی فلم اسکریننگ کو ممبئی پولیس نے روک دیا!

پولیس کی مداخلت کے بعد دوسرے مقام کا پروگرام بھی منسوخ، منتظمین نے پولیس کمشنر، انسانی حقوق کمیشن اور پی یو سی ایل میں شکایت کی

ممبئی: (ایجنسی) عمر خالد، شرجیل امام اور دیگر سیاسی قیدیوں کی حمایت میں منعقد کی جانے والی ایک نجی فلم اسکریننگ کو مبینہ طور پر پولیس دباؤ کے باعث منسوخ کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اسکریننگ کے منتظمین پرشانت پنڈیر اور شرشتی کھنہ نے 19 ستمبر کو جاری بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے کسی تنظیم کی وابستگی کے بغیر بطور دو افراد ایک نجی مقام پر فلم دکھانے اور سیاسی قیدیوں، انسانی حقوق اور شہری آزادیوں پر گفتگو کا پروگرام بنایا تھا۔ ان کے مطابق پہلے مقام کے دستیاب نہ رہنے کے بعد انہوں نے دوسرے مقام کو طے کیا اور 18 ستمبر کی شام تقریباً ساڑھے چھ بجے انتظامات کی تصدیق کر کے وہاں سے روانہ ہوئے، تاہم تقریباً 7 بجے سادہ لباس میں کچھ افراد مقام پر پہنچے اور منتظمین کے مطابق مقام کے ذمہ دار سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے اسکریننگ منسوخ کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ ان کا کہنا ہے کہ مقام کے ذمہ دار کو بعد میں ایک اعلیٰ پولیس افسر کی فون کال موصول ہوئی اور پولیس کی گاڑی بھی وہاں پہنچی، جس کے بعد پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ منتظمین کا دعویٰ ہے کہ یہ کوئی عوامی مظاہرہ یا غیر قانونی اجتماع نہیں تھا بلکہ ادائیگی کے بعد بک کیا گیا نجی پروگرام تھا، جس میں شرکا کی پیشگی رجسٹریشن کی گئی تھی۔ بیان کے مطابق 19 ستمبر کو پولیس اہلکار سادہ لباس میں باندرہ کے ایک سابقہ مقام پر بھی پہنچے، جہاں منتظمین نے صرف جگہ دستیاب ہونے کے امکانات پر بات کی تھی اور پروگرام وہاں منعقد نہیں ہونا تھا۔ منتظمین کا مزید دعویٰ ہے کہ پولیس اہلکاروں کو اس نجی اسکریننگ سے متعلق ایسی معلومات اور پیغامات کا بھی علم تھا جو صرف منتظمین اور رجسٹرڈ شرکا کے درمیان نجی گروپ میں شیئر کیے گئے تھے۔ انہوں نے سوال اٹھایا ہے کہ یہ معلومات پولیس تک کیسے پہنچیں۔ منتظمین کے مطابق مقام کے آس پاس کئی گھنٹوں تک سادہ لباس اہلکاروں کی موجودگی بھی دیکھی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے 18 ستمبر کے واقعے کے بعد ممبئی پولیس کمشنر، قومی انسانی حقوق کمیشن، مہاراشٹر ریاستی انسانی حقوق کمیشن، پی یو سی ایل مہاراشٹر اور فری اسپیچ کلیکٹو کو اپنی شکایت سے آگاہ کیا ہے۔ ان کے مطابق پولیس کمشنر کو دی گئی درخواست مزید کارروائی اور جانچ کے لیے جوائنٹ کمشنر آف پولیس، قانون و نظم، ممبئی کو بھیج دی گئی ہے۔ دونوں منتظمین نے کہا کہ وہ پورے واقعے، مقامات سے رابطوں، پروگرام کی منسوخی، پولیس کی موجودگی اور نجی معلومات تک مبینہ رسائی سے متعلق تمام شواہد محفوظ کر رہے ہیں اور سول سوسائٹی، صحافیوں، وکلا اور انسانی حقوق کے کارکنوں سے معاملے کی دستاویز بندی اور جانچ کی اپیل کی ہے۔

فلسطینی عوام مقبوضہ بیت المقدس میں قابض صہیونی دشمن کے جارحانہ عزائم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں: حماس

غزہ: اسلامی تحریکِ مزاحمت (حماس) کے سیاسی بیورو کے رکن اور ادارہ امورِ قدس کے سربراہ ہارون ناصرالدین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ انتہا پسند مجرم وزیر بن گویر کی طرف سے مسجدِ اقصی پر دھاوے، اس کی بے حرمتی، وہاں مذہبی رسومات اور عبادات کی ادائیگی اور مقدس شہر اور اس کے مکینوں کے خلاف قابض دشمن کی بڑھتی ہوئی جارحیت اس بات کی متقاضی ہے کہ یہودیانے کی کوششوں کو ناکام بنانے اور قابض دشمن کو اس کے مسلسل حملوں سے باز رکھنے کے لیے تمام سطحوں پر ایک زوردار اور مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ ہارون ناصرالدین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آبادکاروں کی طرف سے مسجدِ اقصی پر جاری دھاوے ایک ایسے منظم منصوبے کا حصہ ہیں جس کا ہدف مقبوضہ قدس میں مسجد اور پرانے شہر کو نشانہ بنانا اور اس کے نقوش و تشخص کو عربی اور اسلامی شناخت سے محروم کرنا ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قدس کے باسیوں کے عزم، استقامت اور یہودیت سازی کے تمام منصوبوں کے خلاف ان کی بھرپور مزاحمت کی بدولت یہ جرائم ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔ قیادت کے رکن ناصرالدین نے مسجدِ اقصی سے بے دخلی کے فیصلوں میں اضافے سے خبردار کیا، جو اس سال ایک ہزار کے قریب پہنچ چکے ہیں، اس کے علاوہ ہزاروں وہ میدانی بے دخلی کے احکامات بھی شامل ہیں جو پرانے شہر اور مسجد تک پہنچنے سے روکتے ہیں، اور یہ سب کچھ مسجدِ اقصی کو نمازیوں اور حاضرین سے خالی کرانے کے اہداف کے تحت کیا جا رہا ہے۔ ناصرالدین نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اقدامات مقدسات پر ایک صریح حملہ ہیں، انہوں نے قدس اور مسجدِ اقصی میں قابض دشمن کے منصوبوں اور یہودیت سازی کے پروگراموں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی اپیل کی۔ قیادت کے رہنما ناصرالدین نے مسجدِ اقصی کو درپیش خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک متفقہ فلسطینی، عرب اور اسلامی مؤقف اپنانے کی دعوت دی اور مسجدِ اقصی اور شہرِ قدس کے خلاف ہونے والی یہودیت سازی کے مقابلے میں بھرپور اجتماع اور نکلنے کی ضرورت پر زور دیا۔

فلسطینی طلبہ کا عمومی اجتماع قائم، مہند دودین صدر منتخب

غزہ (ایجنسیاں): پہلی کانفرنس کے اختتام پر "فلسطینی طلبہ کے عمومی اجتماع" کا باضابطہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس تقریب میں 28 سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے فلسطینی طلبا تنظیموں، اداروں، کلبوں اور اقدامات کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ ماہرینِ تعلیم، سماجی شخصیات اور طلبا و نوجوانوں کے امور کے ماہرین نے شرکت کی۔

اجتماع کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس کا قیام گزشتہ عرصے کے دوران پھیلے ہوئے ایک تسلسل کا نتیجہ ہے، جس میں متعدد ممالک میں ہونے والی ملاقاتیں اور تنظیمی ترجیحات شامل ہیں، جن کا مقصد ایک جامع فلسطینی طلبا فریم ورک بنانا ہے جو طلبا اور فلسطینی تنظیموں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دے اور دنیا بھر میں ان کے تجربات کو ایک مشترکہ ادارہ جاتی پلیٹ فارم سے جوڑے۔

فلسطینی طلبا کے عمومی اجتماع کی صدارت کے انتخابات

جمعرات کو شروع ہونے والی اس کانفرنس میں کئی تنظیمی مراحل مکمل کیے گئے، جن میں سب سے نمایاں اجتماع کی صدارت کے انتخابات تھے، جو جمعہ کے روز 28 ممالک کی طلبا تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے جنرل اسمبلی کے اراکین کی موجودگی میں منعقد ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں الخلیل شہر سے تعلق رکھنے والے فلسطینی طالب علم مہند دودین "فلسطینی طلبا کے عمومی اجتماع" کے صدر منتخب ہو گئے۔

نتائج کے اعلان کے بعد مہند دودین نے فلسطینی طلبا کے درمیان اتحاد اور مشترکہ عمل کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا، نیز مختلف ممالک میں موجود طلبا تنظیموں کی کوششوں اور تجربات کو یکجا کرنے پر زور دیا، تاکہ ایک زیادہ منظم ادارہ جاتی طلبا تحریک تشکیل دی جا سکے جو فلسطینی طلبا اور ان کے قضایا کی بہتر خدمت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

کانفرنس کے دوران یہ بھی اعلان کیا گیا کہ اندرون و بیرونِ ملک فلسطینی طلبا کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے اور بانی مرحلے میں شرکت کو وسیع کرنے کے دائرہ کار میں، فلسطینی ماہرِ تعلیم نُہا صبحان غزہ کی پٹی میں اس اجتماع کی بانی باڈی کی کوارڈینیٹر کی ذمہ داری سنبھالیں گی۔

بانی مرحلہ اور طلبا انتخابات

اجتماع نے واضح کیا کہ اس کے بانی مرحلے میں فلسطینی طلبا تنظیموں کی تشکیل، ان کے نمائندوں اور صدور کے انتخاب کے لیے انتخابات کا انعقاد شامل تھا، جو بالآخر طلبا کی شمولیت کو وسعت دینے اور زیادہ مربوط نمائندہ ڈھانچے تشکیل دینے کے تنظیمی ہدف کے تحت جنرل اسمبلی کی تشکیل پر منتج ہوا۔

کانفرنس کے سیشنز میں مکالماتی نشستیں، تربیتی ورکشاپس اور تعارفی ملاقاتیں شامل تھیں جن میں فلسطینی طلبا تحریک کی تاریخ اور اس کے تجربات، طلبا کے کام کے فلسفے اور اس کی ذمہ داریوں، مختلف ماحول میں طلبا کو درپیش چیلنجز، نیز شریک وفود کے درمیان مشترکہ کام کو فروغ دینے اور تجربات کے تبادلے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

اجتماع کا وژن اور اہداف

اس کے تعارفی پروفائل کے مطابق، اجتماع کا وژن فلسطینی طلبا کے کام میں قیادت فراہم کرنا اور دنیا بھر میں طلبا کی توانائیوں اور صلاحیتوں کو یکجا کرنا ہے، تاکہ یہ طلبا قیادت کو بااختیار بنا کر اور فلسطینی کاز میں ان کی موجودگی کو تقویت دے کر فلسطینی قومی پروجیکٹ کا ایک بازو بن سکے۔

یہ اجتماع خود کو ایک جامع فلسطینی طلبا فریم ورک کے طور پر متعارف کراتا ہے جو سال 2026ء میں قائم ہوا، تاکہ یہ دنیا بھر میں فلسطینی طلبا تحریک کی توسیع اور اس کی توانائیوں کا حبیب بن سکے، اور طلبا کی موجودگی کو اجاگر کرنے، ان کی نمائندگی کرنے اور ان کے سماجی و قومی کردار کو ترقی دینے کا ذریعہ بنے۔

اس کے مقاصد میں فلسطینی طلبا کے اجزاء اور اداروں کو ایک ایسے ادارہ جاتی فریم ورک کے تحت یکجا کرنا شامل ہے جو ہم آہنگی، تکامل اور مشترکہ عمل کو فروغ دے، بین الاقوامی شراکت داری اور تجربات کے تبادلے کو وسعت دے، اور تعادلی و بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر نمائندگی اور اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھنے والی طلبا قیادت کو ابھارے۔

یہ بین الاقوامی اداروں، یونیورسٹیوں اور طلبا یونینوں میں فلسطینی موجودگی کو مستحکم کرنے، عالمی طلبا کے فیصلہ سازی کے عمل میں شرکت کو بڑھانے، اور دنیا بھر کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی پلیٹ فارمز پر فلسطینی ثوابت کی بنیاد پر فلسطینی بیانیے کو جڑیں مضبوط کرنے کے لیے بھی کوشاں ہے۔ اجتماع کا ماننا ہے کہ اپنے معاشرے اور اپنے کاز میں طالب علم کے فعال کردار کی بحالی کے لیے یہ ضروری ہے کہ طلبا کی توانائیوں کو ایک مشترکہ فضا میں منظم کیا جائے، تاکہ وطن اور ڈائسپورا میں فلسطینی طلبا کے وسیع پھیلاؤ کو ایک اجتماعی انسانی، فکری اور ادارہ جاتی طاقت میں بدلا جا سکے۔

قومی مرجعیت اور فیصلے کی آزادی

جہاں تک اس کی مرجعیت کا تعلق ہے، اجتماع نے "جمع کرنا نہ کہ ختم کرنا، تکامل نہ کہ مقابلہ، ہم آہنگی نہ کہ متبادل" کے اصول کو اپنانے کا اعلان کیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ خود کو موجودہ طلبا تنظیموں کے متبادل کے طور پر پیش نہیں کرتا، بلکہ ایک ایسے جامع فریم ورک کے طور پر سامنے آتا ہے جو مشترکہ عمل کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے اور اس کے اثرات کو وسیع کرتا ہے۔

اس نے وطن اور ڈائسپورا میں فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعادہ کیا، اس طور پر کہ وہ ایک ایسا واحد عوام ہیں جن کی قومی شناخت اور مشترکہ کاز ایک ہے اور یہ کہ قومی حقوق، آزادی، وقار، حقِ واپسی اور خود ارادیت اس کی قومی مرجعیت کی بنیاد ہیں۔

اس نے ایک جامع قومی وژن کو اپنانے کا بھی اعلان کیا جو قبضے، استعمار اور جبری بے دخلی کی مخالفت، فلسطینی قومی حقوق سے وابستگی، بین الاقوامی قوانین کے تحت دیئے گئے ضابطوں کے مطابق قبضے کے خلاف مزاحمت پر مبنی ہے۔

اجتماع نے اس بات پر زور دیا کہ وہ طلبا کے میدان میں ایسے کام کرتا ہے جو فلسطین اور اس کے طلبا کے کاز کی خدمت کرے، ساتھ ہی اپنے فیصلے کی آزادی کو برقرار رکھے تاکہ وہ کسی بھی سیاسی قوت یا جماعت کا تنظیمی بازو نہ بنے، اور قومی مرجعیت اور مشترکہ طلبا مفاد کے دائرے میں تمام فلسطینی طلبا اجزاء اور رجحانات کے لیے کھلا رہے۔

یوروویژن سے ایڈ شیران کے ٹور تک، غزہ سے اظہارِ یکجہتی نے اسرائیل کے خلاف ایک ثقافتی محاذ کھول دیا

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی پر جاری اسرائیلی جنگ کے تناظر میں فلسطینیوں سے یکجہتی کرنے والی فنی اور ثقافتی تحریکوں کا دائرہ کار تیزی سے پھیل رہا ہے، جو اب انفرادی موقف سے آگے بڑھ کر بین الاقوامی تقریبات کے بائیکاٹ، فلمی اداروں کے اندر احتجاج اور فلسطین کی حمایت کرنے پر دباؤ کا شکار ہونے والے فنکاروں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کی لہروں تک پہنچ چکا ہے۔

اس تناظر میں کئی پے در پے پیش رفت سامنے آ رہی ہیں، جن میں آئرلینڈ کا »یوروویژن « 2027 مسابقے میں حصہ نہ لینے کا اعلان، امریکی ریپر ماکلیمور سے یکجہتی کے طور پر برطانوی گلوکار ایڈ شیران کے ٹور سے فنکاروں کی علیحدگی اور دستاویزی فلم »نازا« کے دونوں ہدایت کاروں کو جنگِ غزہ پر مبنی ان کے کام کی وجہ سے اسرائیلی دھمکیوں کا سامنا کرنے کے بعد ملنے والا بین الاقوامی سپورٹ شامل ہے۔

یہ تحرکات عالمی فنی منظر نامے کے مختلف شعبوں میں مسئلہ فلسطین کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہیں، اور ساتھ ہی فنکاروں پر سیاسی و تجارتی دباؤ کی حدود اور جنگوں و مظالم سے نمٹنے میں ثقافتی اداروں کے کردار پر بحث کو بھی جنم دیتی ہیں۔

یوروویژن کا بائیکاٹ.. تجدید پاتی یورپی پوزیشنز

آئرلینڈ کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن ادارے «RTÉ» نے غزہ کی پٹی میں جاری جانی نقصان اور مسلسل انسانی بحران کے ساتھ ساتھ پٹی تک آزاد بین الاقوامی صحافیوں کی رسائی پر پابندی کے خدشات کے پیشِ نظر، یورپی گیت کے مسابقے »یوروویژن « 2027 میں آئرلینڈ کی شرکت اور اس کی نشریات سے صاف انکار کر دیا ہے۔

یہ فیصلہ مسابقے میں اسرائیل کی شرکت کے خلاف آئرلینڈ کے دیرینہ موقف کی تجدید ہے یہ غزہ کی جنگ کے دوران بین الاقوامی ثقافتی و فنی تقریبات میں اس کی مسلسل موجودگی پر ہونے والی یورپی بحث کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔

یاد رہے کہ اس سے پچھلے سال کی تقریب میں اسرائیل کی شرکت کے خلاف پانچ ممالک، آئرلینڈ، نیدرلینڈز، آئس لینڈ، سلووینیا اور اسپین نے بائیکاٹ کیا تھا، جیسا کہ اصل متن میں ذکر کیا گیا ہے۔

یہ بائیکاٹ ظاہر کرتے ہیں کہ جنگ کے خلاف اعتراض اب عوامی اور فنی پلیٹ فارمز پر منتقل ہو چکا ہے، جہاں ثقافتی تحفظات کا ملاپ سیاسی اور اخلاقی موقف سے ہوتا ہے، اور اسرائیل کی شرکت منتظم اداروں اور سامعین دونوں کے نزدیک بحث کا موضوع بن جاتی ہے۔

ماکلیمور اور ایڈ شیران.. فلسطین سے یکجہتی کے طور پر فنی بائیکاٹ

انفرادی سطح پر، امریکی ریپر ماکلیمور کا معاملہ فنی منظر نامے کے مرکز میں آ گیا، جب انہیں برطانوی گلوکار ایڈ شیران کے «Loop Tour» کے امریکی حصے کے باقی کنسرٹس سے ہٹا دیا گیا، یہ اقدام انہوں نے نیو جرسی ریاست میں ایک کنسرٹ کے دوران فلسطینیوں کے حق میں دیے گئے بیانات کے بعد اٹھایا تھا۔

ماکلیمور نے مذکورہ کنسرٹ کے دوران فلسطین کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کیا تھا اور غزہ اور مقبوضہ مغربی کنارے کے مکینوں کو نہ بھولنے کی اپیل کی تھی۔ ٹور کے آرگنائزر کا کہنا تھا کہ کنسرٹس کے مقامات کے کچھ مالکان نے منتظمین کو مطلع کیا تھا کہ اگر ریپر کی شرکت جاری رہی تو وہ شوز کی اجازت نہیں دیں گے۔

اس فیصلے نے فنی حلقوں میں شدید ردِعمل کو جنم دیا؛ چنانچہ کنسرٹس کے افتتاح میں حصہ لینے والے فنکاروں، جن میں فینیاس، لوکا گراہم اور آرون رو شامل ہیں، نے ماکلیمور سے اظہارِ یکجہتی کے طور پر بائیکاٹ کر دیا، یوں ان کی برطرفی کا واقعہ ایک ایسے بحران میں بدل گیا جس کے اثرات پورے ٹور پر پڑے۔ یہ پیش رفت ان چیلنجوں کو بے نقاب کرتی ہے جن کا سامنا فنکاروں کو فلسطین سے جڑے سیاسی موقف کا اظہار کرتے وقت کرنا پڑ سکتا ہے، بالخصوص جب وہ موقف کنسرٹس کے منتظمین اور ہالز و املاک کے مالکان کے مفادات سے متصادم ہوں۔

غزہ میں ماکلیمور کے اس موقف کا عوامی اور فنی سطح پر زبردست خیر مقدم کیا گیا، چنانچہ فلسطینی فنکاروں نے تباہ شدہ عمارت کے ملبے پر ان کی ایک بڑی تصویر (میورل) بنائی، جو فلسطینیوں سے ان کی یکجہتی کے اعتراف کی ایک شکل تھی، یہ ایک ایسا منظر ہے جو قطاع سے باہر کے فنی موقف اور جنگ کے اثرات جھیلنے والے باسیوں کے تجربے کو آپس میں جوڑتا ہے۔ سینمائی میدان میں، اسرائیلی ہدایت کاروں یوآف ابراہام اور راشیل شور کی دستاویزی فلم »نازا« نے دنیا بھر کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی، جب اس میں غزہ جنگ کے دوران ہدف بنانے اور قتل کے نظام سے متعلق اسرائیلی عسکری و انٹیلی جنس مشینری کے 24 سابقہ اور موجودہ کارکنوں کی گواہیاں پیش کی گئیں۔ اس فلم نے وینس فلم فیسٹیول میں خصوصی جوری کا ایوارڈ حاصل کیا، جبکہ اس کے ہدایت کاروں کو اس کام کی بنیاد پر، جو کہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیوں کو بے نقاب کرتا ہے، اسرائیلی تنقید اور دھمکیوں کی مہم کا سامنا کرنا پڑا، جن میں ان کی شہریت چھیننے کی دھمکیاں بھی شامل تھیں۔

اس کے بعد فلم سازوں، ثقافتی اور انسانی حقوق کے اداروں نے ہدایت کاروں کے ساتھ یکجہتی کا اعلان کیا، اور اظہارِ رائے اور فنی عمل کی آزادی کے تحفظ نیز فلم سازوں کو ان کے کام اور موقف کی وجہ سے نشانہ بنانے والی دھمکیوں اور سزاؤں کو مسترد کرنے پر زور دیا۔ بین الاقوامی سینمائی اداروں نے بھی ہدایت کاروں کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ متنازع فلموں سے نمٹنے کا طریقہ خوف زدہ کرنا یا سزائیں دینا نہیں بلکہ بات چیت اور تنقید ہونا چاہیے۔ اس معاملے کی اہمیت صرف ایک مخصوص فلم کے تنازع تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ دستاویزی سینما کی عسکری اور سیاسی اداروں سے بازپرس کرنے کی صلاحیت اور ان گواہیوں کے تحفظ کے سوالات کو جنم دیتی ہے جو انحرافات سے بحث کرتی ہیں، بالخصوص جنگ پر تنقید کرنے والے فن پاروں کے تخلیق کاروں پر دباؤ ڈالنے کی کوششوں کے سائے میں۔ یہ تمام واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ فلسطینیوں کے ساتھ فنی یکجہتی مختلف شکلیں اختیار کر رہی ہے؛ جس کی ابتدا ادارہ جاتی بائیکاٹ سے ہوتی ہے، جو انفرادی موقف اور یکجہتی کے لیے کیے جانے والے بائیکاٹ سے گزرتی ہے، اور دستاویزی فلموں کی تیاری و نمائش یا پھر آرٹ اور دیواروں کے ذریعے حمایت کے علامتی اظہار پر ختم نہیں ہوتی۔ اگرچہ فنکاروں اور اداروں کے محرکات اور ان کے مواقف کی حدود مختلف ہو سکتی ہیں، تاہم حالیہ پیش رفت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ غزہ پر مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ بین الاقوامی ثقافتی مباحثوں میں مسلسل موجود ہے، اور آرٹ و سیاست کے مابین تعلق نیز فنکاروں کو بغیر کسی دباؤ یا دھمکی کے اپنے خیالات کے اظہار کے حق پر بحث شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ جبکہ اسرائیل اور اس کی حامی تنظیمیں اپنی پالیسیوں پر ہونے والی تنقید کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں، وہیں فنانشل اور ثقافتی آوازیں جواب دہی اور آزادیِ اظہار سے متعلق سوالات اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بیروت میں 'اجیال التحریر' کانفرنس.. نوجوانوں سے تحریکِ آزادی میں اپنا کردار ادا کرنے کی ذمہ داری

بیروت (ایجنسیاں): لبنان کے دارالحکومت بیروت میں 19 ستمبر کو »اجیال التحریر« (آزادی کی نسلیں) کے عنوان سے ایک کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں متعدد ممالک سے آنے والے نوجوانوں اور طلبہ کے وفود، دنیا بھر سے فلسطین کے ساتھ یکجہتی کرنے والی تحریکوں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ فلسطینی پناہ گزین کیمپوں کے باسیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

» فلسطین انٹرنیشنل سینٹر « نے یہ کانفرنس ثاویہ البجول کے »البنان ہال« میں اس سلوگن کے تحت منعقد کی: »اگر آج ہم میں فلسطین کو آزاد کرانے کی طاقت نہیں ہے، تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم فتح اور آزادی کی نسل کو تیار کریں«۔ یہ ملاقات کیمپوں اور ڈائسپورا میں فلسطینی نوجوانوں کی موجودگی کو تقویت دینے اور ان کے لیے گفت و شنید، تنظیم اور مشترکہ عمل کا ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے کے مقصد سے منعقد کی گئی۔

کانفرنس کے منتظمین نے اس بات پر زور دیا کہ اس ملاقات کا مقصد نوجوان نسلوں کو قومی مسائل میں شریک کرنا، انہیں اقدام کرنے، ذمہ داری اٹھانے اور اپنے طریقوں کو نکھارنے کی ترغیب دینا ہے، تاکہ فلسطین کی آزادی اور وہاں واپسی کی جدوجہد میں ان کی موجودگی اور کردار کو مزید موثر بنایا جا سکے۔

ابوبکرہ: آزادی کی نسل آج ہی موجود ہے

'متبادل فلسطینی انقلابی مسار تحریک' کی جانب سے خطاب کرتے ہوئے کارکن خالدیہ ابوبکرہ نے اس بات پر زور دیا کہ » آزادی کی نسل « کی بات کرنے کا تعلق کسی ایسی نسل سے نہیں ہے جو مستقبل میں اپنی باری کا انتظار کرے، بلکہ اس کا تعلق آج کے موجود فلسطینی نوجوان سے ہے، جس پر آج ہی سے جدوجہد میں اپنا مقام حاصل کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ابوبکرہ نے شرکاء اور کانفرنس کے منتظمین کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور »اجیال التحریر« تحریک اور فلسطین انٹرنیشنل سینٹر کے رفقا کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس ملاقات کا اہتمام کیا اور فلسطینی نوجوانوں کو یکجا کیا۔

انہوں نے غزہ کی پٹی میں جاری نسل کشی، محاصرہ، بھوک اور تباہی کے باوجود ثابت قدم رہنے والے مزاحمتی عوام اور مغربی کنارے، القدس اور 1948ء کے مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے عوام اور مزاحمت کاروں کے ساتھ ساتھ صیہونی جیلوں میں قید اسیران کو بھی سلام پیش کیا۔

ابوبکرہ نے کہا کہ آزادی کی نسل کی بات کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی ایسی نسل آئے گی جس کی باری مستقبل میں آئے گی، بلکہ اس کا تعلق ان نوجوانوں سے ہے جو آج موجود ہیں اور جن پر آج سے ہی فلسطین کی آزادی اور واپسی کی جدوجہد میں اپنا مقام حاصل کرنے کی ذمہ داری ہے۔

انہوں نے کہا کہ متبادل فلسطینی انقلابی مسار تحریک نے اپنے آغاز سے ہی نوجوان نسلوں کی حمایت کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے، اور نوجوانوں کو خود کو منظم کرنے، اقدام کرنے، ذمہ داری اٹھانے اور جدوجہد کی قیادت میں اپنا حصہ ڈالنے کی ترغیب دی ہے۔ انہوں نے اپنی بات کا اختتام اس تاکید کے ساتھ کیا: "چونکہ فلسطین تمارا ہے، کاز تمہاری ہے اور کردار تمہارا ہی ہے"۔

رأفت مرہ: شعور اور تنظیم آزادی کی نسل کی تیاری کی اساس ہیں

دوسری جانب "حماس" کے عوامی عمل کے ذمہ دار رأفت مرہ نے اس بات پر زور دیا کہ کانفرنس کی اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ اس نے مختلف عمر کے نوجوانوں اور تمام فلسطینی کیمپوں کے باسیوں کو ایک جگہ جمع کیا ہے، اور ایک مشترکہ قومی وژن کے تحت ان کے درمیان روابط استوار کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ مرہ نے کہا کہ کانفرنس کی اہمیت تمام عمر کے اور مختلف فلسطینی کیمپوں سے تعلق رکھنے والے فلسطینی نوجوانوں کو یکجا کرنے میں ہے، تاکہ آزادی کی نسل کی تشکیل کے لیے کام کیا جا سکے۔

انہوں نے واضح کیا کہ اس نسل کی تیاری کے لیے نوجوانوں میں شعور بیدار کرنے اور انہیں فلسطین کے خیال پر پروان چڑھانے کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایسی ورکشاپس کے انعقاد کی بھی ضرورت ہے جو ان کے باہمی تعلق اور ہم آہنگی کو فروغ دیں، یہاں تک کہ ایسے لائحہ عمل وضع کیے جائیں جو انہیں ایک ساتھ اور مشترکہ طور پر یہ سوچنے اور عمل کرنے کے قابل بنائیں کہ ہم فلسطین کو کیسے آزاد کریں۔

ابو شاہین: نوجوان قابض دشمن کو پیغام دے رہے ہیں

اسکرین کے ذریعے، اسلامی جہاد تحریک کے رہنما علی ابو شاہین نے ایک خطاب میں اس بات کی تصدیق کی کہ بیروت میں »اجیال التحریر« کانفرنس کا انعقاد، اس میں مختلف فلسطینی کیمپوں سے نوجوانوں کا جمع ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ نسل اس بات کی مستحق ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جائے اور اس پر فخر کیا جائے۔

ابو شاہین نے کہا کہ کانفرنس، جس نے فلسطینی نوجوانوں کو مختلف کیمپوں سے اکٹھا کیا ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ یہی وہ » آزادی کی نسل « ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور جس پر فخر کیا جا سکتا ہے، اور یہ کہ یہ نوجوان » فلسطین کی آزادی کے راستے میں پہلا پتھر یا پہلا کیل « ثابت ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے کانفرنس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شرکت، اور ان کے اندر پائے جانے والے شعور اور احساسِ ذمہ داری پر خوشی کا اظہار کیا، اور اس بات کو سراہا کہ ان کی موجودگی صیہونی قابض دشمن کو یہ پیغام دیتی ہے کہ موجودہ نسل، جس نے سات اکتوبر کے واقعات اور اسرائیلی مظالم کو دیکھا ہے، فلسطین کی آزادی کے راستے میں حصہ لینے کے لیے تیار ہے۔ ابو شاہین نے کہا کہ » میں ان نوجوانوں اور لڑکیوں سے مل کر بہت خوش ہوں جو پورے شعور اور پوری ذمہ داری کے ساتھ یہاں آئے ہیں « اور اس بات کی تصدیق کی کہ قابض دشمن کے لیے ان کا پیغام یہ ہے کہ آج جو نسل موجود ہے وہ کسی نہ کسی دن فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے تیار ہے۔

بین الاقوامی شرکت اور یکجہتی جاری رکھنے کے مطالبات

کانفرنس صرف فلسطینی شرکت تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس میں مختلف ممالک کے بین الاقوامی کارکنوں کے خطابات بھی پیش کیے گئے، جنہوں نے فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کیا، اور فلسطین اور ڈائسپورا کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں کے خلاف قابض دشمن کے جرائم کو بے نقاب کرنے کے لیے اپنا کام جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

مختلف ممالک سے فلسطین کے ساتھ یکجہتی کرنے والی تحریکوں کے نمائندوں کی موجودگی نے منتظمین کی اس خواہش کو ظاہر کیا کہ وہ فلسطین کے کاز کے اردگرد مشترکہ کام کے دائرے کو وسعت دیں، اور فلسطین سے باہر کے نوجوانوں اور ہمدردوں کے حلقوں میں اس مسئلے کو زندہ رکھیں۔

بائیکاٹ بطور عوامی اور معاشی ہتھیار

کانفرنس میں بائیکاٹ کی اہمیت اور قابض دشمن کا مقابلہ کرنے میں اس کے کردار کے حوالے سے ایک خصوصی پیشکش بھی کی گئی، جہاں شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ قابض دشمن کی مصنوعات اور اس کی حامی کمپنیوں کا بائیکاٹ عوامی اور معاشی مزاحمت کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس پیشکش میں کئی عالمی کمپنیوں، جن میں » مکڈونلڈز « اور دیگر شامل ہیں، پر بائیکاٹ مہم کے اثرات کا احاطہ کیا گیا، جیسا کہ شرکاء نے تصدیق کی، اور انہوں نے فلسطینیوں اور مسئلہ فلسطین کے حامیوں سے اپیل کی کہ وہ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں بائیکاٹ کی تحریکوں کو وسعت دیں اور انہیں مزید مضبوط کریں۔

شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ ان کے نقطہ نظر سے بائیکاٹ ایک ایسا عوامی اور معاشی دباؤ کا ہتھیار ہے جو فلسطینیوں اور بین الاقوامی یکجہتی کی تحریکوں کو دستیاب ہے، اس کے علاوہ یہ فلسطینیوں پر گزرنے والے حالات کے بارے میں شعور اجاگر کرنے اور قابض دشمن کی حمایت کرنے والے اداروں کا محاسبہ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

یوں بیروت میں منعقدہ »اجیال التحریر« کانفرنس نے کیمپوں اور ڈائسپورا میں موجود فلسطینی نوجوانوں اور فلسطین کے ساتھ یکجہتی کرنے والی بین الاقوامی شرکت کو یکجا کر دیا، تاکہ گفت و شنید، تنظیم اور مشترکہ عمل کے لیے ایک فضا قائم کی جا سکے، جس میں نوجوان نسلوں کے اس کردار پر واضح توجہ مرکوز کی گئی جو وہ فلسطینی کاز کو اٹھانے، ذمہ داری قبول کرنے، اور فلسطین اور اس کی طرف واپسی کے لیے کام کرنے کے آلات کو فروغ دینے میں ادا کر سکتی ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔